ہمارا اسلام

مولانا مفتی محمد خلیل خان برکاتی مدظلہ العالی
(حیدر آباد)

فرید بک سٹال لاہور

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے		ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

اولاد کی صحیح تربیت، نوافل میں مشغول ہونے سے بہتر ہے (ردالمحتار)

اہلِ اسلام اہلِ سنت وجماعت کی صحیح رہنمائی کرنے والا مسلمان بچوں اور بچیوں کو سچا پکا سُنی حنفی محمدی بنانیوالا مبارک رسالہ

یعنی

ہمارا اسلام

(حصہ اول)

از

مولانا محمد خلیل خان برکاتی مدظلہ العالی، صدر مدرس احسن البرکات (حیدرآباد)

مکتبہ قادریہ ۞ لاہور

۵۰-۱		قیمت مجلد سنہری -/۱۵ روپے

فہرست اسباق

شش کلمہ، ایمان مفصل و ایمان مجمل

طباعت .... جنرل پرنٹرز ۱۰/۲۲ ریٹی گن روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان بڑی رحمت والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

ساری تعریف اللہ کے لیے جو سارے جہان والوں کا مالک ہے اور درود وسلام ہو ہمارے جانب

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

سے، ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے تمام اہلبیت وآل واصحاب پر،

چھ ۶ کلمے

اول کلمہ طیب | لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت | اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ؕ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید | سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ

پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے

اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید | لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے

وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ط وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ

اور اسی کے لئے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مریگا

اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط

وہ عظمت اور بزرگی والا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے۔

وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار | اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا، خواہ

عَمَدًا اَوْخَطَاً سِرًّا اَوْعَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ

جان کر یا بے جانے، چھپ کر خواہ کھلم کھلا اور میں اسکی طرف توبہ کرتا ہوں

الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ

اُس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا،

اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ

یقیناً تو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو

الذُّنُوْبِ، وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

بخشنے والا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردِّ کفر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ

شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ

کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم

تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ وَ الْكِذْبِ

نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ

وَالْغِيْبَةِ وَ الْبِدْعَةِ وَ النَّمِيْمَةِ وَ الْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ

اور غیبت سے اور بُری نو ایجاد بات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان

وَ الْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں محمد

رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے

قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ؕ

قبول کئے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین۔

ایمان مفصّل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالےٰ نے مقدر فرما دی ہے۔

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

اسلامی عقیدوں کا خلاصہ

سبق نمبر ۱

۱۔ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت اور بندگی کی جائے وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

۲۔ لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالےٰ نے جتنے نبی اور رسول بھیجے ان میں سے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی تعظیم کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور عزت والے بندے ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

۳۔ بہت سے نبیوں پر اللہ تعالےٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں۔ یہ سب کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں اور ان میں جو کچھ اللہ تعالےٰ

نے ارشاد فرمایا سب پر ایمان ضروری ہے۔ ان کتابوں میں سب سے افضل کتاب قرآنِ عظیم ہے جو سب سے افضل رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا اور اس کی حفاظت اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمّہ رکھی۔

۴۔ فرشتے اللہ تعالےٰ کی ایک نورانی مخلوق ہیں جو نہ مرد ہیں نہ عورت وہ اللہ تعالےٰ کے معصوم اور فرمانبردار بندے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے۔ ان کی غذا اللہ تعالےٰ کی عبادت اور ذکر ہے۔

۵۔ جِنّ خدا تعالےٰ کی مخلوق ہے۔ یہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں انسانوں کی طرح کھاتے پیتے جیتے مرتے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر و بے دین بھی۔ بُرے بھی ہیں اور بھلے بھی، ان میں جو شریر کافر ہوتے ہیں انہیں شیطان کہا جاتا ہے۔

۶۔ جس طرح ہم لوگ پیدا ہوتے اور مر جاتے ہیں اور ہر چیز فنا ہوتی اور مٹتی رہتی ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ ساری دنیا فرشتے، پہاڑ، جانور، آدمی، زمین، آسمان اور ان کے اندر کی سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ خدا کی ذات کے سوا کوئی بھی چیز باقی نہیں رہے گی، اس کو قیامت کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ تمام چیزوں کو دوبارہ پیدا کرے گا، مُردے قبروں سے اٹھیں گے، سب کو ایک میدان

میں جمع کیا جائے گا، اس کا نام حشر ہے۔ پھر میزان (ترازو) قائم ہو گی اور سب کا حساب کتاب ہو گا، مسلمان و کافر اور نیک و بد کے تمام اعمال تولے جائیں گے اور ان کے اچھے برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اچھے آدمی جنت میں داخل کئے جائیں گے اور کافر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

۷۔ جہنم کے اوپر ایک پُل ہے جسے "صراط" کہتے ہیں۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ سب لوگوں کو اُسی پر سے گزرنا ہو گا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔

۸۔ دنیا میں جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم پہلے ہی سے تھا۔ ان تمام باتوں کو اللہ تعالےٰ نے اپنے علم کے مطابق لکھ دیا، اور جو لکھ دیا وہی ہو گا اُس میں بال برابر فرق نہ آئے گا، اسے "تقدیر" کہتے ہیں۔

سبق نمبر ۲
اسلام کی تعریف

سوالؔ : تم کون ہو؟

جواب : ہم مسلمان ہیں۔

سوالؔ : مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ دینِ اسلام کی پیروی کرنے والے کو مسلمان کہتے ہیں

سوال۔ اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر ہے ؟

جواب۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں

۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔

سوال۔ اسلام کا کلمہ کیا ہے ؟

جواب۔ اسلام کا کلمہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سبق نمبر ۳

ایمان اور کفر

سوال۔ ایمان کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بات میں سچّا جاننا اور حضور (کی حقانیت) کو سچے دل سے ماننا ایمان ہے جو اس بات کا اقرار کرے گا اسے مسلمان جانیں گے۔

سوال۔ بغیر مطلب سمجھے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

جواب۔ اگر کوئی کلمہ کے معنی سمجھانے والا نہیں ہے یا ہے بھی تو وہ معنی سمجھتا نہیں۔ اگر وہ زبان سے اتنا اقرار کرے کہ میں دینِ محمدی کو سچا جانتا اور اُسے قبول کرتا ہوں تو وہ شخص مسلمان ٹھہرے گا۔

سُوال۔ جو لوگ اسلام کا اقرار نہ کریں وہ کون ہیں؟

جواب۔ ایسے لوگوں کو جو اسلام کو سچا دین نہ مانیں، کافر کہا جاتا ہے۔

سُوال۔ مرتد کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اسلام کا کلمہ پڑھ کر جو شخص زبان سے کلمۂ کفر بکے اور اپنی بات کی پیچ کرے یعنی کفری بات پر نفرت نہ کرے وہ مرتد کہلاتا ہے۔

سُوال۔ اور منافق کون ہیں؟

جواب۔ جو لوگ زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور پھر دل میں اس سے انکار کرتے ہیں وہ منافق کہلاتے ہیں۔

سُوال۔ مُشرک کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جو لوگ خدا کے سوا کسی اور کو پوجتے یا خدا کے سوا

کسی دوسرے کو بندگی کے قابل سمجھتے ہیں یا خدا کی خدائی،
میں کسی کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں، وہ مشرک ہیں۔

سوال۔ دنیا کی کون کون سی قومیں مشرک ہیں؟

جواب۔ جیسے ہندو جو بتوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اور بتوں
کو خدا کی خدائی میں شریک سمجھتے ہیں یا عیسائی اور یہودی
یا پارسی وغیرہ جو دو یا تین خدا مانتے ہیں۔ یہ سب
مشرک ہیں۔

سوال۔ کیا مسلمانوں میں مشرک ہوتے ہیں؟

جواب۔ توبہ توبہ! مسلمان کس طرح مشرک ہو سکتا ہے، مسلمان
خدا کو ایک سمجھتا ہے اور مشرک دوسروں کو خدا کا شریک
ٹھہراتا ہے، تو جس طرح کسی مشرک کو مسلمان نہیں کہہ سکتے
یونہی کسی مسلمان کو مشرک نہیں کہہ سکتے۔

سوال۔ مسلمان کو مشرک کہنے والے کون لوگ ہیں؟

جواب۔ کچھ نئے فرقے ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو بات بات پر مسلمانوں
کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں، یہ گمراہ بددین ہیں، ان کے
سائے سے دور بھاگنا ضروری ہے۔

سوال۔ کیا کافر کو بھی کافر نہیں کہہ سکتے؟

جواب۔ مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر کہنا اور ماننا ضروری ہے یہ بات محض غلط ہے کہ کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیئے۔ خود قرآنِ کریم میں اللہ تعالےٰ نے کافروں کو کافر کہہ کر پکارا ہے قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یعنی اے کافرو!

سبق نمبر ۴

جنّت کا بیان

سوال۔ جنت کیا ہے؟

جواب۔ جنت ایک مکان ہے جو اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے، اس میں سَو درجے ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین سے آسمان تک، اور ہر درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا ایک درجے میں ہو تب بھی اس میں جگہ باقی رہے۔

سوال۔ جنت میں کیا کیا ہوگا؟

جواب۔ جنت میں اللہ تعالےٰ نے ہر قسم کی جسمانی اور روحانی لذتوں کے سامان پیدا کئے ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ ان نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا،

نہ کسی کے دل میں اس کا خطرہ گزرا ، بڑے سے بڑے
بادشاہ کے خیال میں بھی وہ نعمتیں نہیں آسکتی ہیں جو ایک
ادنیٰ جنتی کو ملیں گی۔

سوال۔ جنت کی سب سے بڑی نعمت کون سی ہے ؟

جواب۔ سب سے بڑی نعمت جو مسلمانوں کو اس روز ملے گی وہ اللہ
تعالےٰ کا دیدار (دیکھنا) ہے کہ اس نعمت کے برابر کوئی
نعمت نہیں ، جسے ایک بار اللہ عزّ وجلّ کا دیدار نصیب
ہوگا ، وہ ہمیشہ ہمیشہ اُسی کے ذوق میں ڈوبا رہے گا
کبھی نہ بھولے گا۔

سوال۔ جنت میں جانے والوں کی تعداد (گنتی) کیا ہے ؟

جواب۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری
اُمّت سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے
اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور
اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور کر دے گا ، معلوم
نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار تو وہی جانے
یا اس کے بتائے سے اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

سبق نمبر ۵

دوزخ کا بیان

سوال۱۔ دوزخ کیا ہے؟

جواب۔ اللہ تعالےٰ نے گنہ گاروں اور کافروں کے عذاب اور سزا کے لیئے ایک جگہ بنائی ہے جس کا نام جہنم ہے اس کو دوزخ بھی کہتے ہیں، دوزخ میں ستّر ہزار وادی (جنگل) ہیں ہر وادی میں ستّر ہزار گھاٹیاں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار بچھّو اور ستر ہزار اژدھے ہیں۔

سوال۲۔ دوزخ میں کیا کیا ہوگا؟

جواب۔ دوزخ میں ہر قسم کی تکلیف دینے والے طرح طرح کے عذاب اللہ تعالےٰ نے مہیّا کیئے ہیں جن کے خیال ہی سے رونگٹے کھڑے ہوتے اور اچھے بھلے آدمی کے حواس جاتے رہتے ہیں۔ اس میں آگ کا عذاب ہے، سخت سردی کا عذاب ہے، سانپ، بچھو اور زہریلے جانوروں کا عذاب ہے، جہنم کے شررے (آگ کے پھول) اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے۔ گویا زرد اونٹوں کی قطار کہ برابر آتے رہیں گے۔ آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے اس کی آگ بالکل سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔

سوال[۲۱]۔ گناہ گار مسلمان کی نجات کیسے ہو گی؟

جواب۔ مسلمان کتنا بھی گناہ گار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائے گا اور جنت میں جائے گا خواہ اللہ تعالےٰ اس کے گناہ محض اپنے فضل سے بخشدے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد اسے معاف فرمادے یا دوزخ میں اپنے کئے کی کچھ سزا پاکر جنت میں جائے اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔

سوال[۲۲]۔ کافر کی بھی بخشش ہو گی یا نہیں؟

جواب۔ کفر اور شرک کبھی نہ بخشے جائیں گے۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذاب میں گرفتار۔ اور آخر میں کافر کے لئے یہ ہو گا کہ اس کے قد کے برابر آگ کے صندوق میں اسے بند کر کے یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھ کر اس میں آگ کا قفل لگا دیا جائے گا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اور کوئی عذاب میں نہ رہا اور یہ اس کے لئے عذاب پر عذاب ہو گا۔

سبق نمبر ۶
پیارے نبی کی پیاری باتیں

سوال[۲۳]۔ تم کس ملت میں ہو؟

جواب۔ ہم اللہ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں۔

سوال٢٤۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بتاؤ۔

جواب۔ ہمارے اور سارے جہان کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملکِ عرب کے مشہور شہر مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد (باپ) کا نام حضرت عبداللہ، دادا کا نام حضرت عبدالمطلب اور والدہ (ماں) کا نام حضرت آمنہ خاتون ہے۔ حضرت حلیمہ آپ کی دودھ پلانے والی دایہ کا نام ہے۔ آپ کے والد حضرتِ عبداللہ کا سایہ آپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی سر سے اُٹھ گیا تھا اور جب آپ کی عمر شریف چھ برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ کی بھی وفات ہوگئی۔ والدین کے بعد آپ اپنے دادا حضرتِ عبدالمطلب کے پاس رہے، اور جب آپ کی عمر شریف آٹھ برس دو مہینے اور دس دن کی ہوئی تو عبدالمطلب بھی دنیا سے رحلت فرماگئے (یعنی گزر گئے)

سوال٢٥۔ آپ کس عمر میں نبی بنائے گئے؟

جواب۔ ویسے تو آپ کو سب نبیوں سے پہلے نبی بنایا جاچکا تھا اس لئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے آپ ہی کے نور کو پیدا کیا اور آپ کو نبوت بخشی مگر ظاہری طور پر چالیس برس کی عمر میں آپ پر وحی

نازل ہوئی اور آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا۔

سوال ۲۵۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کس طرح پھیلایا؟

جواب۔ چونکہ ساری دنیا میں خاص کر عرب میں جہالت کی حکومت تھی اور اس وقت کی حالت لوگوں کو حق کی آواز پر کان لگانے کی اجازت نہ دیتی تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل اپنی جان پہچان کے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ مسلمان اب تک چھپ چھپا کر خدا کی عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے چھپ کر نماز پڑھتا تھا اس طرح ایک خاصی جماعت اسلام میں داخل ہو گئی۔ تین سال کے بعد جب کثرت سے مرد عورت اسلام میں داخل ہونے لگے تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو حکم بھیجا کہ علی الاعلان (کھلم کھلا) لوگوں کو کلمۂ حق پہنچائیں چنانچہ آپ نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب اسلام کی تعلیم کا عام چرچا ہو گیا تو مکہ کے باہر بھی لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے لگے۔

سوال ۲۶۔ سب سے پہلے کون شخص اسلام لایا؟

جواب۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تصدیق کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور عورتوں میں

سب سے پہلے حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام لائیں۔ لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

سوال ۲۵۔ حضور تمام عمر کہاں رہے؟

جواب۔ دس برس تک برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے قبیلوں میں اعلان کے ساتھ اسلام کی تبلیغ مکہ میں رہتے ہوئے فرماتے رہے اور خداوندِ عالم کو یہ منظور تھا کہ اسلام کی اشاعت اور ترقی مدینہ میں ہو تو اس نے چند آدمی مدینہ طیبہ سے آپ کی خدمت میں بھیجدیئے۔ یہ لوگ مسلمان ہو کر مدینہ واپس آئے اور مدینہ کے گھر گھر میں اسلام کا چرچا ہونے لگا اور اسلام کے سب سے پہلے مدرسہ کی بنیاد مدینہ طیبہ میں پڑ گئی۔ آہستہ آہستہ مکہ کے مسلمانوں نے بھی مدینہ کی طرف جانا شروع کر دیا اور پھر آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ معظمہ چھوڑ کر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور پھر تمام عمر شریف وہیں گزاری، مدینہ ہی میں آپ کا وصال شریف ہوا اور یہیں آپ کا روضۂ مبارکہ ہے جس پر کروڑوں مسلمانوں کی جانیں نثار ہیں۔ آپ درحقیقت زندہ ہیں اور اسی روضہ مبارک میں آرام فرما رہے ہیں۔ ظاہراً آپ نے تریسٹھ سال کی عمر شریف پائی۔

سوال ۲۹۔ مکہ معظمہ میں حضور کو کیا خاص بات حاصل ہوئی؟

جواب۔ نبوت کے پانچویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگتے ہوئے، جسم کے ساتھ معراج ہوئی۔ آپ مسجدِ حرام (مکہ معظمہ) سے مسجدِ اقصےٰ (بیت المقدس)، اور وہاں سے ساتوں آسمانوں اور عرش و کرسی کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حوضِ کوثر دیکھا، پھر جنت میں داخل ہوئے۔ پھر دوزخ آپ کے سامنے پیش کی گئی۔ اس کے بعد آپ نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالےٰ کا جمال دیکھا اور خدا کا کلام بلا واسطہ سنا، غرض آپ نے آسمانوں اور زمین کے ذرّہ ذرّہ کو ملاحظہ فرمایا۔ یہیں نمازیں فرض کی گئیں، اس کے بعد آپ مکہ معظمہ راتوں رات واپس آ گئے۔

سوال ۳۰۔ کیا حضور کے بعد کوئی اور نبی بھی گزرا ہے؟

جواب۔ نہیں، بلکہ اللہ تعالےٰ نے نُبُوّت کا سلسلہ حضور پر ختم کر دیا۔ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی کسی لحاظ سے نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کوئی نیا نبی مانے یا جائز جانے وہ کافر ہے۔

سوال ۳۱۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے نبیوں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب۔ نبیوں میں سب سے بڑا مرتبہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدِ انبیاء (نبیوں
کے سردار) صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور نبیوں کو جو کمالات جُدا جُدا
ملے حضورؐ میں وہ سب کمالات جمع کر دیئے گئے اور ان کے علاوہ
حضورؐ کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا کوئی حصہ نہیں۔ غرض خدا
نے انہیں جو مرتبہ دیا ہے وہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا۔

سوال۔ جو حضور کو اپنا جیسا بشر یا بھائی برابر کہے وہ کون ہے؟

جواب۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا بشر یا بھائی برابر کہنے
والے یا کسی اور طرح حضور کا مرتبہ گھٹانے والے مسلمان نہیں،
گمراہ بد دین ہیں۔

قرآنِ کریم میں جگہ جگہ کافروں کا یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ
نبیوں کو اپنا جیسا بشر کہتے تھے اسی لئے گمراہی اور کفر میں پڑے۔

سوال۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اللہ
تعالےٰ کا آخری رسول یقین کرے، ہر بات میں آپ کو سچا جانے
خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق میں آپ کو سب سے افضل سمجھے، ہر
بات میں آپ کی تابعداری کو نجات کا ذریعہ جانے، ماں باپ،
دادا اور تمام جہان سے زیادہ آپ کی محبت دل میں رکھے بلکہ

ایمان اسی محبت کا نام ہے۔

سوال۔ حضورؐ سے محبت کی علامت (پہچان) کیا ہے؟

جواب حضورؐ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اکثر آپ کا ذکر کرے، درود شریف کثرت سے پڑھے۔ جب حضورِ پُرنُور کا ذکر آئے تو بڑے ادب اور پیار سے سنے۔ نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھے۔ اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھے۔ حضورؐ کے تمام آل واصحاب اور دوستوں سے محبت رکھے۔ حضورؐ کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھے۔ حضورؐ کی شان میں جو لفظ استعمال کرے وہ ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں حضورؐ کو نام پاک کے ساتھ نہ پکارے بلکہ یوں کہے "یا نَبِیَّ اللہِ، یا رسولَ اللہ۔" اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضورؐ کے قول وفعل اور عمل لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے، میلاد شریف پڑھے اور محفلِ میلاد میں ذوق و شوق سے شریک ہو اور نہایت ادب سے صلوٰۃ وسلام پڑھے۔

سبق نمبر ۷

قرآنِ مجید

سوال ۳۵۔ قرآنِ مجید کیا ہے ؟

جواب۔ قرآنِ مجید اللہ کا کلام ہے جو اس نے سب سے افضل رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اِس میں جو کچھ بھی لکھا ہے اُس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال ۳۶۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید خدا کا کلام ہے ؟

جواب۔ قرآنِ مجید کتاب اللہ (خدا کا کلام) ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ "اگر تم اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری، کوئی شک ہو تو اس کی مثل (یعنی اس جیسی) کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ" لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کے مثل سورت تو کیا ایک آیت نہ بنا سکے نہ بنا سکیں۔

سوال ۳۷۔ قرآن عظیم میں اللہ تعالےٰ نے کیا خاص بات رکھی ہے؟

جواب۔ اگلی کتابیں صرف نبیوں ہی کو یاد ہوتیں لیکن یہ قرآنِ عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر لیتا ہے۔

سوال ۳۸۔ قرآنِ عظیم کتنے عرصہ میں نازل ہوا ؟

جواب۔ تیئیس ۲۳ سال کی مدت میں پورا قرآنِ عظیم نازل ہوا۔ قرآنِ کریم کی سورتیں اور آیتیں ضرورت کے مطابق ایک ایک دو دو کرکے اترتی تھیں۔

سوال ۲۹۔ قرآنِ مجید پڑھنے میں کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملیگی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ الٓـمّٓ ایک حرف ہے بلکہ اَلف ایک حرف ہے، لَام دوسرا حرف اور مِیم تیسرا حرف ہے۔

سوال ۳۰۔ جو شخص قرآنِ عظیم پڑھنا نہ سیکھے وہ کیسا ہے؟

جواب۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سینہ میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ ویرانے مکان کی طرح ہے۔

سوال ۳۱۔ قرآن شریف پڑھنے کے آداب کیا ہیں؟

جواب۔ سنت یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی تلاوت پاک جگہ میں ہو اور مسجد میں زیادہ بہتر ہے تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ قبلہ رُو (یعنی قبلہ کیطرف منہ کرکے) بیٹھے اور نہایت عاجزی اور انکساری سے سر جھکا کر اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، پڑھنے سے پہلے منہ کو خوب صاف کرلے کہ بدبو باقی نہ رہے۔ قرآن شریف کو اونچے تکیہ یا رحل پر رکھے اور تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ لے۔ بلا وضو قرآن کو ہاتھ لگانا گناہ ہے اور سننے والا

خاموش دل لگا کر سنے۔

سوال[۴۲]۔ قرآن کریم پڑھنے کے قابل نہ رہے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب۔ قرآن کریم جب پرانا بوسیدہ ہو جائے اور اس کے ورق ادھر اُدھر ہو جانے کا خوف ہو اور تلاوت کے قابل نہ رہے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے کہ وہاں کسی کا پَیر نہ پڑے اور دفن کرنے میں بھی لحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے۔

سوال[۴۳]۔ کیا صحیح قرآن شریف آج کل ملتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! قرآن شریف ہر جگہ صحیح ملتا ہے اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اس کا نگہبان اللہ ہے۔

سوال[۴۴]۔ قرآن شریف کس لئے آیا؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صحیح راہنمائی کے لئے قرآنِ عظیم اتارا تاکہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو جانیں، خدا و رسول کے احکام کو پہچانیں انکی مرضی کے موافق کام کریں اور ان کاموں سے بچیں جو خدا و رسول کو پسند نہیں۔

سبق نمبر ۸
نماز کی فضیلت

سوال[۴۵]۔ نماز کیا ہے؟

جواب۔ ہر دن رات میں پانچ مرتبہ خدا کی عبادت کا وہ خاص طریقہ جسے مسلمان

ادا کرتے ہیں نماز کہلاتا ہے یہ طریقہ مسلمانوں کو خدا اور رسول نے قرآن و حدیث میں سکھایا ہے۔

سوال۔ نماز کس پر فرض ہے؟

جواب۔ ہر سمجھ بوجھ والے بالغ مرد و عورت پر نماز فرض ہے اور جو اسے فرض نہ جانے کافر ہے۔

سوال۔ کیا بچوں پر بھی نماز فرض ہے؟

جواب۔ نابالغ لڑکے اور لڑکی پر اگرچہ نماز پڑھنا فرض نہیں مگر بچہ کی جب سات برس کی عمر ہو تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہئے۔

سوال۔ نماز کی کچھ فضیلتیں بیان کرو۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے پت جھڑ کے موسم میں درخت کے پتے۔ اور بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو ڈھا دیا۔ اور قرآن شریف میں ہے کہ نماز آدمی کو بری باتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ غرض نماز کی

آدمی اللہ اور رسول کا پیارا ہوتا ہے۔ اس کے رزق میں، کاروبار میں،
عمر اور ایمان میں نماز کے باعث ترقی ہوتی ہے۔

سوال۔ جو شخص نماز نہ پڑھے وہ کیسا ہے؟

جواب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز جان بوجھ کر
چھوڑی اس کا نام دوزخ کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، خدا اور رسول اس
سے بیزار ہیں اور جو شخص نماز کا پابند نہیں وہ قیامت کے دن فرعون کے ساتھ ہوگا۔

سوال۔ اس زمانہ میں بے نمازی کو کیا سزا دی جائے؟

جواب۔ بے نمازی کے ساتھ کھانا پینا، بات چیت، میل جول، سلام وغیرہ چھوڑ دیں
حقہ پانی بند کر دیں، کیا عجب کہ وہ اسی ڈر سے نماز کا پابند ہو جائے۔

سوال۔ آدمی کس عمر میں بالغ ہو جاتا ہے؟

جواب۔ لڑکا ہو یا لڑکی دونوں پورے پندرہ برس کی عمر ہو جانے پر اسلام کے
قانون میں بالغ مان لئے جاتے ہیں اور نماز روزہ وغیرہ ان پر فرض ہو جاتا ہے
شریعت کے احکام ان پر جاری ہو جاتے ہیں۔

سبق نمبر ۹

نماز کے وقتوں کا بیان

سوال۔ دن رات میں کتنی نمازیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب۔ دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔

سوال۔ پانچ نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب۔ پہلی نماز فجر، دوسری نماز ظہر، تیسری نماز عصر، چوتھی نماز مغرب اور پانچویں نماز عشاء (شعر)

پنجگانہ یہ نمازیں کر ادا فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشاء

سوال۔ ہر نماز کا پورا پورا وقت کیا ہے؟

جواب۔ فجر کی نماز کا وقت پو پھٹنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک۔ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے اصلی سایہ کے دوگنا ہونے یعنی ڈیڑھ دو گھنٹہ دن رہنے تک ہے، عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے کے پہلے تک ہے، مغرب کی نماز کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق غائب ہونے تک یعنی مغرب کی اذان کے بعد سے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ تک اور عشاء کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے فجر ہونے کے پہلے تک رہتا ہے۔

سبق نمبر ۱۰

نماز کی رکعتیں

سوال۔ پانچوں وقت کی نمازوں میں کتنی رکعتیں فرض ہیں؟

جواب۔ رات دن کی نمازوں میں سترہ رکعتیں فرض ہیں، دو فجر کی چار ظہر کی۔ چار عصر کی تین مغرب کی اور چار عشاء کی۔ (شعر)

پانچ وقتوں کی ملا کر سترہ رکعتیں ہیں فرض تم کر لو شمار

فجر کی دو دو رکعتیں مغرب کی تین　　ظہر اور عصر و عشاء کی چار چار

سوال ۲۵۔ سب نمازوں میں کتنی رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہیں؟

جواب۔ پانچوں وقت کی نمازوں میں بارہ رکعت سنتِ مؤکدہ ہیں۔ دو فجر کی، چھ ظہر کی، چار فرضوں سے پہلے اور دو فرضوں کے بعد، دو مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو عشا کے فرضوں کے بعد۔ (شعر)

کچھ خبر بھی ہے تمہیں سنت ہیں کتنی رکعتیں　　اول آخر فرض کے بارہ ہیں جو ہم سے سنو
فجر کے اول میں دو دو ظہر کے اس میں چار　　ظہر و مغرب و عشا ہر ایک کے آخر میں دو

سوال ۲۶۔ پانچوں وقت میں کتنی رکعتیں سنت غیر مؤکدہ یا نفل ہیں؟

جواب۔ عام طور پر ظہر کے بعد دو نفل، عصر سے پہلے دو یا چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، مغرب کے بعد دو نفل، عشا کے فرضوں سے پہلے دو یا چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، عشا کے فرضوں کے بعد دو سنت مؤکدہ پڑھ کر دو نفل اور پھر تین وتر پڑھ کر دو نفل پڑھے جاتے ہیں ورنہ نفل کی کوئی خاص تعداد نہیں ہے۔

سوال ۲۷۔ پانچوں وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب۔ فجر میں (۴) رکعت، پہلے دو سنت اور پھر دو فرض، ظہر میں (بارہ رکعت) پہلے چار سنت پھر چار فرض پھر دو سنت، دو نفل، عصر میں (آٹھ رکعت) پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض، مغرب میں (سات رکعت) پہلے تین فرض پھر دو سنت پھر دو نفل، اور عشا میں (۱۷) رکعت، پہلے چار سنت (غیر مؤکدہ)،

پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو نفل پھر تین وتر پھر دو نفل، یہ سب اڑتالیس رکعتیں ہوئیں۔

سوال۔ وتر کی نماز فرض ہے یا سنت؟

جواب۔ وتر کی تین رکعتیں نہ فرض ہیں نہ سنت بلکہ واجب ہیں جو عشا کے فرض اور دو سنت دو نفل پڑھ کر پڑھی جاتی ہیں۔

سبق نمبر ۱۱

اذان کا بیان

سوال۔ اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ہر نماز کا وقت آنے پر نماز کیلئے ایک خاص قسم کا اعلان بُلاوا کیا جاتا ہے تاکہ نمازی آ کر مسجد میں نماز پڑھنے کی تیاری کریں، اسے اذان کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا اذان کے لئے کچھ لفظ مقرر ہیں؟

جواب۔ ہاں اذان کے الفاظ مقرر ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر	اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر	" " " "
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ	" " " "
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ — میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ — نماز کے لئے آؤ نماز کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ — بھلائی کی طرف آؤ بھلائی کیطرف آؤ۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ — اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ — اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

سوال۶۲۔ کیا ہر وقت کی اذان میں یہی کلمے کہے جاتے ہیں؟

جواب۔ صرف صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یہ کلمے بھی کہے جاتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے)

سوال۶۳۔ اذان کس طرح کہی جاتی ہے؟

جواب۔ اذان کہنے والا باوضو قبلہ کیطرف منہ کر کے مسجد سے باہر بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کانوں کے سوراخ میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر اذان کے کلمات بلند آواز سے ٹھہر ٹھہر کر کہے تاکہ دوسروں کو خوب سنائی دے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ داہنی طرف منہ کر کے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ بائیں طرف منہ کر کے کہے۔

سوال۶۴۔ اذان کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اذان کہنے والے کو مُؤَذِّن کہا جاتا ہے۔

سوال۶۵۔ اذان سننے والا کیا کرے؟

جواب۔ جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور سارے کام یہاں تک کہ

قرآن کی تلاوت بند کر دے، اذان کو غور سے سُنے اور جواب دے جو اذان کے وقت باتوں میں لگا رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔

سوال۔ اذان کا جواب کیا ہے؟

جواب۔ مؤذن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے۔

سوال۔ اذان میں حضور کا نام سنے تو کیا کرے؟

جواب۔ جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور بہتر ہے کہ انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالے اور کہے:۔

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ	یارسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے
اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ	الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے سے فائدہ پہنچا۔

سوال۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم سن کر کیا کہنا چاہیے؟

جواب۔ صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ۔

سوال۔ اذان کے ختم ہونے پر کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب۔ جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور اذان سننے والے درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ	اے اللہ اس دعائے تام اور برپا ہونے والی
وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا	نماز کے مالک تو عطا کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَ	کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ اور
الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ	انہیں مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے
مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ	وعدہ کیا ہے اور ہمیں روزِ قیامت
وَعَدْتَّهٗ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ	ان کی شفاعت نصیب کر بے شک
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ	تو وعدہ کا خلاف نہیں
الْمِيْعَادَ ؕ	کرتا۔

سبق نمبر ۱۲
اقامت کا بیان

سوال۔ اقامت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جماعت قائم ہونے سے پہلے ایک شخص مدّھم آواز سے جلد جلد اذان کے الفاظ پڑھتا ہے اسی کو اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔

سوال۔ اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ اذان اور اقامت میں تھوڑا سا فرق ہے اور وہ یہ کہ اذان میں کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں رکھتے ہیں اقامت میں نہیں، اذان بلند جگہ اور مسجد سے باہر کہی جاتی ہے اقامت جماعت کی جگہ صف کے اندر نماز سے ملی ہوئی، امام کے دائیں یا بائیں کہی جاتی ہے اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یہ کلمے کہے جاتے ہیں: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (نماز قائم ہو چکی نماز قائم ہو چکی)

سوال ۔ اقامت کا جواب کس طرح دیا جائے ؟

جواب ۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے جیسے اذان کا ، ہاں اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں یہ کلمہ کہے ۔

أَقَامَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَدَامَهَا — اللہ اس کو قائم اور ہمیشہ رکھے جب تک

مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ ۔ — کہ آسمان و زمین ہیں ۔

سوال ۔ تکبیر بیٹھ کر سنی جاتی ہے یا کھڑے کھڑے ؟

جواب ۔ کھڑے کھڑے تکبیر سننا مکروہ ہے امام اور مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب تکبیر کہنے والا حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے ۔

سوال ۔ تکبیر کہنے والے کو کیا کہتے ہیں ؟

جواب ۔ تکبیر یعنی اقامت کہنے والے کو مُکبِّر کہتے ہیں ۔

سوال ۔ تکبیر کہنا کس کا حق ہے ؟

جواب ۔ مؤذن یعنی جس نے اذان کہی اگر وہ موجود ہو تو تکبیر بھی اسی کا حق ہے ہاں اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اور اگر وہ موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے ۔

سبق نمبر ۱۲

وضو کا بیان

سوال ۔ وضو کسے کہتے ہیں ؟

جواب ۔ نماز یا اس جیسی کوئی اور عبادت ادا کرنے کے لئے دونوں ہاتھ کہنیوں

تک اور منہ اور دونوں پاؤں گٹوں تک دھونے اور سر پر مسح کرنے کو وضو کہتے ہیں، بے وضو نماز ہوتی ہی نہیں۔

سوال۔ وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ وضو کرنے کے لئے پاک صاف اونچی جگہ قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹھو اور ثواب پانے کے لئے خدا کا حکم بجا لانے کی نیت سے بسم اللہ پڑھکر وضو شروع کرو پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوؤ پھر مسواک کرو اور مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مانجھ لو پھر تین مرتبہ چلّو میں پانی لیکر تین بار کلیاں کرو کہ ہر بار منہ کے اندر ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کر لو پھر تین چلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھاؤ کہ جہاں تک نرم حصہ ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہہ جائے۔ یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرو اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرو، پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالو کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔ یاد رکھو کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر پانی کا چلّو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لینے سے منہ نہیں دُھلتا اور وضو نہیں ہوتا، پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک منہ دھونا چاہئے، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ اس طرح دھوؤ کہ کہنیوں سے ناخنوں تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دُھلنے

سے نہ رہ جائے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار اور پھر بایاں
ہاتھ تین بار دھونا چاہیے پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے پہلے سر کا پھر کانوں کا
پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیے، پھر دونوں پاؤں
پہلے داہنا پھر بایاں، ٹخنوں سمیت تین تین بار دھو لو۔

سوال۔ سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیے ؟

جواب۔ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سوا دونوں ہاتھوں کی آخری تین تین انگلیاں
ملا لو اور پیشانی کے اوپر سے بیچ کے حصہ میں گدی تک اس طرح لے جاؤ
کہ ہتھیلیاں سر سے دور رہیں پھر دونوں ہتھیلیوں کو گدی سے پیشانی
کی طرف ملتے ہوئے واپس لاؤ، یہ سر کا مسح ہوا، پھر کلمہ کی انگلی کا پیٹ
کان کے اندر پھیرو اور انگوٹھے کے پیٹ کانوں کے پیچھے پھیرو، یہ کانوں کا
مسح ہوا۔ پھر دونوں ہاتھوں کی پیٹھ گردن پر پھیر لو، یہ گردن کا مسح ہو گیا
اور گلے کا مسح کرنا بدعت یعنی بُری بات ہے۔

سوال۔ وضو کے بعد کیا پڑھا جاتا ہے ؟

جواب۔ وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھو : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ
وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (الٰہی تو مجھے توبہ کرنیوالوں اور پاک لوگوں میں کر دے)
اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لو اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کلمہ شہادت
اور سورۂ "انا انزلناہ" پوری پڑھ لو بڑا ثواب پاؤ گے۔

سبق نمبر ۱۴

نماز کے لفظ

ثنا

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ	پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى	تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے
جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔	اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تعوّذ ——— اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ ——— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ	سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے
الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ	جہان والوں کا بڑا مہربان بڑی رحمت والا
وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا	روزِ جزا کا مالک ہم بس تیری ہی عبادت
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ	کرتے اور تیری ہی مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھا
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ	رستہ چلا ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔	احسان کیا ہے نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔	تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

تسمیع

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

جو اس کی حمد کرتا ہے اللہ اس کی سنتا ہے۔

تحمید

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۝

تمام عبادتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

درود شریف (ابراہیمی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح درود بھیجا تو نے

صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

ہمارے سردار ابراہیم پر اور ان کی آل
پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے
اے اللہ برکت نازل فرما ہمارے سردار
حضرت محمد پر اور ان کی آل پر جیسے برکت
نازل کی تو نے سیدنا ابراہیم پر اور ان کی
آل پر۔ بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے

دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا
وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ
مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ
یا یہ دعا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ؕ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے
اور بے شک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا
کوئی نہیں تو اپنی طرف سے میری مغفرت
فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے
والا مہربان ہے۔ اے اللہ اے ہمارے
پروردگار تو ہمیں دنیا میں نیکی دے اور
آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم
کے عذاب سے بچا۔

دعائے قنوت

جو وتر کی تیسری رکعت میں سورت کے بعد رکوع سے پہلے کانوں تک

ہاتھ اٹھا کر اور "اللہ اکبر" کہہ کر پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ	الٰہی ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور
نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ	مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ	ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور بھلائی کے
الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ	ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر
وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ	کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ	کرتے اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیری
نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى	نافرمانی کرے الٰہی ہم تیری ہی عبادت
وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ	کرتے اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں
نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ	اور سجدہ کرتے اور تیری طرف دوڑتے ہیں
عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝	ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے

عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سوال۔ جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

جواب۔ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

سوال۔ رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو "قومہ" کہتے ہیں۔

سوال ۸۲۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں۔

سوال ۸۳۔ بہت سے لوگ مل کر نماز پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ مل کر نماز پڑھنے کو "جماعت" کہتے ہیں، نماز پڑھانے والے کو امام اور پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مقتدی کہتے ہیں۔

سوال ۸۴۔ تنہا (اکیلے) نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ تنہا نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں۔

سوال ۸۵۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب۔ نماز باجماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔

سوال ۸۶۔ مسجد میں جاتے اور آتے وقت کیا دعا پڑھتے ہیں؟

جواب۔ جب مسجد میں جاؤ تو پہلے داہنا پاؤں اندر رکھو اور پھر یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۔ اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھولدے۔

اور جب باہر نکلو تو پہلے بایاں قدم باہر نکالو اور یہ پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ (اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)

سوال ۸۷۔ مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہیئے؟

جواب۔ جب مسجد میں داخل ہو تو جو لوگ وہاں بیٹھے ہیں انہیں سلام کرو، اپنا وقت خدا کی یاد میں گذارو، جماعت کا وقت ہو تو نماز باجماعت ادا کرو، وقت نہ ہو

تو قرآن شریف کی تلاوت کرو یا کلمہ شریف و درود شریف پڑھتے رہو
ہرگز ہرگز دنیا کی کوئی بات مسجد میں نہ کرو، یہ سخت منع ہے۔ نمازی کے
آگے سے نہ گزرو، انگلیاں مت چٹکاؤ۔

سبق نمبر ۱۵

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال۔ نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ وضو کرکے پاک صاف کپڑے پہن کر پاک جگہ قبلہ کی طرف منہ
کرکے دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کرکے کھڑے
ہو جاؤ اور نماز کی نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاؤ،
انگلیاں اپنی حالت پر رکھو اور ہتھیلیاں قبلہ رخ کرلو۔ اب "اللہ اکبر"
کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لاؤ اور ناف کے نیچے دونوں ہاتھ اس طرح باندھو
کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں
بائیں کلائی کی پشت پر ہوں اور انگوٹھا و چھنگلی کلائی کے اغل بغل۔
اب ثناء یعنی سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھو پھر تعوذ یعنی اَعُوۡذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ اور تسمیہ یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھو اور
الحمد کے ختم پر آہستہ سے آمین کہو، پھر کوئی سورت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھو

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور ہتھیلیاں گھٹنے پر رکھ کر انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لو۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھو، اونچا نیچا نہ ہو، اپنی نظر اپنے قدموں پر جما لو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہو پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور تحمید یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ یا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی کہہ لو، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھو پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر جماؤ، پیشانی کی ہڈی اور ناک کی نوک کا زمین سے چھو جانا ہرگز کافی نہیں

بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھو اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ زمین پر قبلہ رخ جمائے رکھو، ہتھیلیاں بچھی ہوئی اور انگلیاں قبلہ کو ہوں، وہ تین یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو پھر تکبیر کہتے ہوئے پہلے سر اٹھاؤ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرو اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جاؤ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھو کہ دونوں ہاتھ

کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ اسیطرح کرو پھر سر اٹھاؤ اور تکبیر کہتے ہوئے
ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جاؤ، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔

یہ دوسری رکعت شروع ہوئی اب صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر الحمد شریف پڑھو
اور کوئی اور سورت ملاؤ پھر اسیطرح رکوع کرو اور رکوع سے سیدھے کھڑے ہو کر
اسیطرح سجدے میں جاؤ اور دونوں سجدے، اسیطرح کر کے داہنا قدم کھڑا کرو اور
بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جاؤ اور اب تشہد یعنی التحیات پڑھو اور جب کلمۂ "لا" کے
قریب پہنچو تو داہنے ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بناؤ اور چھنگلی اور
اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دو اور کلمۂ
"لا" پر کلمہ کی انگلی اٹھاؤ مگر اس کو حرکت نہ دو اور کلمۂ "الا" پر
گرا دو سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لو پھر درود شریف پھر دعا پڑھو پھر
داہنی طرف منہ پھیر کر ایک بار اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ
پھر بائیں طرف منہ پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہو

یہ دو رکعت نماز پوری ہوئی۔

۸۶

سوال۔ تین یا چار رکعت پڑھنی ہوں تو کیسے پڑھیں؟

جواب۔ اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو دوسری رکعت کے آخر میں صرف
التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور جتنی رکعت پڑھنا چاہو پڑھو مگر فرضوں
کی ان رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورت ملانے کی ضرورت نہیں

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے ستر حصے افضل ہے جو بے مسواک کے پڑھی گئی۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ پیلو یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی سے مسواک کرنا چاہیئے۔ اور داہنے ہاتھ سے کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے۔ مسواک چھنگلی کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ فارغ ہونے کے بعد مسواک دھو کر کھڑی کر دے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ مسواک سے منہ کی صفائی اور خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

سوال[۹۱]:۔ زخم سے بار بار خون پونچھا جائے تو وضو رہتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہہ جاتا یا نہیں اگر بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ یونہی اگر مٹی بار بار رکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حکم ہے۔

سوال[۹۲]:۔ اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر تھوڑی تھوڑی قے چند بار آئی کہ اس کا مجموعہ مُنہ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے وضو توڑ دے گی، ور

اگر متلی جاتی رہی پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی کہ
اگر دونوں مرتبہ کی جمع کی جائے تو منہ بھر ہوجائے تو اس سے وضو نہیں
جاتا پھر بھی اگر ایک ہی بیٹھک میں ہے تو وضو کر لینا بہتر ہے۔

سوال :۔ منہ سے خون نکلے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب :۔ منہ سے خون نکلا۔ اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو توڑ دے گا
ورنہ نہیں اور تھوک کا رنگ اگر سُرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا
جائے اور اگر زرد ہو تو خون غالب نہیں۔

سوال :۔ بدن پر خون ظاہر ہوا اور بہے نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب :۔ خون یا پیپ وغیرہ اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں تو وضو نہیں
ٹوٹا۔ جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون
اُبھر آتا ہے۔ یونہی اگر خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت
مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی، اس پر خون کا اثر پایا یا ناک
میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل
نہیں تھا، یا ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا تو ان
سب صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا۔

سوال :۔ وہ کونسی نیند ہے جس سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب :۔ اس طرح سونا کہ دونوں سُرین خوب نہ جمے ہوں یا اس طرح
سونا کہ اس میں غفلت نہ آتے ناقضِ وضو نہیں مثلاً کھڑے
کھڑے یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدۂ مسنونہ کی شکل

خَیْرًا مِّنْہُ۔ — برکت اتار اور ہمیں اس سے بہتر دے۔

۳۔ کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ — سب تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں کھانے اور پینے کو دیا اور مسلمان بنایا۔

۴۔ نیا کپڑا پہننے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّۃٍ۔ — سب تعریف خدا کے لئے جس نے ہمیں یہ لباس پہنایا اور ہماری طاقت کے بغیر ہمیں عطا فرمایا۔

۵۔ آئینہ دیکھنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ — الٰہی میرا منہ اجالا کر جس دن کچھ منہ اجالے ہوں اور کچھ سیاہ۔

۶۔ سرمہ لگانے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ — الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند کر۔

۷۔ ہر نماز کے بعد کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت پڑھو بڑا ثواب پاؤ گے۔

۸۔ جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی کوئی چیز دیکھو اور پسند آئے تو برکت کی دعا کرو اور کہو:

تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ — اللہ کیا ہی بہتر پیدا فرمانے والا ہے الٰہی

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَهٗ فِيْهِ وَلَا تَضُرَّهٗ۔ اے اس میں برکت دے کہ یہ نقصان نہ پہنچائے۔

یا اردو میں کہہ دو "اللہ برکت کرے"۔ اس طرح نظر نہیں لگے گی۔

۹۔ جب کوئی ایسی چیز دیکھو جو تمہیں ناپسند آئے یعنی تم برا شگون پاؤ تو یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ لَا يَأْتِي الْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ الٰہی تیرے سوا کوئی بھلائی دینے والا نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی برائی ٹالنے والا نہیں اور ساری طاقت اور قوت اللہ ہی کے لئے ہے۔

۱۰۔ کسی کو مصیبت یا بیماری میں مبتلا دیکھو تو یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس چیز سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی۔

میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

دعائے خیر

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حضور ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

تمت

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

العبد محمد خلیل خاں القادری البرکاتی المارہروی عفی عنہٗ
مدرس مدرسہ احسن البرکات حیدرآباد پاکستان
۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ

یہی ہے آرزو تعلیم قرآں عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

اہلِ اسلام اہلِ سنت وجماعت کی صحیح راہنمائی کرنے والا مسلمان بچوں
اور بچیوں کو سچّا پکا سُنّی حنفی محمدی بنانے والا ایک نفیس و مبارک سلسلہ

حصّہ دُوم

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی مدظلہ العالی
صدر مدرس احسن البرکات (حیدر آباد)

ناشر

مکتبہ قادریہ ○ لاہور

قیمت ۲/۰۰

فہرست

پہلا باب

اسلامی عقیدے

سبق نمبر ۱ ——— دینِ اسلام

سوؔال: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اوّل اس امر کی شہادت (گواہی) دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ دوؔم نماز قائم کرنا۔ سوؔم زکوٰۃ دینا۔ چہارؔم حج کرنا، پنجؔم ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

سوؔال: کلمہ شہادت کیا ہے؟

جواب: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

سوؔال: کیا صرف زبان سے کلمہ پڑھ کر آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب: نِری کلمہ گوئی یعنی صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ مسلمان وہ ہے جو زبان سے اقرار کے ساتھ ساتھ سچے دل سے ان تمام باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔ محمد صلے اللہ

علیہ وسلم کو ہر بات میں سچا جانے اور اُس کے کسی قول یا فعل سے اللہ و رسول کا انکار یا توہین نہ پائی جائے ۔

سوال۴: گونگے آدمی کا مسلمان ہونا کیسے معلوم ہو گا ؟

جواب: گونگا آدمی کہ زبان سے اقرار نہیں کر سکتا اس کے مسلمان ہونے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور اسلام میں جو کچھ ہے وہ صحیح اور حق ہے ۔

سوال۵: ضروریاتِ دین جنہیں بغیر مانے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا وہ کیا ہیں ؟

جواب: ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتا ہے جیسے اللہ عزَّ وجلَّ کی توحید (یعنی اسے ایک جاننا) نبیوں کی نُبوّت ، جنّت ، دوزخ ، حشر و نشر وغیرہ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا ۔

سوال۶: ایک شخص کلمۂ اسلام پڑھتا ہے اور دین کی کسی ضروری بات کا انکار بھی کرتا ہے ، وہ مسلمان ہے یا نہیں ؟

جواب: ہرگز نہیں ، جو شخص کسی ضروری دینی امر کا انکار کرے یا اسلام کے بنیادی عقیدوں کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے ، نہ اسلامی برادری میں داخل ہے نہ مسلمان ۔

سوال :۔ نفاق کیا چیز ہے ؟

جواب :۔ زبان سے اسلام کا دعوےٰ اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاق ہے۔
یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔

سوال :۔ کیا اس زمانے میں کسی کو منافق کہہ سکتے ہیں ؟

جواب :۔ کسی خاص شخص کی نسبت یقین کے ساتھ تو منافق نہیں کہا جا سکتا البتہ
نفاق کی ایک شاخ اس زمانے میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بدمذہب اپنے
آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو اسلام کے دعوی کے ساتھ ضروریات
دین کا انکار بھی کرتے ہیں۔

سبق نمبر ۲ —— ہمارا خدا

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ   میں اللہ پر ایمان لایا

سوال :۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہونا چاہئے ؟

جواب :۔ (۱) اللہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، وہی اس کا مستحق ہے کہ اس
کی عبادت و پرستش کی جائے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ اس کی بی بی،
نہ اس کے کوئی اولاد اور نہ اس کا کوئی ہمسر و برابر۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی ذات تمام کمالات اور خوبیوں والی ہے۔ وہ ہر قسم کے عیب و
نقص اور کمزوری سے بری اور پاک ہے۔ وہ ہر ایسی صفت سے پاک ہے

جس سے عیب یا نقص یا کسی دوسری چیز کی طرف احتیاج (حاجت) لازم آئے

(۳) وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں ورتمام جہان اس کا محتاج ہے۔

(۴) وہی سب سے اول ہے کہ جب کچھ نہ تھا تو وہ تھا۔ اور وہی سب سے آخر ہے یعنی جب کچھ نہ ہوگا جب بھی وہ رہے گا اور اس کی تمام صفتیں اس کی ذات کی طرح ازلی و ابدی ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

(۵) وہ حیّ و قیّوم ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے جسے جب چاہے زندگی بخشے (زندہ کرے) اور جب چاہے موت دے۔

(۶) وہ قدیر ہے ہر چیز پر قادر ہے، بڑی طاقت اور قدرت والا ہے جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اس پر قابو نہیں۔

(۷) وہ سمیع ہے، ہر پکارنے والے کی پکار اور آواز سنتا ہے، زمین پر چیونٹی کے چلنے کی آہٹ اور مچھر کے پروں کی آواز تک وہ سنتا ہے۔

(۸) وہ بصیر ہے یعنی ہر چیز کو دیکھتا ہے، کوئی چیز اندھیرے میں ہو اجالے میں ہو نزدیک ہو یا دور ہو۔ بڑی ہو یا چھوٹی ہو اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

(۹) وہ علیم ہے یعنی ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا یا آئندہ ہونے والا ہے سب اللہ کے علم میں ہے۔ ہماری گفتگو، ہماری نیتیں، ہمارے ارادے جو ہمارے سینوں میں پوشیدہ (چھپے ہوئے) ہیں سب اسے معلوم ہیں ایک ذرہ اس سے پوشیدہ نہیں۔

(۱۰) تمام چیزیں اسی کے ارادہ واختیار سے ہیں جس کو چاہتا ہے وہی چیز ہوتی ہے اور وہ جسے نہ چاہے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس کی مشیّت (ارادے) کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا، پرندہ پر نہیں مار سکتا، کوئی ذرّہ بغیر اس کے حکم کے ہل نہیں سکتا۔

(۱) وہی ہر چیز کا خالق (پیدا کرنے والا) ہے۔ ہمیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں اسی نے پیدا کیا، سوائے اللہ کے دوسرا کوئی کسی چیز کا خالق نہیں، وہ اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے۔ ہر چھوٹی بڑی چیز اسی کی مخلوق، اسی کی پیدا کی ہوئی ہے جس چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے "کُن" کہہ کر پیدا کر دیتا ہے۔

(۲) وہی رزّاق ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مخلوق کو رزق پہنچاتا ہے اور روزی دیتا ہے۔ وہی ہر چیز کی پرورش کرتا ہے، وہی رب العالمین ہے۔

(۳) وہ کلام بھی کرتا ہے۔ تمام آسمانی کتابیں اور قرآن کریم سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کس چیز سے دیکھتا اور سنتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفتیں بھی اس کی شان کے مطابق ہیں۔ بیشک وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے، کلام کرتا ہے مگر ہماری طرح دیکھنے کے لئے آنکھ کا، سننے کے لئے کان کا اور کلام کرنے کے لئے زبان کا محتاج نہیں۔ وہ بے کان کے سنتا ہے، اور اس کے سننے کے لئے ہوا کے واسطے کی بھی ضرورت نہیں۔ بے آنکھ کے دیکھتا ہے اور دیکھنے کے لئے روشنی کا بھی محتاج نہیں، بے زبان کے بولتا ہے اور اس کا کلام آواز والفاظ سے بھی پاک ہے۔

علیہ وسلم کو ہر بات میں سچا جاننے اور اُس کے کسی قول یا فعل سے، اللہ و رسول کا انکار یا توہین نہ پائی جائے۔

سوال: گونگے آدمی کا مسلمان ہونا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب: گونگا آدمی کہ زبان سے اقرار نہیں کر سکتا اس کے مسلمان ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور اسلام میں جو کچھ ہے وہ صحیح اور حق ہے۔

سوال: ضروریاتِ دین جنہیں بغیر مانے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا وہ کیا ہیں؟

جواب: ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتا ہے جیسے اللہ عزَّ وجلَّ کی توحید (یعنی اسے ایک جاننا) نبیوں کی نبوّت، جنّت، دوزخ، حشر و نشر وغیرہ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔

سوال: ایک شخص کلمۂ اسلام پڑھتا ہے اور دین کی کسی ضروری بات کا انکار بھی کرتا ہے، وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں، جو شخص کسی ضروری دینی امر کا انکار کرے یا اسلام کے بنیادی عقیدوں کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے، نہ اسلامی برادری میں داخل ہے نہ مسلمان۔

سوال :- نفاق کیا چیز ہے ؟

جواب :- زبان سے اسلام کا دعوٰے اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاق ہے۔

یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔

سوال :- کیا اس زمانے میں کسی کو منافق کہہ سکتے ہیں ؟

جواب :- کسی خاص شخص کی نسبت یقین کے ساتھ تو منافق نہیں کہا جا سکتا البتہ

نفاق کی ایک شاخ اس زمانے میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بدمذہب اپنے

آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو اسلام کے دعوی کے ساتھ ضروریاتِ

دین کا انکار بھی کرتے ہیں۔

سبق نمبر ۲ ——— ہمارا خدا

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ میں اللہ پر ایمان لایا

سوال :- اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے ؟

جواب :- (۱) اللہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، وہی اس کا مستحق ہے کہ اس

کی عبادت و پرستش کی جائے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ اس کی بی بی،

نہ اس کے کوئی اولاد اور نہ اس کا کوئی ہمسر و برابر۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی ذات تمام کمالات اور خوبیوں والی ہے۔ وہ ہر قسم کے عیب و

نقص اور کمزوری سے بری اور پاک ہے۔ وہ ہر ایسی صفت سے پاک ہے

جس سے عیب یا نقص یا کسی دوسری چیز کی طرف احتیاج (حاجت) لازم آئے

(۳) وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

(۴) وہی سب سے اول ہے کہ جب کچھ نہ تھا تو وہ تھا۔ اور وہی سب سے آخر ہے یعنی جب کچھ نہ ہوگا جب بھی وہ رہے گا۔ اور اس کی تمام صفتیں اس کی ذات کی طرح ازلی و ابدی ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

(۵) وہ حیّ و قیّوم ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے جسے جب چاہے زندگی بخشے (زندہ کرے) اور جب چاہے موت دے۔

(۶) وہ قدیر ہے ہر چیز پر قادر ہے، بڑی طاقت اور قدرت والا ہے جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اس پر قابو نہیں۔

(۷) وہ سمیع ہے، ہر پکارنے والے کی پکار اور آواز سنتا ہے، زمین پر چیونٹی کے چلنے کی آہٹ اور مچھر کے پروں کی آواز تک وہ سنتا ہے۔

(۸) وہ بصیر ہے یعنی ہر چیز کو دیکھتا ہے، کوئی چیز اندھیرے میں ہو یا اجالے میں ہو، نزدیک ہو یا دور ہو۔ بڑی ہو یا چھوٹی ہو اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

(۹) وہ علیم ہے یعنی ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا یا آئندہ ہونے والا ہے سب اللہ کے علم میں ہے۔ ہماری گفتگو، ہماری نیتیں، ہمارے ارادے جو ہمارے سینوں میں پوشیدہ (چھپے ہوئے) ہیں سب اسے معلوم ہیں ایک ذرہ اس سے پوشیدہ نہیں۔

(۱۰) تمام چیزیں اسی کے ارادہ واختیار سے ہیں جس کو چاہتا ہے وہی چیز ہوتی ہے اور وہ جسے نہ چاہے ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اس کی مشیّت (ارادے) کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرسکتا، پرندہ پر نہیں مار سکتا، کوئی ذرّہ بغیر اس کے حکم کے ہِل نہیں سکتا۔

(۱۱) وہی ہر چیز کا خالق (پیدا کرنے والا) ہے۔ ہمیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں سب اسی نے پیدا کیا، سوائے اللہ کے اور کوئی کسی چیز کا خالق نہیں، وہ اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے۔ ہر چھوٹی بڑی چیز اسی کی مخلوق، اسی کی پیدا کی ہوئی ہے جس چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے "کُنْ" کہہ کر پیدا کر دیتا ہے۔

(۱۲) وہی رزّاق ہے، چھوٹی اور بڑی سے بڑی مخلوق کو رزق پہنچاتا ہے اور روزی دیتا ہے۔ وہی ہر چیز کی پرورش کرتا ہے، وہی رب العالمین ہے۔

(۱۳) وہ کلام بھی کرتا ہے۔ تمام آسمانی کتابیں اور قرآن کریم سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ کس چیز سے دیکھتا اور سنتا ہے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کی صفتیں بھی اس کی شان کے مطابق ہیں بیشک وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے، کلام کرتا ہے مگر ہماری طرح دیکھنے کے لئے آنکھ کا، سننے کے لئے کان کا، اور کلام کرنے کے لئے زبان کا محتاج نہیں۔ وہ بے کان کے سنتا ہے، اور اس کے سننے کے لئے ہوا کے واسطے کی بھی ضرورت نہیں۔ بے آنکھ کے دیکھتا ہے اور دیکھنے کے لئے روشنی کا بھی محتاج نہیں، بے زبان کے بولتا ہے اور اس کا کلام آواز و الفاظ سے بھی پاک ہے۔

سبق نمبر ۳ —— فرشتے

وَمَلٰئِکَتِہٖ (اور میں ایمان لایا اللہ کے فرشتوں پر)

سوال ۱:۔ ملائکہ (فرشتے) کون ہیں؟

جواب:۔ فرشتے اللہ تعالےٰ کے ایمان دار، عبادت گزار اور مکرم (عزت والے) بندے ہیں جن کے جسم نورانی ہیں یعنی وہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں معصوم ہیں اور خدا کے فرمانبردار، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے، وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں خدا کی عبادت و بندگی ان کی غذا ہے۔ ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔

سوال ۲:۔ فرشتوں کو معصوم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے ان میں گناہ اور برائی کرنے کی قوت ہی نہیں رکھی۔ ان سے خدا کی نافرمانی ممکن ہی نہیں اور اسی لئے نبیوں کو بھی معصوم کہتے ہیں۔

سوال ۳:۔ فرشتوں کی تعداد (گنتی) کل کتنی ہے؟

جواب:۔ فرشتے بے شمار ہیں۔ ان کی تعداد وہی جانے جس نے انہیں پیدا کیا یا اس کے بتانے سے اس کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے، ہر روز بیشمار پیدا ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ فرماتے ہیں کہ نیک کلام؛

اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند ہوتا ہے۔

سوال: مشہور فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: چار فرشتے بہت مشہور ہیں اور بہت عظمت رکھتے ہیں — (۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ذمہ پیغمبروں کی خدمت میں وحی لانا ہے (۲) حضرت میکائیل علیہ السلام، پانی برسانے اور خدا کی مخلوق کو روزی پہنچانے پر مقرر ہیں (۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ جو قیامت کو صور پھونکیں گے۔ (۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام جنہیں روح قبض کرنے یعنی لوگوں کی جان نکالنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے۔ بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔

سوال: اور فرشتے کن کاموں پر مقرر ہیں؟

جواب: ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں۔ وہ جداگانہ کاموں پر مقرر ہیں۔ بعض جنت پر، بعضے دوزخ پر، کسی کے ذمہ آدمیوں کے نامۂ اعمال لکھنا ہے تو کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا۔ بعضوں کے متعلق قبروں میں مُردوں سے سوال کرنا ہے تو بعضوں کے متعلق عذاب کرنا۔ کوئی دربارِ رسول میں حاضری پر مقرر ہے اور کوئی مسلمانوں کے درود و سلام حضور کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے، اور کوئی میلاد شریف وغیرہ ذکرِ خیر کی مجلسوں میں حاضری دیتا ہے۔

سوال: نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کا کیا نام ہے؟

جواب: انہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ نیکی اور بدی کے لکھنے والے علیحدہ علیحدہ ہیں

دن کے اور ہیں، رات کے اور

سوال :۔ قبر میں سوال کرنے والے کون سے فرشتے ہیں ؟

جواب :۔ یہ دو فرشتے ہیں۔ ان میں ایک کو مُنکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ انکی شکلیں بڑی ہیبت ناک (ڈراؤنی) ہوتی ہیں

سوال :۔ کیا فرشتے کسی کو نظر بھی آتے ہیں ؟

جواب :۔ ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں جیسے انبیاء اللہ (خدا کے پیغمبر) انہیں دیکھتے و ان سے کلام بھی کرتے ہیں ہاں موت کے وقت مسلمان رحمت کے فرشتے اور کافر عذاب کے فرشتے دیکھ لیتا ہے۔

سوال :۔ جو شخص فرشتوں کو نہ مانے وہ کون ہے ؟

جواب :۔ فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر۔

سبق نمبر ۴ ——— آسمانی کتابیں

وَكُتُبِهٖ (اور میں ایمان لایا اس کی کتابوں پر)

سوال :۔ آسمانی کتاب سے کیا مطلب ہے ؟

جواب :۔ خدا کی کتاب جو اس نے اپنے بندوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے اتاری تاکہ بندے اللہ اور اس کے رسولوں کو جانیں اور ان کی مرضی و حکم کے مطابق

کام کریں۔

سوال :- اللہ تعالٰی نے کل کتنی کتابیں اتاریں؟

جواب :- بہت سے نبیوں پر اللہ تعالٰی نے صحیفے و آسمانی کتابیں اتاریں جن کی صحیح تعداد اللہ جانے اور اللہ کا رسول۔ جبکہ ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں، توریت حضرت موسٰی علیہ السلام پر اتاری، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی۔ انجیل حضرت عیسٰی علیہ السلام کو عطا ہوئی اور قرآنِ کریم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے افضل رسول محبوبِ کبریا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی گئی۔

سوال :- کیا قرآن کریم کے سوا باقی کتابیں آج کل صحیح موجود ہیں؟

جواب :- جی نہیں آج روئے زمین پر قرآنِ کریم کے سوا صحیح توریت، صحیح انجیل اور صحیح زبور کہیں نہیں پائی جاتی۔ عیسائی، یہودی اور اگلی امت کے شریروں نے اپنی خواہش کے مطابق انہیں گھٹا بڑھا دیا۔ تو وہ جیسی اتری تھیں ویسی ان کے ہاتھوں میں باقی نہ رہیں۔

سوال :- موجودہ توریت و انجیل کو کس طرح مانا جائے؟

جواب :- جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ قرآنِ کریم کے مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے، اور مان لیں گے اور اگر ہماری کتاب کے خلاف ہے تو ہم یقین جانیں گے کہ یہ ان شریروں کی تحریف ہے

کہ انہوں نے کچھ کا کچھ کر دیا۔

سوال۲۴ :۔ اور اگر موافق مخالف ہونا کچھ معلوم نہ ہو تو کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ ایسی صورت میں ہمیں حکم ہے کہ ہم نہ اس کی تصدیق کریں نہ انکار بلکہ یوں کہیں اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ " اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

سوال۲۵ :۔ کیا قرآن شریف میں کمی بیشی ہو سکتی ہے ؟

جواب :۔ نہیں، چونکہ یہ دین ہمیشہ باقی رہنے والا ہے لہٰذا قرآن شریف کی حفاظت اللہ عزّ وجل نے اپنے ذمہ رکھی ہے اس لئے اس میں کسی حرف یا نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی نہ کوئی اپنی خواہش سے اس میں گھٹا بڑھا سکتا ہے اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے۔

سوال۲۶ :۔ جس کا یہ عقیدہ ہو کہ قرآنِ کریم میں کمی بیشی جائز ہے وہ کون ہے ؟

جواب :۔ جو یہ کہے کہ قرآن شریف کا ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا وہ قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال۲۷ :۔ صحیفہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ مخلوق کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی چھوٹی چھوٹی کتابیں یا ورق جو قرآن شریف سے پہلے اتارے گئے انہیں صحیفے کہتے ہیں۔ ان صحیفوں میں بھی اچھی مفید نصیحتیں اور کارآمد باتیں ہوتی تھیں۔

سوال[۲۸] :- کل کتنے صحیفے ہیں اور کس کس پر اتارے گئے ؟

جواب :- صحیح تعداد تو اللہ و رسول ہی کو معلوم ہے۔ ہمیں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اتارے گئے، کچھ آپ کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر، کچھ حضرت ادریس علیہ السلام پر اور کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی اتارے گئے۔

سوال[۲۹] :- کیا قرآن شریف جیسی کوئی اور کتاب پائی جا سکتی ہے ؟

جواب :- ہرگز نہیں ! قرآن شریف بے مثل کتاب ہے جو بے مثال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی گئی۔ اس امّی لقب مین نے اس کتاب کو عرب جیسی قوم کے سامنے پیش کیا اسے اپنی نبوت کی دلیل ٹھہرایا اور صاف اعلان کر دیا کہ اگر سارا نہیں تو قرآن جیسی دس سورتیں ہی بنا لاؤ بلکہ یہ بھی فرما دیا کہ دس نہیں تو ایسی ایک ہی سورت پیش کرو،" لیکن دنیا جانتی ہے کہ ان کی عقلیں چکرا گئیں ور اگر وہ ایسا کر سکتے تو اس ذلت کو کیوں گوارا کرتے کہ انہیں اور ان کے معبودوں کو دوزخ کا ایندھن بتایا جا رہا تھا۔ تو جب اہلِ عرب اس جیسی اور کوئی سورت بلکہ آیت بھی نہ لا سکے تو دوسرا کون اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

سوال[۳۰] :- کیا ہندوؤں کے پاس کوئی خدا کی کتاب ہے ؟

جواب :- نہیں، اور وید جسے وہ آسمانی کتاب کہتے ہیں پرانے زمانے کے شاعروں کی نظموں کا مجموعہ ہے، کلام الٰہی ہرگز نہیں۔

سبق نمبر ۵ — خدا کے رسول و نبی

وَ رُسُلِهٖ　　　(اور میں ایمان لایا اس کے رسولوں پر)

سوال ۱: رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالٰے نے اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے جن برگزیدہ (پاک) بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا انہیں رسول کہتے ہیں یہ اللہ تعالٰے اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں۔

سوال ۲: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب: یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں البتہ نبی صرف اس بَشَر (انسان) کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالٰے نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو، اور رسول فرشتوں میں بھی ہوتے ہیں انسانوں میں بھی، اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ جو نبی نئی شریعت لاتے اسے رسول کہتے ہیں۔

سوال ۳: پیغمبروں اور دوسرے انسانوں میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب: زمین آسمان کا فرق ہے۔ نبی و رسول خدا کے خاص اور معصوم بندے ہوتے ہیں۔ ان کی نگرانی و تربیت (پرورش) خود اللہ تعالٰے فرماتا ہے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ عالی نسب، عالی حسب

انسانیت کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچے ہوئے، خوبصورت، نیک سیرت، عبادت گزار، پرہیزگار، تمام اخلاقِ حَسَنہ (نیک عادت) سے آراستہ اور ہر قسم کی برائی سے دور رہنے والے، انہیں عقل کامل عطا کی جاتی ہے؛ اوروں کی عقل سے بدرجہا (درجوں) زائد ہے۔ کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل کسی سائنس داں کی فہم و فراست اس کے لاکھویں حصّے تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اور کیوں نہ ہو یہ اللہ کے لاڈلے بندے اور اس کے محبوب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر ایسی بات سے دور رکھتا ہے جو باعثِ نفرت ہو، اسی لئے انبیاء اللہ کے جسموں کا برص (سفید داغ) جُذام (کوڑھ) وغیرہ ایسی بیماریوں سے پاک ہونا ضروری ہے جن سے لوگ گِھن کریں۔

سوال ۲۴: نبیوں کو غیب کا علم ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لئے ہی آتے ہیں، حساب کتاب، جنت دوزخ، ثواب عذاب، حشر نشر، فرشتے وغیرہ غیب نہیں تو اور کیا ہیں، یہ وہی بتاتے ہیں جن تک عقل نہیں پہنچتی مگر یہ علمِ غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دینے سے ہے لہذا ان کا علم عطائی (خدا کا عطا کیا ہوا) ہوا۔

سوال ۲۵:۔ خدا کے دربار میں نبی کا کیا مرتبہ ہے؟

جواب:۔ تمام انبیاء کو خدائے تعالےٰ کی بارگاہ میں بڑی وجاہت و عزت

حاصل ہے۔ انبیاء اللہ تمام مخلوق الٰہی سے افضل و اعلیٰ، بلند و بالا ہوتے ہیں۔ فرشتوں میں بھی ان کے مرتبہ کا کوئی نہیں۔ بڑے سے بڑا ولی ان کے برابر نہیں ہو سکتا۔

سوال ۳۶: جو کسی نبی کی عزت نہ کرے وہ کون ہے؟

جواب: نبی کی تعظیم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے بلکہ یہ فرض دوسرے تمام فرضوں سے بڑھ کر ہے تو جو شخص کسی نبی کی شان میں کوئی ایسی ویسی بات نکالے جس سے ان کی توہین ہوتی ہو وہ کافر ہے۔

سوال ۳۷: کیا کوئی شخص عبادت سے نبی ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں! نبوت بہت بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی بھی شخص عبادت کے ذریعہ اسے حاصل نہیں کر سکتا چاہے عمر بھر روزہ دار رہے، ساری زندگی نماز میں گزار دے، سارا مال و دولت خدا کی راہ میں قربان کر دے مگر نبوت نہیں پا سکتا۔ نبوت خدا کا عطیہ ہے جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس کے قابل پاتا ہے۔

سوال ۳۸: کل کتنے انبیاء، اللہ تعالیٰ نے بھیجے؟

جواب: نبیوں کی کوئی تعداد مقرر کر لینا جائز نہیں۔ ہمیں یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

سوال ۳۹: کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب :۔ نہیں ، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور ان میں بھی یہ مرتبہ صرف مرد کے لئے ہے نہ کوئی جن و فرشتہ نبی ہوا اور نہ کوئی عورت نبی ہوئی ۔

سوال ؛۔ کیا نبیوں اور فرشتوں کے سوا کوئی اور بھی معصوم ہوتا ہے ؟

جواب ؛۔ نبیوں اور فرشتوں کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ، نبیوں کی طرح کسی اور کو معصوم سمجھنا گمراہی ہے ۔

سوال :۔ کیا اولیاء اللہ بھی معصوم نہیں ؟

جواب :۔ بیشک اولیاء اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور اہل بیت میں جو امام ہیں وہ بھی معصوم نہیں ہاں یہ اور بات ہے کہ انہیں اللہ تعالےٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے ، ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو ناممکن بھی نہیں ۔

سوال ؛۔ کیا نبی کسی حکمِ خداوندی کو چھپا بھی لیتے ہیں ؟

جواب ؛۔ نہیں ! اللہ تعالےٰ نے نبیوں پر بندوں کے لئے جتنے احکام اتارے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے ، جو کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپائے رکھی یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا ، وہ کافر ہے ۔

سوال ؛۔ جو نبی وفات پا چکے انہیں مردہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب ؛۔ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں ویسے ہی زندہ ہیں جیسے اس دنیا میں تھے ، کھاتے پیتے ہیں اور جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں ۔

ایک آن کے لئے اُن پر موت آئی پھر بدستور زندہ ہو گئے

سوال ۴۴: دنیا میں سب سے پہلے آنیوالے نبی کون ہیں؟

جواب: سب میں پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔ آدم علیہ السلام سے پہلے انسان موجود نہ تھا سب انسان انہیں کی اولاد ہیں اسی لئے "آدمی" کہلاتے ہیں یعنی اولادِ آدم، اور آدم علیہ السلام کو "ابو البشر" کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ۔

سوال ۴۵: سب میں پہلے رسول کون ہیں؟

جواب: سب میں پہلے رسول جو کافروں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے، حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ آپ نے ساڑھے نو سو برس تک تبلیغ کی مگر چونکہ آپ کے زمانے کے کافر بہت سخت دل اور گستاخ تھے اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے۔ آخر کار آپ نے دعا کی۔ طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی۔ صرف گنتی کے وہ مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو آپ کے ساتھ کشتی میں تھا بچ گئے، باقی سب ہلاک ہو گئے۔

سوال ۴۶: سب سے آخر میں کون سے نبی تشریف لائے؟

جواب: سب میں پچھلے نبی جو تمام جہان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے تشریف لائے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور پر ختم کر دیا کہ حضور کے زمانے میں یا بعد، کوئی

نیا نبی نہیں آسکتا۔

سوال ۲:۔ انبیاء کرام مرتبے میں برابر ہیں یا کم و بیش؟

جواب:۔ نبیوں کے مختلف درجے ہیں بعضوں کے رتبے بعضوں سے اعلیٰ ہیں اور سب میں افضل، رتبے میں سب سے بلند و بالا ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی لئے آپ کو سید الانبیاء کہا جاتا ہے یعنی سارے نبیوں کے سردار، سب کے سر کے تاج صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال ۳:۔ حضور کے بعد کس کا مرتبہ بڑا ہے؟

جواب:۔ حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام کا۔ یہ حضرات خدا کی ساری مخلوق سے افضل ہیں یہاں تک کہ فرشتوں سے بھی۔

سبق نمبر ۶ ـــــــ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سوال ۱:۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب:۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا پھر اسی نور سے تمام کائنات پیدا کی۔ اگر حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا اور حضور نہ ہوں تو کچھ نہ ہو، حضور تمام جہان کی جان ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کی روحوں سے عہد لیا کہ اگر وہ حضور کے زمانے کو پائیں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں۔

۳۔ حضور تمام مخلوقِ الٰہی میں خود بھی سب سے بہتر ہیں اور اُن کا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل ہے، ان جیسا دوسرا نہ کوئی ہوا، نہ ہو۔

۴۔ حضورِ انور کی ولادت شریف کے وقت بت اوندھے منہ گر پڑے اور ایسا نور پھیلا کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے ملکِ شام کے محل دیکھ لئے۔

۵۔ آپ کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ نور ہی نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

۶۔ گرمی کے وقت اکثر بادل آپ پر سایہ کرتا تھا اور درخت کا سایہ آپ کی طرف آجاتا تھا حالانکہ ابھی لوگوں کو آپ کا نبی ہونا معلوم نہ ہوا تھا۔

۷۔ آپ کے جسم اور پسینے میں مشک و زعفران سے بڑھ کر خوشبو آتی تھی جس راستے سے آپ گذرتے وہ راستہ مہک جاتا۔

۸۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دیں اور اختیار دیا کہ جسے جو چاہیں دیں اور جس سے جو چاہیں واپس لیں ان کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔

۹۔ دنیا و آخرت کی ہر چھوٹی بڑی نعمت آپ ہی کے طفیل میں ملتی ہے اور ملتی رہے گی۔

۱۰۔ اللہ کے نام کے ساتھ حضور کا ذکر بھی بلند کیا جاتا ہے۔ حضور اللہ کے

محبوب ہیں۔ غرض حضور کے خاص فضائل بے شمار ہیں وہ اللہ کے حبیب ہیں اور مخلوق میں ساری خوبیاں حضور ہی کی ذات پر ختم ہیں :

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سوال : میلاد شریف کرنا جائز ہے یا ناجائز ؟

جواب : میلاد شریف یعنی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت (پیدائش) مبارک کا بیان جائز ہے۔ اس محفل پاک میں حضور کی فضیلتیں حضور کے معجزے، آپ کی عادتیں، آپ کی زندگی کے مبارک حالات اور دوسرے واقعات بیان کئے جاتے ہیں ان چیزوں کا ذکر حدیثوں میں بھی ہے اور قرآن کریم میں بھی۔ اگر مسلمان یہی چیزیں اپنی محفلوں میں بیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لئے محفل کریں تو اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اس مجلس میں بوقتِ ذکرِ ولادت قیام کیا جاتا ہے یعنی کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔

سبق نمبر ۷

نعتِ اکرم سیّدِ عالم

(صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سچی بات سکھاتے یہ ہیں ۔۔۔ سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں

ڈوبی ناویں تیراتے یہ ہیں ۔۔۔ ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے ۔۔۔ مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں

ان کا حکم جہان میں نافذ[1] ۔۔۔ قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں

رب ہے معطی[2] یہ ہیں قاسم[3] ۔۔۔ رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

اس کی بخشش ان کا صدقہ ۔۔۔ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن ۔۔۔ کون بچائے بچاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے ۔۔۔ لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے ۔۔۔ آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

اپنے بنے ہم آپ بگاڑیں ۔۔۔ کون بنائے بناتے یہ ہیں

کہہ دو رضاؔ سے خوش ہو خوش رہ

مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

۱؎ نافذ ـ جاری ۔ ۲؎ معطی ـ دینے والا ۔ ۳؎ قاسم ـ بانٹنے والے

سبق نمبر ۸ —— قیامت کا دن

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (اور میں ایمان لایا آخرت کے دن پر)

سوال :۔ قیامت کا دن کونسا دن ہے؟

جواب :۔ قیامت کا دن بڑا سخت ہولناک دن ہے۔ اس کی دہشت اور خوف سے دِل دہلیں گے۔ زمین و آسمان، جن و انسان اور فرشتے غرض تمام کائنات فنا ہو جائے گی۔ آسمان شق ہو جائے گا، زمین پر کوئی عمارت باقی نہ رہے گی۔ پہاڑ دُھنکی ہوئی رُوئی کی طرح غبار کے مانند ہوا میں اُڑتے پھریں گے۔ آسمان کے تارے بارش کے قطروں کی طرح زمین پر گر پڑیں گے، ایک دوسرے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو کر فنا ہو جائیں گے۔ اسی طرح ہر چیز فنا ہو جائے گی اور سوائے پروردگارِ عالم کے کچھ باقی نہ رہے گا۔

سوال :۔ قیامت کیونکر قائم ہوگی؟

جواب :۔ قیامت آنے کی شکل یہ ہوگی کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صُور پھونکیں گے جس سے تمام زمین و آسمان میں ہلچل پڑ جائے گی۔ شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور

رفتہ رفتہ بلند ہوتی جائے گی جس سے لوگ بیہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔ زمین، آسمان، پہاڑ اور پھر اللہ کے حکم سے اسرافیل اور عزرائیل بھی فنا ہو جائیں گے۔ اس وقت سوا اُس ایک اللہ کے دوسرا کوئی نہ ہو گا اور وہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

سوال ۵۳: حضرت عزرائیل کی روح کون قبض کرے گا؟

جواب: جب زمین و آسمان سب فنا ہو جائیں گے تو اللہ تعالےٰ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ جبریل کی روح قبض کر، حضرت عزرائیل ان کی روح قبض کریں گے۔ وہ ایک بڑے پہاڑ کی مانند اللہ کی پاکی بیان کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑیں گے۔ اسی طرح حضرت میکائیل اور اسرافیل اور عرش اٹھانے والے فرشتوں کی روح باری باری سے قبض کر لی جائے گی۔ وہ سب بھی مر جائیں گے پھر عزرائیل علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ فرمائے گا "مُتْ" (مر جا)، وہ بھی ایک بڑے پہاڑ کی مانند تسبیح کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔

سوال ۵۵: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت کا صحیح وقت تو خدا کو معلوم ہے یا پھر اس کا رسول جانتے مگر جتنا وقت گزرتا جاتا ہے قیامت قریب ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہاں اللہ و

رسول نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی ہیں۔ جب یہ سب واقع ہو لیں گی، قیامت آجائے گی۔

سوال:۔ علاماتِ قیامت (قیامت کی نشانیاں) کیا ہیں؟

جواب:۔ سب سے بڑی علامت خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دنیا میں تشریف لا کر چلا جانا ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور بھی نشانیاں بیان فرمائی ہیں مثلاً:

۱۔ علمِ دین اُٹھ جائے گا یعنی علماء دین اٹھا لیے جائیں گے جہالت کی کثرت ہو گی۔

۲۔ لوگ دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کریں گے دین کی خدمت کیلئے نہیں۔

۳۔ دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہو جائیگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا۔

۴۔ زکوٰۃ ادا کرنے کو لوگ تاوان اور بوجھ سمجھیں گے۔

۵۔ گانے بجانے اور بے حیائی کی کثرت ہو گی، کسی کا لحاظ پاس نہ ہو گا۔

۶۔ ذلیل لوگ بڑے بڑے مکانوں میں فخر کریں گے۔ مال کی زیادتی ہو گی۔

۷۔ نکمے اور ناکارے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر ہوں گے۔

۸۔ وقت میں برکت نہ ہو گی یعنی بہت جلد جلد گزرے گا۔

۹۔ لوگ ماں باپ کی نافرمانی کریں گے دبی بی اور دوستوں کا کہنا مانیں گے۔

۱۰۔ اگلوں کو برا کہیں گے، ان پر لعنت کریں گے۔

۱۱ مسجدوں میں شور کریں گے اور بیٹھ کر دنیا کی باتیں بنائیں گے۔

ان علامات کے علاوہ اور بھی بہت علامتیں ہیں جن کا بیان اگلے حصہ میں آتا ہے۔

سبق نمبر ۹ — تقدیر کا بیان

وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

(اور میں ایمان لایا اس پر کہ تقدیر کی بھلائی برائی اللہ کی طرف سے ہے)

سوال ۱:۔ تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی سے اسے جانا اور لکھ دیا۔ اسی کا نام تقدیر ہے۔

سوال ۲:۔ کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہوتا ہے؟

جواب:۔ نہیں، یہ بات نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا، تو اس کے علم یا لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اختیار دیا ہے ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے، نفع نقصان کو پہچان سکے، آدمی پتھر کی طرح بے حس تو نہیں ہے۔

سوال :- تقدیر کا انکار کرنے والے کون ہیں ؟

جواب :- تقدیر کا انکار کرنے والوں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امت کا مجوسی بتایا ہے ۔

سبق نمبر ۱ ـــــ موت و قبر کا بیان

سوال :- موت کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- ہر شخص کی جتنی عمر مقرر ہے نہ اس سے کچھ گھٹے نہ بڑھے ۔ جب وہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو ملک الموت (موت کا فرشتہ) یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام قبض روح کے لئے آتے ہیں اور اس کی جان نکال لیتے ہیں اسی کا نام موت ہے ۔

سوال :- موت کے وقت کیا نظر آتا ہے ؟

جواب :- جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے مرنے والے کو اپنے دائیں بائیں فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے ادھر اُدھر عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں ، مسلمان آدمی کی روح فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں اور کافر کی روح کو ذلت اور حقارت (نفرت) سے لے جاتے ہیں ۔

سوال :- مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے ؟

جواب :۔ روحوں کے رہنے کے لئے مقامات مقرر ہیں نیکوں کے علیحدہ بدوں کے علیحدہ، کسی مسلمان کی روح قبر پر رہتی ہے، کسی کی چاہ زمزم شریف میں، کسی کی آسمان و زمین کے درمیان، کسی کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک، کسی کی آسمانوں سے بھی بلند۔

سوال ۶۲ :۔ کافروں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

جواب :۔ کافروں کی خبیث روحیں بعض ان کے مرگھٹ یا قبر میں رہتی ہیں بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک اور بعض کی اس سے بھی نیچے رہتی ہیں۔

سوال ۶۳ :۔ موت کے بعد روح کو جسم سے تعلق باقی رہتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ہاں مرنے کے بعد روح کو جسم سے تعلق باقی رہتا ہے۔ بدن پر جو گزرے گی روح اس سے ضرور آگاہ ہو گی، ثواب ملے گا تو روح کو راحت ہو گی، جسم پر عذاب ہو گا تو روح کو تکلیف ہو گی۔

سوال ۶۴ :۔ کیا جسم کی طرح روح بھی فنا ہو جاتی ہے؟

جواب :۔ موت یہی ہے کہ روح جسم سے جدا ہو جائے نہ یہ کہ روح بھی مر جاتی ہو جو روح کو فنا مانے بد مذہب و گمراہ ہے۔

سوال ۶۵ :۔ قبر میں مردے پر کیا گذرتی ہے؟

جواب :۔ جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اس وقت قبر اس کو دباتی ہے اگر مردہ مسلمان ہے تو اس کا دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے ماں پیار میں اپنے

بچے کو زور سے چپٹا لیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اس زور سے دباتی ہے
کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ہو جاتی ہیں۔

سوال۲۹ :۔ کیا ایک کی روح دوسرے کے جسم میں جا کر پھر آتی ہے ؟

جواب :۔ ہرگز نہیں۔ یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے
خواہ وہ بدن آدمی کا ہو یا کسی جانور کا محض باطل ہے اور اس کا ماننا
کفر، یہ تو ہندوؤں کا عقیدہ ہے جسے وہ تناسخ یا آواگون کہتے ہیں۔

سوال۳۰ :۔ منکر نکیر کون ہیں ؟

جواب :۔ جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں تو مردہ اُنکے
جوتوں کی آواز سنتا ہے اس وقت اس کے پاس دو فرشتے اپنے
بڑے بڑے دانتوں سے زمین چیرتے ہوتے آتے ہیں۔ ان کی شکلیں
ڈراؤنی آنکھیں سیاہ اور نیلی اور دیگ کی برابر دہکتی ہوئی اور بال سر سے
پاؤں تک ہیں۔ ان میں ایک کو مُنکَر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں یہ دونوں
مُردے کو جھڑک کر اٹھاتے اور نہایت سختی سے اس سے سوال کرتے ہیں۔

سوال۳۱ :۔ منکر نکیر مردے سے کیا سوال کرتے ہیں ؟

جواب :۔ پہلا سوال مَنْ رَّبُّكَ تیرا رب کون ہے ؟
دوسرا سوال مَادِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے ؟
پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کر کے تیسرا سوال کرتے ہیں

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ (انکے بارے میں تو کیا کہتا تھا)

سوال ۱۹: مسلمان اس کا کیا جواب دے گا؟

جواب: مُردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا: رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے۔ اور دوسرے کا جواب دے گا دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ اور تیسرے سوال جواب دے گا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہ تو رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال ۲۰: فرشتے جواب پاکر کیا کہیں گے؟

جواب: فرشتے سوال کا جواب پاکر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم ہوتا تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا لباس پہناؤ، جنت کی طرف دروازے کھول دو چنانچہ تاحدِ نظر (جہاں تک نگاہ پھیلتی ہے وہاں تک) اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو آرام کر؛ مسلمان کے نیک اعمال اچھی اور پاکیزہ شکل پر ہو کر اسے اُنس پہنچاتے رہیں گے۔

سوال ۲۱: کافر اور منافق کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

جواب: مردہ اگر کافر یا منافق ہے تو وہ ہر سوال کے جواب میں کہے گا افسوس!

مجھے تو کچھ معلوم نہیں، ہیں لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا۔

اس وقت ایک پکارنے والا (منادی) آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لپیٹ اس کو پہنچے گی، پھر اس پر عذاب کے لئے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو لوہے کے گرز (ہتھوڑے) سے اسے مارتے رہیں گے اور سانپ اور بچھو اور اس کے برے اعمال کتا یا بھیڑیا یا اور شکل بن کر اسے ایذا (تکلیف) و عذاب پہنچاتے رہیں گے۔

سوال :۔ کیا گناہگار مسلمان پر بھی قبر میں عذاب ہوگا؟

جواب :۔ ہاں بعض گناہگاروں پر ان کی نافرمانی کے لائق قبر میں بھی عذاب ہوگا پھر اس کے پیرانِ عظام یا مذہب کے امام یا اولیائے کرام کی شفاعت سے یا محض رحمتِ خداوندی سے جب خدا چاہے گا نجات پائیں گے۔

سوال :۔ جو مُردے دفن نہیں کئے جاتے ان سے بھی سوال ہوتا ہے؟

جواب :۔ مردہ خواہ دفن کیا جائے یا نہ کیا جائے یا اسے کوئی جانور کھا جائے ہر حال میں اس سے سوالات ہوں گے اور وہیں اسے ثواب یا عذاب پہنچے گا۔

سوال :۔ زندوں سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ہاں زندوں کے نیک اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔ قرآنِ مجید یا درود شریف یا کلمۂ طیبہ پڑھ کر یا کوئی صدقہ خیرخیرات کر کے اس کا ثواب مردوں کو بخشنا چاہیئے اسے ایصالِ ثواب کہتے ہیں۔ حدیث شریف سے اس کا جائز ہونا ثابت ہے۔

سُوال :۔ قبر پر اذان جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ جائز ہے۔ اس سے مردے کو راحت ملتی اور گھبراہٹ دور ہوتی ہے۔

سبق نمبر ۱۱ — مرنیکے بعد دوبارہ زندہ ہونا

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ اور میں ایمان لایا مرنیکے بعد زندہ ہونے پر

سُوال :۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا کس طرح ہوگا ؟

جواب :۔ جب تمام کائنات فنا ہو جائے گی اور سوائے اس ایک اکیلے خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا تو چالیس برس بعد اللہ تعالےٰ اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کرے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صُور پھونکتے ہی ہر چیز دوبارہ موجود ہو جائے گی، تمام مردے قبروں سے نکل پڑیں گے اور تمام جندار برساتی پتنگوں کی طرح پھیل جائیں گے

اور پھر سب کو حشر کے میدان میں جمع کر دے گا نامۂ اعمال ہر ایک
کے ہاتھوں میں ہوگا۔

سوال :۔ حشر کا میدان کہاں ہے ؟

جواب :۔ میدانِ حشر ملک شام کی سرزمین پر قائم ہوگا۔ زمین ایسی ہموار
ہوگی کہ اس کنارے پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے
سے دکھائی دے اور اس دن زمین تانبے کی ہوگی۔

سوال :۔ میدانِ حشر میں لوگوں کی کیا حالت ہوگی ؟

جواب :۔ جب زمین تانبے کی اور آفتاب (سورج) نہایت تیزی پر
ایک میل کے فاصلے پر اس طرف کو منہ کئے ہوگا تو اس روز کی
حالت پریشانی اور گھبراہٹ کا کیا پوچھنا۔ شدت گرمی سے بھیجے
کھولتے ہوں گے ، لوگ پسینہ میں ڈوبے ہوں گے ، زبانیں
سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی ، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے پھر باوجود
ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہوگا ، ہر ایک کو اپنی
اپنی پڑی ہوگی ۔ ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بی بی
بچے الگ جان چرائیں گے۔ غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے
زندگی بھر کا کیا دھرا سامنے ہوگا اور حساب کتاب لینے والا اللہ
واحد قہار۔

سوال۹: پھر اس مصیبت سے نجات کس طرح ملے گی؟

جواب: قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہے آدھے کے قریب گزر چکے گا تو لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی تلاش کرنا چاہئے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے نجات دلائے چنانچہ سب مل کر پہلے آدم علیہ السلام اور پھر دوسرے انبیاء کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن کہیں بات کی شنوائی نہ ہوگی۔ سب یہی فرمادیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔

سوال۱۰: پھر سب لوگ کہاں جائیں گے؟

جواب: حضرت عیسٰے علیہ السلام تمام لوگوں کو ہمارے آقا و مولیٰ شافع محشر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیں گے۔ لوگ روتے چلاتے، دوہائی دیتے یہاں آکر حضور سے اپنا مطلب عرض کریں گے، شفاعت کی درخواست سنکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔ ہاں میں اس کام کے لئے ہوں میں تمہاری دستگیری فرماؤں گا پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے حضور میں جا کر سجدہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔ اللہ ربّ العزت فرمائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور

کہو تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔

اس وقت آپ گناہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور بے تعداد گناہ گار نجات پائیں گے۔

سوال ۱۸: حضورؐ کے علاوہ کوئی اور شفاعت کرے گا یا نہیں؟

جواب: حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل تمام انبیاء اپنی اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اور پھر شفاعت کا سلسلہ بڑھے گا، اولیاء کرام، علماء اسلام، پیرانِ عظام اور دوسرے دیندار مسلمان شفاعت کریں گے اور بے شمار مسلمان ان شفاعت سے نجات پاکر جنت میں جائیں گے۔

سوال ۱۹: قیامت کی ان دہشتوں سے کوئی محفوظ بھی ہوگا یا نہیں؟

جواب: قیامت کا دن کہ حقیقتاً قیامت کا دن ہے اور جو پچاس ہزار برس کا ہوگا اور جس کی مصیبتیں بے شمار ہوں گی۔ انبیاء، اولیاء اور خدا کے دوسرے خاص بندوں کے لئے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا جتنا ایک وقت کی فرض نماز میں صرف ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم، یہاں تک کہ بعضوں کے لئے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا، اور اللہ تعالےٰ کے کرم سے وہ ان ساری آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت

میں رہیں گے۔

سوال :۔ انسانوں کے علاوہ دوسرے جاندار کہاں جائیں گے؟

جواب :۔ موذی جانور دوزخ میں کافروں کو عذاب دینے کے لئے بھیج دئے جائیں گے مگر وہاں خود ان کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ باقی سارے حیوانات مٹی کر دئے جائیں اور جنوں کے لئے آیا ہے کہ وہ جنت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے اور جنت میں سیر کو آیا کریں گے۔

دوسرا باب

ارکانِ اسلام یا اسلامی عبادات

سبق نمبر ۱۲ —— نماز کی اہمیّت

سوال :۔ ارکانِ اسلام میں سب سے مقدم کونسا رکن ہے ؟

جواب :۔ اسلام کے وہ پانچ احکام جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے ، ارکانِ اسلام کہلاتے ہیں جن کا حال تم پڑھ چکے ہو اور صحیح طور پر ایمان لانے اور اپنے عقائد کو مذہبِ اہلسنت و جماعت کے مطابق درست کر لینے کے بعد تمام فرائض میں نماز نہایت اہم ہے ۔ نماز کی اہمیت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے اور جب نماز فرض کرنا منظور ہوا تو حضور کو اپنے پاس عرشِ عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شبِ اسرا یعنی معراج کی شب میں یہ تحفہ دیا ۔

سوال:۔ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کا وہ مخصوص اور پاکیزہ طریقہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھایا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو تعلیم فرمایا۔ نماز کہلاتا ہے۔ نماز کے ذریعہ انسان اپنی انتہائی عاجزی کا اظہار اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بزرگی اور کبریائی کا اقرار کرتا ہے۔ اسی لئے نمازی آدمی خدا کا مقبول بندہ ہوتا ہے بشرطیکہ وہ نماز کو نماز کے طور پر دل لگا کر پڑھے۔

سوال:۔ نماز پڑھنے کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب:۔ نماز کے لئے کچھ چیزیں نماز سے پہلے درکار ہیں انہیں "شرائط نماز" (نماز کی شرطیں) کہا جاتا ہے۔ جب ان کے نماز ہوگی ہی نہیں۔

اور کچھ چیزیں درمیان نماز ضروری ہیں، انہیں فرائض نماز کہتے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی چیز نہ پائی جائے گی، نماز نہ ہوگی۔

سوال:۔ شرائطِ نماز کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ شرائطِ نماز دو قسم کی ہیں۔ ایک شرائطِ وجوب یعنی نماز واجب ہونے کی شرطیں، دوسری شرائطِ صحت یعنی نماز صحیح ہونے

کی شرطیں

سوال ۸۸ :۔ نماز کے واجب ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب :۔ وجوبِ نماز کی چار شرطیں ہیں اوّل اسلام، دوّم عقل کا صحیح ہونا، سوّم بلوغ یعنی بالغ ہونا، چہارم وقت کا پایا جانا۔ لہٰذا ہر مسلمان پر جبکہ وہ عاقل بالغ ہو اور نماز کا وقت پا لے، نماز کا ادا کرنا فرض ہے مرد، عورت، امیر، غریب، بادشاہ، رعایا، آقا، غلام، پیر، مرید، حاکم، محکوم سب پر اس کی فرضیت یکساں ہے۔

سوال ۸۹ :۔ صحتِ نماز کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب :۔ صحتِ نماز کی چھ شرطیں ہیں، طہارت، سترِ عورت، استقبالِ قبلہ، وقت، نیت، تکبیرِ تحریمہ۔

سبق نمبر ۱۳ —— نماز کی شرطِ اوّل (طہارت)

سوال ۹۰ :۔ طہارت کا کیا مطلب ہے؟

جواب :۔ طہارت کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کا بدن، اس کے کپڑے اور وہ جگہ جس پر نماز پڑھنی ہے نجاست سے پاک صاف ہو۔

سوال ۹۱ :۔ طہارت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :۔ طہارت کی دو قسمیں ہیں طہارتِ صغریٰ اور طہارتِ کبریٰ طہارتِ

صغرٰے وضو ہے اور طہارتِ کبرٰے غسل۔ اور جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے انہیں حدثِ اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو انہیں حدثِ اکبر کہا جاتا ہے۔

سوال ۹۲ :۔ نجاست کی کتنی قسمیں ہیں ؟

جواب :۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں حکمیّہ اور حقیقیّہ۔

سوال ۹۳ :۔ نجاست حکمیہ کس کو کہتے ہیں ؟

جواب :۔ نجاست حکمیّہ وہ ہے جو نظر نہیں آتی صرف شریعت کے حکم سے اسے ناپاکی کہتے ہیں جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

سوال ۹۴ :۔ نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونے کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب :۔ جہاں وضو کرنا لازم ہو وہاں وضو کرنا اور جہاں غسل کی حاجت ہو وہاں غسل کرنا، نجاست حکمیہ سے آدمی کو پاک کر دیتا ہے۔

سوال ۹۵ :۔ نجاست حقیقیہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ نجاست حقیقیہ وہ ناپاک چیز جو کپڑے یا بدن وغیرہ پر لگ جاتی ہے تو ظاہر طور پر معلوم ہوتی ہے جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ۔

سوال ۹۶ :۔ نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

جواب :۔ نجاستِ حقیقیہ دو قسم پر ہے، غلیظہ[۱] اور خفیفہ[۲]۔ نجاستِ غلیظہ وہ جس کا حکم سخت ہے اور نجاستِ خفیفہ وہ جس کا حکم ہلکا ہے۔

سوال۹۹: نجاست غلیظہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کئے نماز ہوگی ہی نہیں۔ اور اگر درم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے اور اگر درم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی، اس کا لوٹانا بہتر ہے۔

سوال: درم کی مقدار یہاں کتنی ہے؟

جواب: نجاست اگر گاڑھی ہے تو درم کا وزن اس جگہ ساڑھے چار ماشہ ہے اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب، شراب، تو درم کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہے یعنی تقریباً یہاں کے روپے کے برابر۔

سوال۱۰۱: نجاستِ خفیفہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہو جائے گی۔ اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو اس کا دھونا واجب

ہے اور زیادہ ہو تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے دھوئے نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال:- نجاست اگر کسی پتلی چیز میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:- نجاست اگر کسی پتلی چیز مثلاً پانی یا سرکہ میں گر جائے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے۔

سوال:- کون کون سی چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں؟

جواب:- آدمی کا پیشاب، پاخانہ، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، دکھتی آنکھ کا پانی، حرام چوپایوں کا پاخانہ پیشاب، گھوڑے کی لید اور ہر حلال جانور کا گوبر، مینگنی، مرغی اور بط کی بیٹ، ہر قسم کی شراب، سور کا گوشت اور ہڈی اور بال، چھپکلی یا گرگٹ کا خون، درندے چوپایوں کا لعاب، یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب اور دودھ پیتے بچے کی قے بھی نجاست غلیظہ ہے اور لوگوں میں جو مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

سوال:- نجاستِ خفیفہ کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب:۔ حلال جانوروں اور گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے اور نجاستِ غلیظہ، خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہے۔

سوال:۔ بدن یا کپڑا نجس ہو جائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:۔ نجاست اگر پتلی ہو تو تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا مگر کپڑے کو تینوں مرتبہ اپنی قوت بھر اس طرح نچوڑنا ضروری ہے کہ اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اور پہلی اور دوسری بار نچوڑ کر ہاتھ بھی دھوئے اور نجاست اگر دل دار ہو جیسے گوبر، خون، پاخانہ وغیرہ تو اس کو دور کرنا ضروری ہے، گنتی کی کوئی شرط نہیں گرچہ چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے۔

سبق نمبر ۱۴ ——— وضو کا بیان

سوال:۔ وضو میں کتنے فرض ہیں؟

جواب:۔ وضو میں چار فرض ہیں (۱) شروع پیشانی سے ٹھوڑی تک طول میں اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک عرض میں، جلد کے ہر حصے کو دھونا یعنی پانی بہانا، تیل کی طرح چپڑ لینے کا نام دھونا نہیں۔ (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں

کا دھونا کہ ذرہ برابر بھی کوئی جگہ پانی بہنے سے رہ نہ جائے۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی تر ہاتھ پھیرنا۔ (۴) ٹخنوں اگٹوں، سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔

سوال:۔ وضو میں سنتیں کتنی ہیں ؟

جواب:۔ وضو میں سولہ سنتیں ہیں :۔

(۱) نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرنا (۳) پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین چلو سے تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔ (۷) داہنے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔ (۸) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۹) منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۱) جو اعضاء دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھونا (۱۲) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (۱۳) کانوں کا مسح کرنا (۱۴) ترتیب سے وضو کرنا کہ پہلے منہ اور پھر ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔ (۱۵) داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا (۱۶) اعضاء کو اس طرح دھونا کہ پہلے دھ، عضو سوکھنے نہ پائے دوسرا دھونے لگ جائیں۔

سوال ۷:- وضو میں مستحب کتنے ہیں؟

جواب:- وضو میں پندرہ مستحب ہیں (۱) قبلہ رُخ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۲) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا۔ (۳) پانی بہاتے وقت ہر عضو پر تر ہاتھ پھیر لینا (۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔ (۵) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۶) وقت سے پہلے وضو کر لینا (۷) انگوٹھی وغیرہ کو حرکت دینا۔ اور اگر تنگ ہو تو حرکت دینا ضروری ہے۔ (۸) اطمینان سے وضو کرنا یعنی ہر عضو دھوتے وقت یہ خیال رکھے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔ (۹) مٹی کے برتن سے وضو کرنا (۱۰) دونوں ہاتھ سے منہ دھونا۔ (۱۱) ہر عضو کو دھوتے وقت نیت وضو حاضر رہنا اور بسم اللہ اور درود شریف وغیرہ دعائیں پڑھنا (۱۲) گردن کا مسح کرنا (۱۳) وضو سے فارغ ہوتے ہی آسمان کی طرف منہ کر کے کلمۂ شہادت اور سورۂ انا انزلنا پڑھنا (۱۴) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لینا (۱۵) بغیر ضرورت بدن کو بالکل خشک نہ کرنا۔

ان کے علاوہ وضو کے مستحبات اور بھی ہیں جن کا بیان بڑی کتابوں میں ہے۔

سوال ۱۱:۔ وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں ؟

جواب :۔ مکروہاتِ وضو سترہ ہیں (۱) وضو کے لئے نجس (ناپاک جگہ) بیٹھنا (۲) مسجد کے اندر وضو کرنا۔(۳) اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا (۴) پانی میں تھوکنا، ناک سنکنا اگرچہ دریا یا حوض ہو (۵) قبلہ کی طرف تھوکنا یا کلی کرنا (۶) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا (۷) زیادہ پانی خرچ کرنا (۸) اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (۹) چہرہ پر زور سے پانی مارنا (۱۰) ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ یہ ہندوؤں کا طریقہ ہے (۱۱) گلے کا مسح کرنا (۱۲) اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کرلینا (۱۳) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا (۱۴) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۵) تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۶) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا (۱۷) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرلینا اور اگر کچھ سوکھا رہ گیا تو وضو ہی نہ ہوگا۔

سوال ۱۲:۔ وضو کو توڑنے والی چیزیں کیا ہیں ؟

جواب :۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں نواقضِ وضو کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں : (۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنی ہوا کا، مرد یا عورت کے

پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل
کر بہہ جانا (۴) منہ بھر کے قے کرنا اور بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی
جتنی بھی ہو (۵) چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا بیٹھ کر ایک
کروٹ کو جھکا ہو اور ایک کہنی پر تکیہ لگا کر یا سہارے سے سو جانا
بشرطیکہ سُرین زمین پر نہ جمے ہوں اور اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے
لینے سے وضو نہیں جاتا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا
(۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) رکوع سجدے والی نماز میں قہقہہ
مار کر ہنسنا۔

سوال :- اپنی یا پرائی شرمگاہ دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں ؟
جواب :- نہیں۔ اور عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا و ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا
ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وضو کے
ستر کھلا رکھنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ہو تو حرام۔

سوال :- آنکھ دکھنے وقت آنکھ سے جو پانی بہتا ہے اس کا کیا حکم ہے ؟
جواب :- آنکھ دکھتے میں جو آنسو بہتا ہے نجس اور ناقضِ وضو ہے۔ اس
سے بہت لوگ غافل ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایسی حالت میں کرتے
وغیرہ سے آنسو پونچھ لیا کرتے ہیں حالانکہ ایسا کرنے سے کپڑا ناپاک
ہو جاتا ہے۔

سبق نمبر ۱۵ ـــــــ غسل کا بیان

سوال:۔ غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب:۔ غسل میں تین فرض ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کمی ہوئی تو غسل نہ ہوگا۔ (۱) منہ بھر کلی کرنا کہ ہونٹ سے حلق کی جڑ تک داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں اور دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں ہر جگہ پانی بہ جائے۔ (۲) ناک میں پانی چڑھانا تاکہ دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے دُھل جائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہے۔ (۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُرزے ہر رونگٹے پر پانی بہانا۔

سوال:۔ غسل کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے پھر نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی وغیرہ پر یا پکے فرش پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑلے خصوصاً جاڑے میں۔ پھر تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی

بہائے ، پھر بائیں مونڈھے پر تین بار ، پھر سر اور تمام بدن پر تین بار ، پھر جائے غسل سے الگ ہو جائے اور وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اَب دھولے ۔ اور نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو ، تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک بدن چھپانا ضروری ہے ۔ کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے ۔ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے ۔

سوال :۔ کیا وضو و غسل کے لئے پانی کی کوئی مقدار مقرر ہے ؟

جواب :۔ سب کے لئے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار مقرر نہیں جیسا کہ مشہور ہے بالکل غلط ہے ایک لمبا چوڑا دوسرا دُبلا پتلا ۔ ایک کے بدن یا سر پر بڑے بڑے بال دوسرے کا بدن بالکل صاف اور سر منڈا ہوا تو سب کے لئے ایک مقدار کیوں کر ممکن ہے ۔

سوال :۔ جس کو نہانے کی ضرورت ہو اسے کیا کہتے ہیں ؟

جواب :۔ جس پر نہانا فرض ہو اسے جُنُب کہتے ہیں اور جس سبب سے نہانا فرض ہو اسے جنابت کہا جاتا ہے ۔

سوال :۔ دریا یا تالاب میں نہانے کا مسنون طریقہ کیا ہے ؟

جواب :- اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہاتا ہے تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے غسل کی سب سنتیں ادا ہو گئیں، اور مینھ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی کے حکم میں ہے اور تالاب حوض وغیرہ ٹھہرے ہوئے پانی میں نہاتا ہے تو بدن کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تین بار دھونے کی سُنّت ادا ہو جائے گی، یہی حال وضو کا ہے یعنی بہتے پانی میں تھوڑی دیر اس عضو کو رہنے دے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں تین بار حرکت دے یا جگہ بدل دے۔

سبق نمبر ۱۶ —— پانی کا بیان

سوال :- کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے؟

جواب :- مینہ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، نہر، کنوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وضو جائز ہے اور جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز ہے۔

سوال :- بڑا تالاب یا بڑا حوض کسے کہتے ہیں؟

جواب :- دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا جو حوض یا تالاب ہو اسے بڑا حوض کہتے ہیں۔ یونہی بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا حوض بھی بڑا حوض

ہے۔ غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو تو وہ حوض یا تالاب بڑا ہے۔

سوال:۔ کس پانی سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں؟

جواب:۔ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی، گنّے کا رس۔ یونہی وہ پانی جس کا رنگ یا بُو یا مزا کسی پاک چیز کے ملنے سے بدل گیا اور وہ گاڑھا بھی ہو گیا یا پانی میں کوئی چیز مل گئی اور بول چال میں اسے اب پانی نہیں کہتے یا اس میں کوئی چیز ڈال کر پکالی اور اس سے میل کاٹنا بھی مقصود نہیں جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق تو اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔ یونہی وہ پانی جس میں زعفران یا کوئی پڑیا مل گئی اور وہ پانی کپڑا رنگنے کے قابل ہو گیا تو اس سے بھی وضو جائز نہیں۔ اسی طرح ماءِ مستعمل (استعمال کیا ہوا پانی) بھی وضو و غسل کے لائق نہیں۔

سوال:۔ ماءِ مستعمل کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا یا وہ پانی جس میں کسی بے وضو شخص کا ہاتھ یا پورا یا ناخن وغیرہ بے دھوئے ہوئے پڑ گیا۔ ماءِ مستعمل کہلاتا ہے۔ یہ پانی پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

سوال[۱۲۰] :۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے ؟

جواب :۔ سؤر ، کتا ، شیر ، چیتا ، بھیڑیا ، ہاتھی ، گیدڑ اور دوسرے
درندوں (شکاری چوپایوں) کا جھوٹا پانی ناپاک ہے ۔ اسی
طرح بلّی نے چوہا کھایا اور فوڑا برتن میں منہ ڈال دیا اور اس
میں پانی تھا تو یہ پانی ناپاک ہوگیا ۔ اسی طرح شرابی آدمی نے
شراب پی کر فورًا پانی پیا تو یہ پانی نجس ہوگیا ۔

سوال[۱۲۱] :۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے ؟

جواب :۔ اڑنے والے شکاری جانور جیسے شِکرا ، باز ، چیل وغیرہ کا جھوٹا
پانی مکروہ ہے ایسے ہی گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی (بشرطیکہ
فورًا چوہا نہ کھاتے ہو) چوہا ، سانپ ، چھپکلی کا جھوٹا پانی یونہی
غلیظ کھانے والی گائے یا غلیظ پر منہ ڈالنے والی مرغی جو چھوٹی پھرتی
ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے ۔

سوال[۱۲۲] :۔ کس کس کا جھوٹا پانی پاک ہے ؟

جواب :۔ آدمی کا جھوٹا اور ان جانوروں کا جھوٹا پانی جن کا گوشت
کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ، پاک ہے ۔ یونہی پانی میں رہنے
والے جانوروں اور گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے ۔

سوال[۱۲۳] :۔ گدھے اور خچر کا جھوٹا پانی پاک ہے یا ناپاک ؟

جواب:۔ گدھے اور خچر کا جھوٹا پانی مشکوک کہلاتا ہے یعنی اس میں شک ہے کہ یہ پانی وضو اور غسل کے قابل ہے یا نہیں لہٰذا اچھا پانی ہوتے ہوئے اس سے وضو و غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کرے اور پھر تیمم بھی کرلے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

سوال۲۴:۔ مکروہ پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو اور غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں۔

سوال۲۵:۔ کس کس کا پسینہ یا لعاب ناپاک و مکروہ ہے؟

جواب:۔ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے اور جس کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

سوال۲۶:۔ بڑے حوض یا تالاب کا پانی کب ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب:۔ ایسے حوض یا تالاب کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ ہاں اگر نجاست سے پانی کا رنگ یا مزہ یا بُو بدل جائے تو پھر یہ پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔

سبق نمبر ۱۷ — کنوئیں کا بیان

سوال ۱۲۷ :- کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہوجاتا ہے ؟

جواب :- اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ یا کوئی ناپاک چیز کنوئیں میں گر جائے یا آدمی یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہوجاتا ہے۔

سوال ۱۲۸ :- اگر کنوئیں میں کوئی جانور گرا، وہ زندہ نکل آیا تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہوجائے گا ؟

جواب :- سؤر کے سوا اگر اور کوئی جانور کنوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو اس کی کئی صورتیں ہیں اور ہر صورت کا جدا حکم ہے مثلاً اس کے جسم پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہیں اور پانی میں اس کا منہ بھی نہیں پڑا تو پانی پاک ہے مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔ اور اگر یقین ہے کہ اس کے بدن پر نجاست تھی تو کنواں ناپاک ہوگیا کُل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا منہ پانی میں پڑا تو جو حکم اس کے لعاب و جھوٹے کا ہے وہی حکم پانی کا ہے۔

سوال ۱۲۹ :- مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ جانور اگر باہر مرے اور پھر کنوئیں میں گر جائے تب بھی وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گر کر مر جانے کا ہے

سوال :۔ کنوں ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب :۔ کنواں پاک کرنے کے تین طریقے ہیں :۔

۱۔ کنوئیں میں آدمی، بکری، کتا یا اور کوئی دموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) ان کے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے یا مرغی، مرغا، بلی، چوہا، چھپکلی یا کوئی اور جانور جس میں بہتا ہوا خون ہو، کنوئیں میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے یا چھپکلی جیسے کی دم کٹ کر کنوئیں میں گر جائے یا کنوئیں میں نجاست یا کوئی ناپاک چیز گر جائے تو ان سب صورتوں میں کنوئیں کا کل پانی نکالا جائے۔

۲۔ چوہا، چھچھوندر، چڑیا وغیرہ کوئی جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول پانی نکالنا ضروری ہے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے

۳۔ کبوتر، مرغی، بلی گر کر مر جائے تو چالیس سے ساٹھ تک ڈول نکالنا چاہیئے۔

سوال :۔ جوتا یا گیند کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب : اگر جوتے یا گیند پر نجاست لگی ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو کنواں ناپاک ہو گیا۔ کل پانی نکالا جائیگا اور اگر کچھ پتہ نہ ہو تو بیس ڈول پانی نکال دیا جائے، کنواں پاک ہو جائیگا۔ محض نجس کا خیال کافی نہیں۔

سوال : پانی کا جانور کنوئیں میں مر جائے تو کیا حکم ہے ؟

سبق نمبر ۱۷ ــــــ کنوئیں کا بیان

سوال[127] :۔ کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب :۔ اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ یا کوئی ناپاک چیز کنوئیں میں گر جائے یا آدمی یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔

سوال[128] :۔ اگر کنوئیں میں کوئی جانور گرا اور زندہ نکل آیا تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب :۔ سوئر کے سوا اگر اور کوئی جانور کنوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو اس کی کئی صورتیں ہیں اور ہر صورت کا جدا حکم ہے مثلاً اس کے جسم پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہیں اور پانی میں اس کا منہ بھی نہیں پڑا تو پانی پاک ہے مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔ اور اگر یقین ہے کہ اس کے بدن پر نجاست تھی تو کنواں ناپاک ہو گیا کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا منہ پانی میں پڑا تو جو حکم اس کے لعاب در جھوٹے کا ہے وہی حکم پانی کا ہے۔

سوال[129] :۔ مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب :۔ جانور اگر باہر مرے اور پھر کنوئیں میں گر جائے تب بھی وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گِر کر مر جانے کا ہے

سوال :۔ کنواں ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب :۔ کنواں پاک کرنے کے تین طریقے ہیں :۔

۱۔ کنوئیں میں آدمی، بکری، کتا یا اور کوئی دَمَوی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) ان کے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے یا مرغی، مرغا، بلّی، چوہا، چھپکلی یا کوئی اور جانور جس میں بہتا ہوا خون ہو، کنوئیں میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے یا چھپکلی، چوہے کی دُم کٹ کر کنوئیں میں گر جائے یا کنوئیں میں نجاست یا کوئی ناپاک چیز گر جائے تو ان صورتوں میں کنوئیں کا کُل پانی نکالا جائے۔

۲۔ چوہا، چھچھوندر، چڑیا وغیرہ کوئی جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول پانی نکالنا ضروری ہے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے

۳۔ کبوتر، مرغی، بلّی گر کر مر جائے تو چالیس سے ساٹھ تک ڈول نکالنا چاہئے۔

سوال :۔ جوتا یا گیند کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر جوتے گیند پر نجاست لگی ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو کنواں ناپاک ہو گیا۔ کُل پانی نکالا جائیگا اور اگر کچھ پتہ نہ ہو تو بیس ڈول پانی نکال دیا جائے، کنواں پاک ہو جائیگا۔ محض نجس کا خیال کافی نہیں۔

سوال : پانی کا جانور کنوئیں میں مر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب :۔ پانی کا جانور یعنی وہ جانور جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنوئیں میں مرجائے یا مرا ہوا گر جائے تو پانی ناپاک نہ ہوگا، اور جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بطّ، اس کے مرجانے سے پانی نجس ہوجائے گا۔

سوال ۱۲۲ :۔ کنواں کب پاک مانا جائے گا ؟

جواب :۔ ناپاک کنوئیں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے جب نکال لیا گیا تو کنواں پاک ہوگیا اور وہ ڈول رسّی جس سے پانی نکالا ہے اور کنوئیں کی دیواریں، سب پاک ہوگئیں، دھونے کی ضرورت نہیں۔

سوال ۱۲۳ :۔ اگر تھوڑا تھوڑا پانی کنوئیں سے نکالیں تو پاک ہوگا یا نہیں ؟

جواب :۔ کنوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ یک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کرکے، دونوں صورت میں کنواں پاک ہوجائے گا۔

سوال ۱۲۴ :۔ ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے ؟

جواب :۔ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا ہوا اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں۔

سوال ۱۲۵ :۔ کنوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا اور معلوم نہیں کہ کب گرا تو اب کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اسی وقت سے

کنواں نجس قرار پائے گا اس سے پہلے نہیں اور اگر اس کے
گرنے ، مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے
اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وہ وضو ہوا نہ
غسل، اور اس سے جتنی نمازیں پڑھیں وہ نمازیں نہ ہوئیں۔

سوال ۱۳۷ :۔ جس کنوئیں کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں وہ کس طرح پاک ہوگا ؟

جواب :۔ جو کنواں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی
نکالیں اور اس کا کل پانی نکالنا ضروری ہو تو ایسی حالت میں
حکم یہ ہے کہ یہ معلوم کرلیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب
نکال لیا جائے ۔ نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ
لحاظ نہیں۔

سبق نمبر ۱۸ —— استنجے کا بیان

سوال ۱۳۸ :۔ استنجا کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ پاخانہ پیشاب کرنے کے بعد بدن پر جو ناپاکی لگی رہتی ہے
اسے پانی یا ڈھیلے وغیرہ سے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں ۔

سوال :۔ پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب :۔ پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو

خشک کرلے اور پھر پانی سے دھو ڈالے۔

سوال(۱۲): پاخانہ کے بعد استنجے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: پاخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانے کے مقام کو صاف کرے پھر آہستہ آہستہ پانی ڈال کر انگلیوں کے پیٹ سے دھو ڈالے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔

سوال(۱۳): کیا ڈھیلوں کے بعد پانی سے طہارت ضروری ہے؟

جواب: اگر پاخانہ یا پیشاب کے مقام کے آس پاس کی جگہ نجاست نہ لگی ہو تو پانی سے طہارت کرنا مستحب یعنی اچھی بات ہے اور اگر نجاست ادھر ادھر لگ گئی اور ایک درم سے کم یا برابر لگی ہے تو پانی سے طہارت کر لینا سنت ہے اور اگر وہ جگہ درم سے زیادہ سن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت ہے۔

سوال(۱۴): استنجا کن چیزوں سے جائز ہے؟

جواب: ڈھیلے، کنکر، پتھر، پھٹے ہوئے کپڑے سے استنجا کرنا بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ یہ سب پاک ہوں۔

سوال(۱۵): کن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے؟

جواب: ہڈی اور کھانے اور گوبر، لید، پکی اینٹ، ٹھیکری، کوئلہ اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو اگرچہ ایک

آدمی پیسہ سبھی ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ کاغذ سے بھی استنجا کرنا منع ہے۔

سوال ۱۲۴:۔ کس صورت میں استنجا کرنا مکروہ ہے؟

جواب:۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرکے استنجا کرنا یا ایسی جگہ استنجا کرنا کہ لوگوں کی نظریں آتے جاتے اس کی شرمگاہ پر پڑنے کا احتمال ہو یہ مکروہ ہے۔

سوال ۱۲۵:۔ استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب:۔ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا چاہئے۔ دائیں ہاتھ سے مکروہ ہے۔

سوال ۱۲۶:۔ کن جگہوں میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے؟

جواب:۔ کنوئیں یا حوض یا چشمے کے کنارے، مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں قبرستان یا راستہ میں۔ پانی میں اگرچہ بہتا ہو، پھلدار درخت کے نیچے یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا جس جگہ پر مویشی بندھتے ہوں یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا چوہے کے بل یا اور کسی سوراخ میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے۔ یونہی جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو یا سخت زمین پر جس سے چھینٹیں اڑ کر آئیں، مکروہ اور منع ہے۔

سوال ۱۲۷:۔ پاخانہ پیشاب کرتے وقت کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب :۔ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے ۔ یونہی ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا یا کلام کرنا یا قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا یونہی چاند سورج کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا یا ہوا کے رُخ پیشاب کرنا مکروہ و ممنوع ہے ۔

سوال (۱۴) :۔ پیشاب پاخانہ کے آداب کیا ہیں ؟

جواب :۔ (۱) جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے ۔ (۲) دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے (۳) اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو بدن سے نکلی ہے (۴) دیر تک نہ بیٹھے (۵) نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے ۔ (۶) جب فارغ ہو جائے تو ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے (۷) پھر کسی دوسری جگہ بیٹھ کر طہارت کرے ۔

سبق نمبر ۱۹ — پیارے نبی کی پیاری باتیں

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

۱۔ داہنے ہاتھ سے کھاؤ، داہنے ہاتھ سے پیو اور داہنے ہاتھ سے لو اور داہنے ہاتھ سے دو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا اور لیتا دیتا ہے۔

۲۔ تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچوں انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ اَعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔

۳۔ کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔

۴۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے۔

۵۔ پانی کو چوس کر پیو (غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیو) یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے (جلد ہضم ہونیوالا) اور بیماری سے بچاتا ہے۔

۶۔ ٹخنوں سے نیچے تہ بند (وغیرہ) کا جو حصہ ہے وہ آگ میں ہے۔

۷۔ سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے اور مردوں پر حرام۔

۸۔ اس مرد پر لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت جو مردوں کے کپڑے پہنے۔

۹۔ جس کو پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔

۱۰۔ جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں، اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی بخشش ہو جائے گی۔

۱۱۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہے تو جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے سے دفع کرے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۱۲۔ جب کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا،
یَرْحَمُكَ اللہ کہے پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں کہے یَھْدِیْکُمُ اللہُ
وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے کام بنائے۔)

۱۳۔ جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔

۱۴۔ آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ جو چیز کارآمد نہ ہو اس میں نہ پڑے۔

۱۵۔ اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات بولنے سے چپ رہنا بہتر۔

۱۶۔ حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو بگاڑتا ہے۔

۱۷۔ مومن کے لیے یہ حلال نہیں کہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔

۱۸۔ پروردگار کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے اور اس کی ناخوشی باپ کی ناخوشی
میں۔

۱۹۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۰۔ جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد
نیکی کرو یہ نیکی اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش
آؤ۔

۲۱۔ ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔

⁂ ⁂ ⁂

سبق نمبر ۲ — اچھی اچھی دعائیں

۱۔ جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ دعا پڑھ لے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطانوں سے) پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے۔

۲۔ اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر یہ دعا پڑھے:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (حمد ہے اللہ کے لئے جس نے اذیت و تکلیف کی چیز مجھ سے دور کی اور مجھے عافیت دی)

۳۔ اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھ کر جائے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جنہیں نہ کوئی خوف اب ہے اور نہ وہ غم کریں گے)

۴۔ طہارت خانہ سے باہر آکر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ

اَلْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِيْ (حمد ہے اللہ کے لئے جس نے پانی کو پاک کرنیوالا بنایا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانیوالا کیا۔ الٰہی تو میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

العبد محمد خلیل خان القادری البرکاتی المارہروی عفی عنہ
مدرسہ احسن البرکات حیدرآباد یکم ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ جمعہ مبارکہ

کتابت: شاہ محمد چشتی سیالوی عفی عنہ محلہ محمود پورہ (ا نگرمہد) لکھنو

اہل اسلام اہل سنت وجماعت کی صحیح ترجمانی کرنے والا، مسلمان بچوں اور
بچیوں کو سچا پکا سنی حنفی محمدی بنانیوالا ایک نفیس و مبارک سلسلہ

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی مدظلہ العالی
صدر مدرس دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد (سندھ)

ناشر

مکتبہ قادریہ ◎ لاہور

قیمت ۵۰-۲

فہرست

پہلا باب　　**سبق نمبر ۱**　　اسلامی عقیدے

حمدِ باری

یا رب تو ہے سب کا مولےٰ	سب سے اعلیٰ سب سے اولیٰ
تیری ثنا ہو کس کی زباں سے	لائے بشر یہ بات کہاں سے
تیری اِک اِک بات نرالی	بات نرالی، ذات نرالی
تُو ہی دے اور تُو ہی دِلائے	تیرے دئے سے عالَم پائے
تُو ہی اول، تُو ہی آخر	تُو ہی باطن، تُو ہی ظاہر
تجھ سے بھاگ کے جانا کیسا	کوئی اور ٹھکانا کیسا؟
کوئی ترا کیا بھید بتائے	تُو وہ نہیں جو فہم میں آئے
تجھ پہ ذرّہ ذرّہ ظاہر	نیت ظاہر، ارادہ ظاہر
کوئی نہ تھا جب بھی تھا تُو ہی	ہوگا تُو ہی تو ہوگا تُو ہی
تیرے در سے جو بھاگ کے جائیں	پھر پھر تیرے ہی در پر آئیں

آٹھ پہر ہے لنگر جاری
سب ہیں تیرے در کے بھکاری

(حضرت حسن رضا بریلوی)

سبق نمبر ۲ ——— توحید

سوال: اسلام کے بنیادی عقائد کتنے ہیں ؟

جواب: اسلام کے بنیادی عقیدے تین ہیں : توحید ، رسالت اور معاد یعنی قیامت ۔ باقی اعتقادی باتیں انھیں کے اندر آجاتی ہیں ۔

سوال :۔ توحید کے کیا معنی ہیں ؟

جواب :۔ دل سے تصدیق (ماننا) اور زبان سے اس امر کا اقرار کرنا کہ ہماری اور تمام عالم کی پیدا کرنے والی ایک ذات ہے اور وہ اللہ رب العزت ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں ، نہ ذات میں نہ صفات میں ، نہ حکومت میں نہ عبادت میں ۔

سوال :۔ اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر کیا دلیل ہے ؟

جواب :۔ اللہ تعالیٰ کا موجود ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے ۔ اس کی ہستی کا یقین ہر شخص کی فطرت میں داخل ہے خصوصاً مصیبتوں میں ، بیماریوں میں ، موت کے قریب ، اکثر یہ فطرتِ اصلیہ ظاہر ہو جاتی ہے اور بڑے بڑے منکرین بھی خدا ہی کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں اور ان کی زبانوں پر بھی بے ساختہ خدا کا نام آ ہی جاتا ہے ۔

سوال :۔ دنیا کی کن چیزوں سے خدا کی ہستی کا پتہ چلتا ہے ؟

جواب :۔ تھوڑی سی عقل والا انسان بھی دنیا کی تمام چیزوں پر نظر کر کے یقین کرے گا کہ بے شک یہ آسمان و زمین ، ستارے اور سیارے ، انسان وحیوان اور تمام مخلوق کسی نہ کسی کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئے ہیں ۔ آخر کوئی ہستی تو ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور جس طرح چاہتا ہے ان میں تصرّف کرتا ہے جب ہم کسی تخت یا کرسی وغیرہ بنی ہوئی چیزوں کو دیکھتے ہیں تو فوراً سمجھ لیتے ہیں کہ ان کو کسی نہ کسی کاریگر نے بنایا ہے اگرچہ ہم نے اپنی آنکھ سے اسے بناتے نہ دیکھا ۔ ایک عرب کے بدّو نے خوب کہا کہ جب اونٹ کی مینگنی دیکھ کر اونٹ کا یقین ہو جاتا ہے اور نقش قدم دیکھ کر چلنے والے کا ثبوت ملتا ہے تو پھر ان بُرجوں والے آسمان اور کشادہ راستہ والی زمین کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ کے صانع عالم ہونے کا یقین کیونکر نہ ہوگا ؟ —— فی الواقع آسمان و زمین کی پیدائش ، رات دن کا اختلاف ، ستاروں کا خاص نظام ، ان کی مخصوص گردش اس بات کی کھلی ہوئی دلیلیں ہیں کہ ان کا کوئی پیدا کرنے والا ضرور ہے جو بڑی زبردست قوت و قدرت والا ، وہ بہت بڑا حکیم اور با اختیار ہے جس کے قبضۂ قدرت سے یہ چیزیں نکل نہیں سکتیں ۔

سوال :۔ توحید کے ثبوت میں کونسی دلیل ہے ؟

جواب:۔ خداوند تعالےٰ کی وحدانیت کے ثبوت ایک تو عقلی ہیں یعنی انسانی عقل بشرطیکہ عقل صحیح ہو خدائے تعالےٰ کے یک ہونے کا یقین رکھتی ہے اور اسی لئے دنیا کے بڑے بڑے حکماء اور فلسفی خدائے تعالےٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جن کو قرآنِ کریم نے بتایا ہے۔

سوال:۔ توحیدِ الٰہی پر قرآنی دلیل کیا ہے؟

جواب:۔ قرآنِ کریم کی متعدد آیاتِ کریمہ خدائے تعالےٰ کی وحدانیت کا سبق دیتی ہیں مثلاً:

۱۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ — اور تمہارا خدا ایک خدا ہے اسکے سوا کوئی خدا نہیں، بے انتہا کرم کرنے والا بار بار رحم فرمانے والا۔

۲۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ — اللہ کی گواہی ہے کہ بجز اس کے کوئی معبود نہیں، اور فرشتے، اور اہلِ علم بھی اسکے گواہ ہیں، اور وہ عدل سے انتظام رکھنے والا ہے۔

۳۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۔ — اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور بھی خدا ہوتے تو یہ دونوں برباد ہو جاتے

۴۔ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ — اب غرض اگر کئی خدا ہوتے، تب تو ہر یک خدا اپنی مخلوق کو لے کر چل دیتا

عَلٰی بَعْضٍ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ہ

اور ہر ایک خدا دوسرے پر چڑھ دوڑتا پاک ہے اللہ اس سے جو یہ کہتے ہیں۔

سوال :۔ توحید کے کتنے مرتبے ہیں ؟

جواب :۔ توحید کے چار مرتبے ہیں :

۱۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو واجب الوجود نہ سمجھنا۔

۲۔ تمام روحانی اور مادی عالم کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہ جاننا۔

۳۔ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں میں تمام تدبیر اور تصرف کو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے ساتھ مخصوص سمجھنا۔

۴۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو مستحقِ عبادت نہ سمجھنا۔

سوال : واجب الوجود کے کیا معنی ہیں ؟

جواب :۔ واجب الوجود ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا وجود ضروری اور عدم محال ہے۔ یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ جس کو کبھی فنا نہیں۔ کسی نے اس کو پیدا نہیں کیا بلکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے جو خود اپنے آپ سے موجود ہے اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

سوال :۔ قدیم کسے کہتے ہیں ؟

جواب : قدیم وہ جو ہمیشہ سے ہے اور ازلی کے بھی یہی معنی ہیں۔

سوال :۔ باقی کے معنے کیا ہیں ؟

جواب :۔ باقی وہ جو ہمیشہ رہے کہ اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں۔ اور یہ تمام صفات صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات کے ساتھ

ثابت ہیں۔

سوال ۱:۔ خدائے تعالیٰ کی ذات کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

جواب :۔ جس طرح اس کی ذات قدیم، ازلی، ابدی ہے اس کی صفات بھی قدیم، ازلی، ابدی ہیں اور ذات و صفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں۔ جو عالم میں سے کسی چیز کو قدیم مانے یا اس کے حادث ہونے میں شک کرے وہ کافر مشرک ہے جیسے آریہ، کہ وہ روح اور مادہ کو قدیم جانتے ہیں یقیناً مشرک ہیں۔

سوال ۱۱:۔ حادث کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ جو پہلے نہ ہو اور پھر کسی کے پیدا کرنے سے ہو وہ حادث ہے اسی کو ممکن بھی کہتے ہیں۔

سوال ۱۲:۔ اللہ تعالیٰ کا ذاتی اور صفاتی نام کیا ہے؟

جواب :۔ خدائے تعالےٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اس کو اسم ذات بھی کہتے ہیں اور لفظ اللہ کے سوا اور نام جو اس کی کسی صفت کو ظاہر کرتے اسے صفاتی نام یا اسمائے صفات کہتے ہیں۔

سوال ۱۳:۔ خدائے تعالےٰ کے کتنے نام ہیں؟

جواب :۔ اس کے نام بے شمار ہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لئے وہ جنتی ہوا۔

سوال :- ان ناموں کے علاوہ اور نام خدا کے لئے بولے جا سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب :- اللہ تعالےٰ کے لئے ایسا نام مقرر کرنا جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو جائز نہیں جیسے کہ خدا کو سخی یا رفیق کہنا۔ اسیطرح دوسری قوموں میں جو اس کے نام مقرر ہیں اور خراب معنی رکھتے ہیں یہ بھی اس کے لئے مقرر کرنا ناجائز ہے جیسے کہ خدا کو رام یا پرماتما کہنا۔

سوال :- خدا کے نام کے ساتھ اور کسی کا نام رکھ سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب :- اللہ تعالےٰ کے بعض نام جو مخلوق پر بولے جاتے ہیں ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے جیسے علی ، رشید ، کبیر ، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مراد نہیں ہوتے جو اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت ہیں مگر ایسے ناموں کو بگاڑنا سخت منع ہے۔

سبق نمبر ۳ ——— ملائکہ

سوال :- ملائکہ کے کیا معنے ہیں ؟

جواب :- ملائکہ جمع ہے مَلَک کی اور مَلَک فرشتے کو کہتے ہیں۔

سوال :- فرشتے کون ہیں ؟

جواب :- فرشتے اجسامِ نوری ہیں جو خدائے تعالےٰ کے احکام

کے پورے پورے مطیع و فرمانبردار ہیں اسی وجہ سے وہ اللہ تعالےٰ کے مقرب ہیں۔

سوال ۱۹:۔ کیا فرشتوں کی کوئی خاص صورت ہوتی ہے؟

جواب:۔ نہیں! فرشتوں کی کوئی خاص صورت نہیں، صورت اور بدن ان کے حق میں ایسا ہے جیسا ہمارے لئے ہمارا لباس، اللہ تعالےٰ نے انہیں یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں۔ ہاں قرآن شریف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے بازو ہیں۔ اس پر ہمیں ایمان رکھنا چاہیئے۔

سوال ۲۰:۔ ملائکہ میں کون سب سے افضل و مقرب ہے؟

جواب:۔ حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام تمام ملائکہ سے افضل و مقرب ہیں۔

سوال ۲۱:۔ ان چاروں مقرب فرشتوں کے بعد کس کا مرتبہ ہے؟

جواب:۔ ان چاروں کے بعد حاملانِ عرش کا مرتبہ ہے، پھر عرشِ معلےٰ کے طواف کرنے والوں کا، پھر ملائکہ کرسی کا، ان کے بعد ساتوں آسمانوں کے ملائکہ کا درجہ بدرجہ مرتبہ ہے۔ ان کے بعد وہ فرشتے ہیں جو ابر و ہوا پر مامور ہیں، بادل چلاتے اور پانی لاتے ہیں، ان کے بعد ان فرشتوں کا مرتبہ ہے جو پہاڑوں اور دریاؤں پر موکل ہیں اور ان کے بعد اور دوسرے فرشتے ہیں۔

سوال ۲۲:۔ بشر افضل ہے یا فرشتے؟

جواب:۔ عامۂ بشر افضل ہے عامۂ ملائک سے اور فرشتوں میں جو رسول ہیں وہ عام بشر سے افضل ہیں اور بشر کے رسول افضل ہیں فرشتوں کے رسول سے۔

سوال ۲۳:۔ جنّ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ جنّ ایک قسم کی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ یہ قوم انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام (روح و جسم) والی ہے۔ ان میں توالد و تناسل بھی ہوتا ہے (یعنی ان کی نسل چلتی ہے)، اور کھاتے پیتے جیتے مرتے بھی ہیں۔ ان کی عمریں بہت ہوتی ہیں۔

سوال ۲۴:۔ جنّ کی صورت کیسی ہوتی ہے؟

جواب:۔ جنّوں میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں کسی کسی کے پَر بھی ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں اور بعضے سانپوں اور کتوں کی شکل میں گشت لگاتے پھرتے ہیں اور بعضے انسانوں کی طرح رہتے سہتے ہیں لیکن اکثر ان کی رہائش گاہ بیابان یا ویران مکان اور جنگل اور پہاڑ ہیں۔

سوال ۲۵:۔ ابلیس کون ہے؟

جواب:۔ شریر جنّوں کو شیطان کہتے ہیں۔ ان تمام شیطانوں کا

سرگروہ ابلیس ہے۔ یہ بہت بڑا عابد زاہد تھا یہاں تک کہ گروہِ ملائکہ میں اس کا شمار ہوتا تھا مگر جب اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو اس نے غرور میں آکر سجدہ کرنے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے وہ راندۂ بارگاہِ الٰہی ہوا اور ہمیشہ کے لئے مردود کیا گیا۔ اس کی ذرّیّت (اولاد) بھی ہے اور وہ بھی اس کی طرح مردود، یہ سب شیطان ہیں اور انسان کو بہکانا ان کا کام۔

سبق نمبر۴ ـــــ کتبِ سماوی

سوال: کتبِ سماوی کسے کہتے ہیں؟

جواب: کتبِ سماوی کا مطلب ہے آسمانی کتابیں یعنی وہ صحیفے اور کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی رہنمائی کے لئے اپنے نبیوں پر اُتاریں۔ یہ سب کلام اللہ ہیں اور حق، ان میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے۔

سوال: ان کتابوں میں سب سے افضل کونسی کتاب ہے؟

جواب: چار کتابیں بہت مشہور ہیں توریت، انجیل، زبور اور قرآنِ کریم۔ ان میں قرآنِ کریم سب سے افضل کتاب ہے۔

سوال ۲۸:۔ یہ چاروں کتابیں کس زبان میں نازل ہوئیں ؟

جواب :۔ توراۃ اور زبور عبرانی زبان میں ، انجیل سُریانی زبان میں اور قرآنِ کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔

سوال ۲۹:۔ جب یہ کتابیں سب کلام اللہ ہیں تو قرآن کریم کے افضل ہونے کے کیا معنی ہوئے ؟

جواب :۔ کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زیادہ ہے ۔

سوال ۳۰:۔ تورت و انجیل وغیرہ دوسری کتابوں پر ہم عمل کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب :۔ نہیں ، اس لئے کہ اول تو یہود و نصاریٰ نے ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش سے گھٹا بڑھا دیا اس لئے یہ کتب ہیں جیسی نازل ہوئی تھیں ویسی ملتی ہی نہیں ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ قرآنِ کریم نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دئے لہٰذا ہم اگر یہ فرض بھی کر لیں کہ صحیح توراۃ و انجیل اس وقت بھی موجود ہیں تو بھی ان کتابوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ قرآنِ کریم میں وہ سب کچھ ہے جس کی حاجت بنی آدم کو ہوتی ہے ۔

سوال ۳۱:۔ منسوخ ہونے کا کیا مطلب ہے ؟

جواب :۔ نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت کے لئے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک

کے لئے ہے۔ جب یہ میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہو جاتا ہے
جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا، ورحقیقت
دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہونا بتایا گیا۔ پہلے حکم کو منسوخ اور
دوسرے حکم کو ناسخ کہتے ہیں۔

سوال ۳۱:۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو حکم منسوخ کیا گیا وہ باطل نہیں ہوتا۔ پھر
جو اسے باطل کہے وہ کون ہے؟

جواب:۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں۔ یہ بہت سخت
بات ہے۔ احکامِ خداوندی سب حق ہیں، وہاں باطل کی
رسائی کہاں؟

سوال ۳۲:۔ جس ترتیب پر آج قرآن موجود ہے کیا ایسا ہی نازل ہوا تھا؟

جواب:۔ نزولِ وحی کے وقت یہ ترتیب نہ تھی جو آج ہے۔ قرآنِ مجید
تئیس ۲۳ برس کی مدت میں تھوڑا تھوڑا حسبِ حاجت نازل ہوا۔
جس حکم کی حاجت ہوتی اسی کے مطابق سورت یا کوئی آیت
نازل ہو جاتی۔

سوال ۳۳:۔ پھر قرآنِ عظیم کی ترتیب کس طرح عمل میں آئی؟

جواب:۔ قرآنِ عظیم متفرق آیتیں ہو کر اترا۔ کسی سورت کی کچھ آیتیں
اتریں پھر دوسری سورت کی آیتیں آئیں۔ پھر پہلی سورت کی آیتیں
نازل ہوئیں۔ جبریل علیہ السلام اس کا مقام بھی بتا دیتے اور حضور
پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں

سورت کی ہیں فلاں آیت کے بعد فلاں آیت سے پہلے رکھی جائیں۔
اس طرح قرآنِ عظیم کی سورتیں اپنی اپنی آیتوں کے ساتھ جمع ہو جاتیں
اور خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب سے اُسے نمازوں
تلاوتوں میں پڑھتے۔ پھر حضور سے سنکر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ
عنہم یاد کر لیتے۔ غرض قرآنِ عظیم کی ترتیب اللہ تعالےٰ کے حکم
سے جبرئیل علیہ السلام کے بیان کے مطابق اور لوحِ محفوظ کی
ترتیب کے موافق خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
اقدس میں واقع ہوئی تھی۔

سوال:۔ مکی سورتوں اور مدنی سورتوں کا کیا مطلب ہے؟
جواب:۔ وہ سورتیں جو مکہ معظمہ میں اور اس کے اطراف میں نازل ہوئیں
ان کو مکی کہتے ہیں اور جو مدینہ منورہ و اس کے قرب وجوار میں
نازل ہوئیں ان کو مدنی کہتے ہیں۔

سوال:۔ مکی اور مدنی سورتوں کے مضمون میں کیا فرق ہے؟
جواب: باعتبار مضامین کے مکی اور مدنی سورتوں میں یہ فرق پایا
جاتا ہے کہ مکی سورتوں میں عموماً اصولی عقائد یعنی توحید و
رسالت اور حشر و نشر کا بیان ہے اور مدنی سورتوں میں اعمال
کا ذکر ہے مثلاً وہ احکام جن سے اخلاق درست ہوں اور مخلوق
کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔ مدنی سورتوں
میں بیان کئے گئے ہیں۔

سبق نمبر ۵ — انبیاء و مرسلین علیہم السلام

سوال ۳۷ :۔ وہ کیا باتیں ہیں جو کسی نبی میں نہیں ہوتیں ؟

جواب :۔ وہ چھ باتیں ہیں ولد الزنا ہونا ، بدصورتی ، بے عقلی ، بزدلی ، پست ہمتی ، نامردی ۔

سوال ۳۸ :۔ نبی سے گناہ کبیرہ سرزد ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ نبی کی فطرت بہت ہی سلیم ہوتی ہے اور سلامت روی اس کا ایک ذاتی خاصہ ہوتا ہے اسی لئے جو باتیں خدا کو ناپسند ہوتی ہیں ان سے نبی کو نفرت ہوتی ہے اور اگر کوئی موقع پیغمبر کو ایسا پیش آجاتا ہے جو عام لوگوں کی لغزش کا مقام ہوتا ہے تو وہاں خدائی قوت کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہو کر اسے بچا لیتی ہے لہذا پیغمبر سے گناہ کبیرہ کا صادر ہونا ناممکن و محال ہے بلکہ ایسے افعال بھی ان سے سرزد نہیں ہوتے جو وجاہت اور مروّت کے خلاف ہیں یا جو خلق کے لئے باعثِ نفرت ہوں ۔

سوال ۳۹ :۔ نبی سے گناہِ صغیرہ صادر ہونا ممکن ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ نبی کے قصد و ارادہ سے گناہِ صغیرہ کا صادر ہونا بھی ممکن نہیں ہے خواہ قبلِ نبوت ہو یا بعد نبوت ۔ ہاں بھول چوک سے کوئی ایسا امر صادر ہو جائے تو اور بات ہے کہ آخر تو بشر

ہیں مگر تبلیغی امور میں یہ بھی ممکن نہیں۔

سوال:۔ انبیاء کرام کی لغزش کا ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن اور قراءت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے۔ اللہ عزوجل ان کا مالک ہے اور وہ اس کے پیارے بندے۔ مولیٰ کو شایاں ہے کہ اپنے محبوب بندوں کو جس عبارت سے اور جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ یہ اپنے رب کے لئے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں۔ دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا ورنہ مردودِ بارگاہ ہوگا۔ بلاتشبیہ یوں خیال کرو کہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کو کسی غلطی پر تنبیہ کرنے کے لئے نالائق کہہ دیا تو باپ کو اس کا اختیار تھا اب کوئی دوسرا ان الفاظ کو سند بنا کر یہی الفاظ کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر کہے گا تو سخت گستاخ مانا جائے گا۔ جب یہاں یہ حالت ہے تو اللہ عزوجل کی ریس کرکے انبیاء علیہم السلام کی شان میں ایسے لفظ بکنے والا کیونکر بارگاہِ الٰہی سے مردود اور سخت عذابِ جہنم کا مستحق نہ ہوگا۔ ایسی جگہ سخت احتیاط کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ اپنے محبوبوں کا حسنِ ادب عطا فرمائے۔

سوال ۱۳:۔ نبی سے نبوّت کا زوال جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ ہرگز نہیں ، کوئی بھی نبی کسی وقت میں نبوت کے منصب سے معزول نہیں ہوتا ۔ یہ منصبِ عظیم محض خدا کا عطیہّ ہے اور وہ اسی کو دیتا ہے جسے اس کے قابل پاتا ہے تو جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے اس لئے کہ اس سے خدا کی ذات پر بٹہ لگتا ہے ۔

سوال ۱۴:۔ کون کون سے نبی زندہ ہیں ؟

جواب :۔ یوں تو ہر نبی زندہ ہے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ "اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاءِ کرام کے جسموں کو خراب کرے" تو اللہ تعالےٰ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں ۔ ان پر ایک آن کو محض قرآنی وعدہ کی تصدیق کے لئے موت طاری ہوتی ہے ۔ اس کے بعد پھر ان کو حقیقی دنیاوی زندگی عطا ہوتی ہے ۔ مگر چار نبی ایسے زندہ ہیں کہ ابھی انہوں نے موت کا ذائقہ چکھا بھی نہیں ہے ۔ ان چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر ہیں ۔ حضرتِ خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام زمین پر ہیں اور حضرت ادریس و حضرت عیسےٰ علیہما السلام آسمان پر ہیں پھر ان پر بھی موت طاری ہوگی ۔

سبق نمبر ۶
خاتم النبیّین صلے اللہ علیہ وسلم

سؤال ۲۳:۔ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں ؟

جواب :۔ خاتم النبیین یا ختم المرسلین کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ختم کر دیا ۔حضور کے زمانہ میں یا بعد میں کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ آپ کی ذاتِ پاک پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔

سؤال ۲۴:۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عام ہے یا خاص ؟

جواب :۔ حضور کی نبوت و رسالت سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ سے روزِ قیامت تک تمام مخلوقات کو عام ہے ۔علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام جن وانسان اور فرشتوں کو شامل ہے بلکہ تمام حیوانات، جمادات، نباتات آپ کی رسالت کے دائرہ میں داخل ہیں تو جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے یونہی ہر مخلوق پر حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ضروری ہے اور یہ سب حضور کی امت ہیں ۔

سؤال ۲۵:۔ کیا انبیاء و مرسلین بھی حضور کی امت ہیں ؟

جواب:۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم بادشاہِ زمین و آسمان ہیں۔ اور خدا کی ساری مخلوق کے لیے نبی و رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تو تمام نبیوں اور رسولوں کے بھی آپ رسول ہوئے اور جب حضور ان کے رسول ہوئے تو یہ حضرات آپ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ٹھہرے۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو کتنے قسم کے اوصاف دئے؟

جواب:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں دو قسم کے اوصاف پائے جاتے ہیں ایک وہ جن میں اور نبی و رسول آپ کے ساتھ شریک ہیں مثلاً ایمان۔ اسلام۔ رسالت اور نبوت۔ اور دوسری قسم کے وہ اوصاف ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں ان میں کوئی دوسرا آپ کا شریک نہیں بلکہ کسی دوسرے کا ان میں شریک ہونا محال ہے۔ یہ وہ صفات ہیں جنہیں "خصائص" کہا جاتا ہے۔

سوال:۔ آپ کے وہ صفات کون کون سے ہیں جو آپ کے ساتھ مخصوص ہیں؟

جواب:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض خصائص یہ ہیں:

۱۔ سب سے پہلے جس کو نبوت ملی وہ آپ ہیں۔

۲۔ قیامت کے روز جو سب سے پہلے قبر سے اٹھے گا وہ آپ ہی ہوں گے۔

۳۔ جنت کا دروازہ جو سب سے پہلے کھولے گا وہ آپ ہی ہوں گے۔

۴۔ شفاعت کی اجازت سب سے پہلے آپ ہی کو دی جائے گی۔
۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جھنڈا مرحمت ہو گا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں۔ تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے۔
۶۔ حضور ہی کے لئے ساری زمین، پاک کرنے والی، اور مسجد ٹھہری۔
۷۔ حضور ہی کے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔
۸۔ حضور ہی پیشوائے مرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔
۹۔ روز محشر حضور اقدس آگے ہوں گے اور ساری مخلوق پیچھے پیچھے۔
۱۰۔ پلصراط سے سب سے پہلے حضور اپنی امت کو لے کر گذر فرمائیں گے۔
۱۱۔ دوسرے انبیاء کسی ایک قوم کی طرف بھیجے گئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔
۱۲۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل مقام محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اولین و آخرین وہاں کھڑے حضور کی حمد و ستائش کریں گے۔
۱۳۔ آپ کو جسم کے ساتھ معراج ہوئی۔
۱۴۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا وعدہ لیا۔

۱۵۔ آپ کو حبیب اللہ کا خطاب ملا ۔ تمام جہان اللہ کی رضا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کی رضا کا طالب ہے۔ سبحان اللہ !

ان کے علاوہ حضور کے خصائص اور بھی ہیں جن کا بیان سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے۔

سوال ۳: حضور صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان سے ہیں؟

جواب: حضور صلے اللہ علیہ وسلم خاندانِ قریش سے ہیں۔ یہ خاندان عرب میں ہمیشہ سے ممتاز و معزز چلا آتا تھا۔ عرب کے تمام قبیلے اور خاندان اس خاندان کو اپنا سردار مانتے تھے۔ اسی خاندانِ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی جو قریش کی دوسری تمام شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ بنایا۔ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں دنیا کے مشرق و مغرب میں پھرا مگر بنی ہاشم سے افضل کوئی خندان نہیں دیکھا۔ حضور کو ہاشمی اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ بنی ہاشم میں سے ہیں۔

سوال ۴: ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

جواب: حضور کے پردادا کا نام ہاشم ہے اور یہ بیٹے ہیں عبدِمناف کے، ہاشم کا اصلی نام عمرو تھا۔ یہ نہایت مہمان نواز تھے۔ ان کا

دسترخوان ہر وقت بچھا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ قحط کے زمانہ میں یہ ملکِ شام سے خشک روٹیاں خرید کر مکہ میں لائے اور روٹیوں کا چُورہ کرکے اونٹ کے شوربے میں ڈال کر لوگوں کو پیٹ بھر کھلایا اس دن سے ان کو ہاشم (روٹیوں کا چورہ کرنے والا) کہنے لگے۔ ہاشم کی پیشانی میں نورِ محمدی چمکتا تھا اسی لئے لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔

سوال:۔ حضرت عبدالمطلب کون تھے؟

جواب:۔ حضرت عبدالمطلب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا اور ان کے جسم سے مشک کی سی خوشبو آتی تھی۔ جب قریش کو کوئی حادثہ پیش آتا تو ان کے وسیلہ سے دعا مانگتے اور وہ دعا قبول ہوتی تھی۔ آپ نے ایک مرتبہ یہ دعا مانگی تھی کہ اگر میں اپنے سامنے دس بیٹوں کو جوان دیکھ لوں تو ان میں سے ایک کو خدا کی راہ میں قربان کردوں گا۔ جب مراد بر آئی تو نذر پوری کرنے کے لئے آپ دسوں بیٹوں کو لے کر کعبہ میں آئے اور یہ تجویز پایا کہ ان دسوں کے نام پر قرعہ ڈالا جائے۔ جس کے نام قرعہ نکلے اسی کو قربان کر دیا جائے اتفاق سے عبداللہ کا نام نکلا جو ہمارے حضور کے والد اور عبدالمطلب کو سب بیٹوں سے زیادہ پیارے تھے۔ لیکن قریش کو آپ کا قربان ہونا پسند نہ آیا۔ آخر کار عبداللہ اور

دس اونٹوں پر قرعہ ڈالا گیا مگر قرعہ عبداللہ ہی کے نام پر نکلا۔ پھر دس اونٹ اور بڑھائے گئے مگر نتیجہ وہی نکلا۔ آخر کار بڑھاتے بڑھاتے سو اونٹوں پر نوبت پہنچی تو قرعہ اونٹوں پر نکلا۔ چنانچہ عبدالمطلب نے سو اونٹ قربان کئے اور عبداللہ بچ گئے۔ اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ میں دو ذبیح (اسماعیل اور عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔

سوال:۔ اہلِ عرب حضور کو کیا سمجھتے تھے؟

جواب:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ اپنی نبوت کو ظاہر نہ کیا تھا لیکن آپ کی دیانت و امانت پر تمام اہلِ مکہ کو اعتبار تھا اور ہر ایک آپ کے پاکیزہ اخلاق اور پاک زندگی کا مدح خواں تھا لوگوں میں آپ **امین** کے نام سے مشہور تھے۔

خانۂ کعبہ کی تعمیر کے وقت جب حجرِ اسود رکھنے کا وقت آیا تو قبیلوں میں سخت جھگڑا پیدا ہوا۔ ہر ایک قبیلہ چاہتا تھا کہ ہم ہی حجرِ اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ نصب کریں۔ آخر کار چار دن کی کش مکش کے بعد طے ہوا کہ کل صبح جو شخص اس مسجد میں داخل ہو اس پر فیصلہ چھوڑا جائے دوسرے روز سب سے پہلے داخل ہونے والے ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ دیکھتے ہی سب پکار اٹھے "یہ امین ہیں ہم ان پر راضی ہیں"۔ چنانچہ آپ نے ایک چادر بچھا کر اس میں حجرِ اسود رکھا۔ پھر فرمایا کہ ہر طرف والے ایک ایک سردار

انتخاب کرلیں اور وہ چاروں سردار چادر کے چاروں کونے تھام کر اوپر اٹھائیں۔ اس طرح جب وہ چادر اوپر پہنچ گئی تو حضرت نے اپنے دستِ مبارک سے حجرِ اسود اٹھا کر دیوار میں نصب کر دیا، اور وہ سب خوش ہوگئے۔ اس وقت عمر مبارک پینتیس ۳۵ سال تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَبَدًا۔

سبق نمبر ۷

نعت شریف

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا، وہ ہے
ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

(امام احمد رضا بریلوی)

سبق نمبر ۸

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نے ایمان کی حالت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور ایمان پر اس کی وفات ہوئی ہو اسے صحابی کہتے ہیں۔ انھیں میں مہاجر و انصار ہیں۔

سوال: صحابہ میں مہاجر کون سے صحابہ کہلاتے ہیں؟

جواب: جو صحابہ مکہ معظمہ سے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کی محبت میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے ان کو مہاجرین صحابہ کہا جاتا ہے۔

سوال ۵۵:۔ صحابہ میں انصار کونسے صحابہ ہیں؟

جواب:۔ مدینہ منورہ کے وہ صحابہ کرام جنہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کرام کی مدد و نصرت کی وہ انصار کرام کہلاتے ہیں۔

سوال ۵۶:۔ صحابۂ کرام کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم آقائے دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جانثار اور سچے غلام ہیں۔ ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ تمام صحابۂ کرام جنتی ہیں وہ جہنم کی بھنک نہ سُنیں گے۔ اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ نہیں غمگین نہ کرے گی۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے تو صحابہ کرام میں سے کسی کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے اور کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی یا کسی کے ساتھ بدعقیدگی، گمراہی ہے اور

ایسا شخص جہنم کا مستحق ہے۔

سوال: تمام صحابہ کرام میں افضل کون سے صحابہ ہیں؟

جواب: انبیاء و مرسلین کے بعد خدا کی ساری مخلوق سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر فاروقِ اعظم پھر عثمان غنی پھر مولےٰ علی رضی اللہ عنہم یہ حضرات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے۔

سوال: خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام جو مسلمانوں کے تمام دینی اور دنیاوی کاموں کو شریعتِ مطہرہ کے موافق انجام دے اور ہر جائز کام میں اس کی فرمانبرداری مسلمانوں پر فرض ہو اُسے خلیفۂ رسول اللہ کہا جاتا ہے۔

سوال: حضور کے بعد سب سے پہلے کون خلیفہ ہوا؟

جواب: حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے خلیفۂ برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ہوئے۔ اسی لئے یہ خلیفۂ اول کہلاتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم دوسرے خلیفہ ہوئے ان کی شہادت کے بعد حضرت عثمانِ غنی تیسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت مولا علی مشکلکشا چوتھے خلیفہ ہوئے۔ پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسن خلیفہ ہوئے۔ ان حضرات کو خلفاء راشدین اور ان کی خلافت

کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور کی سچی نیابت (قائم مقامی) کا پورا حق ادا فرما دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

سوال:۔ خلفاء راشدین کے بعد افضل کون ہے؟

جواب:۔ خلفاء اربعہ (چار خلیفہ) کے بعد حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو فضیلت حاصل ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

سوال:۔ عشرہ مبشرہ کون سے صحابہ ہیں؟

جواب:۔ اوپر والے چھ صحابہ اور چار خلفاء مل کر دس ہو گئے یہ دسوں عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں۔ یعنی وہ دس صحابہ جن کے بہشتی ہونے کی خبر دنیا میں دے دی گئی لہذا یہ دسوں صحابہ قطعی جنتی ہیں۔

سوال:۔ ان کے سوا اور کون قطعی جنتی ہے؟

جواب:۔ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور ام المؤمنین حضرت صدیقہ عائشہ اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا اور ان کے دونوں صاحبزادے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دو چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور وہ صحابہ کرام جو میدان بدر میں پہنچے اور وہ جنہوں نے بیعت رضوان کی (یعنی اصحاب بدر و اصحاب

بیعت الرضوان) کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

سوال ۶۲: حضرت امیرِ معاویہ کون ہیں؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی صحابی ہیں اور شاہانِ اسلام میں پہلے بادشاہ، امیرِ معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ خود سیدنا امام حسن نے خلافت امیر معاویہ کے سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی۔ ان کی یا ان کے والدِ ماجد حضرت ابوسفیان یا والدہ ماجدہ حضرت ہند کی شان میں گستاخی کرنا سخت بے ادبی اور حضور کو ایذا دینا ہے اس لئے کہ یہ سب صحابی ہیں۔

سوال ۶۳: خلافتِ راشدہ کب تک رہی؟

جواب: خلافت راشدہ تیس برس تک رہی جیسا کہ خود حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک تھا۔ یہ خلافت راشدہ امام حسن کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی۔ پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت، خلافتِ راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے جن کی خلافت، خلافت راشدہ ہو گی۔

سوال ۶۴: تابعین کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب :۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کے وہ مسلمان جو صحابہ کرام کی صحبت میں رہے انہیں تابعین کہا جاتا ہے اور وہ مسلمان جو ان تابعین کی صحبت میں رہے وہ تبع تابعین کہلاتے ہیں امت محمدیہ میں صحابہ کرام کے بعد تمام امت سے تابعین افضل و بہتر ہیں اور ان کے بعد تبع تابعین کا مرتبہ ہے۔

سبق نمبر ۹

اہل بیتِ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم

سوال :۔ اہل بیت میں کون کون حضرات داخل ہیں ؟

جواب :۔ حضور کے اہل بیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب اور قرابت کے وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ ان اہل بیت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات (آپ کی بیبیاں ہم مسلمانوں کی مقدس مائیں) اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا۔ حضرت مولی علی مشکلکشا، اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضے اللہ تعالٰی عنہم سب داخل ہیں۔

سوال :۔ ازواج مطہرات کا کیا مرتبہ ہے ؟

جواب :۔ قرآنِ عظیم سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیبیاں مرتبہ میں سب سے زیادہ ہیں اور ان کا

اجر سب سے بڑھ کر ہے۔ دنیا جہاں کی عورتوں میں کوئی ان کی ہمسر اور ہم مرتبہ نہیں۔ اگر دوسروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب ملے گا تو انہیں بیس گنا۔ کیونکہ ان کے عمل میں دو جہتیں ہیں ایک اللہ تعالٰے کی بندگی و طاعت اور دوسرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی و اطاعت۔ لہذا انہیں اوروں سے دونا ثواب ملے گا۔

سوال:۔ پنجتن پاک کن حضرات کو کہا جاتا ہے؟

جواب:۔ پنجتن پاک سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مولیٰ علی اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا (حضور کی صاحبزادی) اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہم ہوتے ہیں۔

سوال:۔ اہل بیت کرام کے فضائل کیا کیا ہیں:

جواب:۔ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالٰے عنہم کے فضائل بہت ہیں۔ ان حضرات کی شان میں جو آیتیں اور حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ:

۱۔ اہل بیت کرام سے اللہ تعالٰے نے رجس و ناپاکی کو دور فرمایا اور نہیں خوب پاک کیا اور جو چیز ان کے مرتبہ کے لائق نہیں اس سے ان کے پروردگار نے نہیں محفوظ رکھا۔

۲۔ اہلبیت رسول پر دوزخ کی آگ حرام کی۔

۳۔ صدقہ ان پر حرام کیا گیا کہ صدقہ دینے والوں کا میل ہے۔
۴۔ اول گروہ جس کی حضور شفاعت فرمائیں گے، حضور کے اہلبیت ہیں۔
۵۔ اہلبیت کی محبت فرائضِ دین سے ہے اور جو شخص ان سے بُغض رکھے وہ منافق ہے۔
۶۔ اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے کہ جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے کترایا ہلاک و برباد ہوا۔
۷۔ اہلِ بیت کرام اللہ کی وہ مضبوط رسی ہیں جسے مضبوطی سے تھامنے کا ہمیں حکم ملا۔

ایک حدیث شریف میں حضور نے ارشاد فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں جب تک تم انہیں نہ چھوڑو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک کتاب اللہ (قرآن کریم)، ایک میری آل۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ۔ اپنے نبی کی محبت اور اہلبیت کی محبت اور قرآن پاک کی قرءت۔

غرض اہلِ بیتِ کرام کے فضائل بے شمار ہیں۔

سوال ۱۹ :۔ حضرت بی بی فاطمہ کے فضائل کیا ہیں؟

جواب :۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیٹی

کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اور اس کے ساتھ محبت کرنے والوں کو دوزخ سے خلاصی عطا فرمائی۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ پاکدامن ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اور ان کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرمایا۔

ایک حدیث میں ہے کہ فاطمہ میرا جُز ہیں جو انہیں ناگوار، وہ مجھے ناگوار، اور جو انہیں پسند وہ مجھے پسند۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا اے فاطمہ تمہارے غضب سے غضبِ الٰہی ہوتا ہے اور تمہاری رضا سے اللہ راضی "۔

ایک اور حدیث میں حضور پُر نور نے فرمایا اے فاطمہ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم ایمان والی عورتوں کی سردار ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے اپنے اہل میں سب سے زیادہ پیاری فاطمہ ہیں۔

سوال: حضرت امام حسن اور امام حسین کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

۱۔ حسن و حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

جس نے ان دونوں (حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین) سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی۔

حسین و حسن جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

۴۔ جس شخص نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں کے والد اور والدہ سے محبت رکھی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

الغرض اہلبیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہم اہل سنت و جماعت کے مقتدا ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود و ملعون ہے اور حضرات حسنین یقیناً اعلیٰ درجہ کے شہیدوں میں ہیں۔ ان میں سے کسی کی شہادت کا انکار کرنے والا گمراہ بد دین ہے۔

سوال:۔ صحابہ کرام کی محبت کے بغیر اہل بیت کی محبت کام میں آئے گی یا نہیں؟

جواب:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے آل اور اصحاب سے محبت کرنا اور ان دونوں کے ادب و تعظیم کو لازم جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے تو جس طرح اہل بیت کرام کی محبت کے بغیر آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا اسی طرح صحابہ کرام کی محبت کے بغیر بھی ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ دل میں ان دونوں کی محبت و عقیدت کو جگہ دینا فرائضِ دین سے ہے اور دونوں کی تعظیم و تکریم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر میں داخل ہے۔ اہل بیت کرام اس امت کے لئے اگر کشتی کی مانند ہیں تو صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں اور ستاروں کی رہنمائی حاصل کئے بغیر چلنے والی کشتیاں ساحل نجات تک پہنچنے سے پہلے ہی طوفان کی نذر ہو جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت مولیٰ علی کی محبت اور ابوبکر و عمر کا بغض

کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔

سوال ۵:۔ یزید کون تھا؟

جواب:۔ یزید بنی امیہ میں وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اہلِ بیت کرام کے بے گناہ قتل کا سیاہ داغ ہے اور جس پر رہتی دنیا تک دنیائے اسلام ملامت کرتی رہے گی اور تاقیامت اس کا نام حقارت و نفرت کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بد باطن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنما، بداخلاق، شرابی، بدکار، ظالم و گستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی ہیں جن سے بدمعاشوں کو بھی شرم آئے۔ سود وغیرہ کو اس بے دین نے علانیہ رواج دیا اور مدینہ طیبہ و مکہ مکرمہ کی بے حرمتی کرائی البتہ اس پلید کو کافر کہنے اور اس پر نام لیکر لعنت کرنے میں احتیاط چاہیئے۔ اس بارے میں ہمارے امام اعظم کا مسلک (طریقہ) سکوت (خاموشی) ہے یعنی ہم اسے فاسق و فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں اور نہ مسلمان۔

اور یہ جو آجکل بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے ہمارے وہ (حضرت امام حسین) بھی شہزادے اور وہ (یزید پلید) بھی شہزادے، ایسا کہنے والا خارجی ہے اور جہنم کا مستحق۔

سوال ۶:۔ اہلِ بیت کے ائمہ دوازدہ (بارہ امام) کون کون ہیں؟

جواب :۔ ائمۂ اہلبیت میں سب سے اول امام حضرت مولیٰ علی ہیں پھر حضرت امام حسن پھر حضرت امام حسین ، پھر حضرت امام زین العابدین پھر حضرت امام باقر ، پھر حضرت امام جعفر صادق ، پھر حضرت امام موسےٰ کاظم ، پھر حضرت امام علی موسےٰ رضا ، پھر حضرت امام محمد تقی ، پھر حضرت امام نقی ، پھر حضرت امام حسن عسکری ، رضی اللہ تعالےٰ عنہم ، اور پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔

سبق نمبر ۱

اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

سوال :۔ ولی کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ اللہ تعالےٰ کے وہ خاص ایمان والے مسلمان بندے جو اللہ و رسول کی محبت میں اپنی خواہشوں کو فنا کر دیتے ہیں اور ہمیشہ خدا اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں۔ ولیاء اللہ کہلاتے ہیں۔

سوال :۔ ولایت کیسے حاصل ہوتی ہے ؟

جواب :۔ ولایت یعنی خدا کا مقرب اور مقبول بندہ ہونا محض اللہ تعالےٰ کا عطیہ ہے کہ مولیٰ عزّ وجل اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنے فضل و کرم

سے عطا فرماتا ہے۔ ہاں عبادت و ریاضت کبھی کبھی اس کا ذریعہ بن جاتی ہے اور بعضوں کو ابتداءً بھی مل جاتی ہے۔

سوال :- کیا بے علم آدمی بھی ولی ہو سکتا ہے ؟

جواب :- نہیں، ولایت بے علم کو نہیں ملتی۔ ولی کے لئے علم ضروری ہے خواہ بطورِ ظاہر وہ علم حاصل کرے یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ تعالےٰ اس کا سینہ کھول دے اور وہ عالم ہو جائے علم کے بغیر آدمی ولی نہیں ہو سکتا۔

سوال :- بے شرع آدمی کو ولی کہہ سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب :- جب تک عقل سلامت ہے کوئی ولی کیسے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، احکامِ شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور جو اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھے ہرگز ولی نہیں ہو سکتا تو جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ گمراہ ہے۔ ہاں آدمی مجذوب ہو جائے اور اس کی عقل زائل ہو جائے تو اُس سے شریعت کا قلم اُٹھ جاتا ہے مگر یہ بھی سمجھ لو کہ جو اس قسم کا ہوگا وہ شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

سوال :- اولیاء اللہ کی خصوصیت کیا ہے ؟

جواب :- اولیاء اللہ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں بہت بڑی طاقت دی ہے۔ ان سے عجیب و غریب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کی برکت

سے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں سے خلقِ خدا فائدہ اٹھاتی ہے۔ ان کی محبت دین و دنیا کی سعادت اور خدائے تعالےٰ کی رضا کا سبب ہے۔ ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لئے سعادت اور باعثِ برکت ہے۔ ان کے عرسوں کی شرکت سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

سوال: اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جسے استمداد اور استعانت کہتے ہیں بے شبہ جائز ہے۔ یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں چاہے وہ کسی بھی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔ ان کو دور و نزدیک سے پکارنا سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

سوال: اولیاء اللہ کی نذر و نیاز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اولیاء اللہ کو جو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اسے براہِ ادب نذر و نیاز کہتے ہیں جیسے بادشاہ کو نذریں دی جاتی ہیں اور ایصالِ ثواب یعنی خیر خیرات، تلاوتِ قرآن شریف، ذکر الٰہی، قراءتِ درود شریف وغیرہا یقیناً جائز بلکہ مستحب ہے۔ صحیح احادیث سے یہ امور ثابت ہیں اسی لئے قدیم سے یہ فاتحہ مسلمانوں میں رائج ہے اور ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔ گیارہویں شریف حضور غوث پاک کی نیاز کو کہتے ہیں۔

سوال ۴۸:۔ جو لوگ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز سے روکتے ہیں وہ کیسے ہیں؟

جواب:۔ ہم بتا چکے کہ نذر و نیاز کا طریقہ احادیث سے ثابت ہے تو جو اس سے منع کرے وہ احادیث کا مقابلہ کرتا ہے اور ایسا شخص ضرور گمراہ ہے۔

سوال ۴۹:۔ اولیاء اللہ کے مزارات پر چادر چڑھانا کیسا ہے؟

جواب:۔ بزرگانِ دین، اولیاء و صالحین کے مزاراتِ طیبہ پر غلاف ڈالنا جائز ہے جب کہ یہ مقصود ہو کہ صاحبِ مزار کی وقعت عوام کی نظروں میں پیدا ہو ان کا ادب کریں اور ان سے برکات حاصل کریں۔

سبق نمبر ۱۱
معجزے اور کرامتیں

سوال ۵۰:۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہیں اگر نبوت کا دعوے کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں تو ان کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے عصا (لٹھی) کا سانپ ہو جانا، حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا اور ہمارے

حضور کے معجزے تو بہت ہیں۔ ان میں سے معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے۔

سوال ۸۴: کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ دکھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: معجزہ نبی کے دعوئ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل ہے جس کے ذریعہ سے معاندوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں۔ معجزات دیکھ کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں، تو جو شخص نبی نہ ہو وہ نبوت کا دعوے کر کے کوئی معجزہ اپنے دعوے کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا۔

سوال ۸۵: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اولیاء اللہ سے جو بات خلاف عادت صادر ہو اسے کرامت کہتے ہیں۔ کرامتِ اولیاء حق ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔

سوال ۸۶: اولیاء اللہ سے کس قسم کی کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

جواب: نبی کے اس معجزے کے سوا جس کی ممانعت دوسروں کے لئے ثابت ہو چکی ہے اولیاء اللہ سے تمام کرامتیں ظاہر ہو سکتی ہیں مثلاً آن کی آن میں مشرق سے مغرب پہنچ جانا، پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، دور دراز کے حالات ان پر ظاہر ہو جانا، مردہ زندہ کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا وغیرہ

لیکن قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا کسی ولی سے ہرگز ممکن نہیں۔ اولیاء اللہ کی کرامتیں درحقیقت ان انبیاء کے معجزے ہیں جن کے وہ امتی ہوں۔

سؤال:۔ جس ولی سے کرامت ظاہر نہ ہو وہ ولی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اولیاء اللہ سے کرامات اکثر ظاہر ہوتی ہیں لیکن کرامات کا ظاہر نہ ہونا کسی کے ولی یا بزرگ نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ یہ حضرات تو اپنی ولایت اور کرامت کو چھپاتے ہیں ہاں جب حکم الٰہی پاتے ہیں تو کرامت ظاہر کرتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی یہ کرامتیں ان کی وفات کے بعد بھی ظاہر ہوتی ہیں جسے ہر آنکھ والا دیکھتا اور مانتا ہے۔

ایک رباعی

برسے وہ آزاد مردی نے جیالے
ہر راہ میں بہہ رہے ہیں ندی نالے
سرم کے بیڑے کو سہارا دینا
اے ڈوبتوں کے پار لگانیوالے

(حضرت حسن بریلوی)

باب دوم ــــ اسلامی عبادات

سبق نمبر ۱۲

وضوء کے بقیہ مسائل

سوال :۔ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب :۔ حرام اور سخت گناہ کی بات ہے بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو اس بے وضو یا بے غسل نماز ادا کرنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ اور یہ کفر ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

سوال :۔ اعضائے وضو کتنی مرتبہ دھوئے جاتے ہیں ؟

جواب :۔ حدیث شریف میں ہے جو ایک بار وضو کرے (یعنی ہر عضو کو ایک بار دھوئے) تو یہ ضروری بات (فرض) ہے۔ اور جو دو دو بار کرے اس کو دونا ثواب ہے اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے یعنی سنت ہے۔

سوال :۔ مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب :۔ وضو میں مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ ہمارے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے
وہ اس نماز سے ستر حصے افضل ہے جو بے مسواک کے پڑھی
گئی۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو
مرتے وقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ پیلو یا نیم وغیرہ کڑوی
لکڑی سے مسواک کرنا چاہیئے۔ اور داہنے ہاتھ سے کم سے کم تین
تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے
اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے۔ مسواک چھنگلی کے برابر موٹی
اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ فارغ ہونے
کے بعد مسواک دھو کر کھڑی کر دے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ مسواک
سے منہ کی صفائی اور خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

سوال ۹۱:۔ زخم سے بار بار خون پونچھا جائے تو وضو رہتا
ہے یا نہیں؟

جواب:۔ زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ
بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہہ جاتا یا نہیں
اگر بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ یونہی اگر مٹی بار بار ڈال
ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حکم ہے۔

سوال ۹۲:۔ اگر تھوڑی تھوڑی قَے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ گر تھوڑی تھوڑی قَے چند بار آئی کہ اس کا مجموعہ منہ بھر
ہے تو اگر یک ہی متلی سے ہے وضو توڑ دے گی ور

اگر متلی جاتی رہی پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی کہ اگر دونوں مرتبہ کی جمع کی جائے تو منہ بھر ہو جائے تو اس سے وضو نہیں جاتا پھر بھی اگر ایک ہی بیٹھک میں ہے تو وضو کر لینا بہتر ہے۔

سوال ۹۳: منہ سے خون نکلے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: منہ سے خون نکلا، اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں اور تھوک کا رنگ اگر سُرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو خون غالب نہیں۔

سوال ۹۴: بدن پر خون ظاہر ہوا اور بہے نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: خون یا پیپ وغیرہ اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر آتا ہے۔ یونہی اگر خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی، اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہیں تھا۔ یا ناک صاف کی، اس میں سے جما ہوا خون نکلا تو ان سب صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا۔

سوال ۹۵: وہ کونسی نیند ہے جس سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: اس طرح سونا کہ دونوں سُرین خوب نہ جمے ہوں یا اس طرح سونا کہ اس میں غفلت نہ آئے ناقض وضو نہیں مثلاً کھڑے کھڑے یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل

پر سو گیا تو ان صورتوں میں وضو نہ جائے گا۔

سوال ۹۶:۔ انبیاء کرام کا وضو سونے سے ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقضِ وضو نہیں۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں، دل جاگتے ہیں۔ نیند کے علاوہ اور دوسرے نواقضِ وضو (وضو توڑنے والی چیزوں) سے ان کا وضو جاتا رہتا ہے، اس لئے نہیں کہ وہ چیزیں نجس ہیں بلکہ اس لئے کہ ان کی شان بڑی عظمت والی ہے۔

سوال ۹۷:۔ نماز میں ہنسی آجائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر ہنسی اتنی آواز سے ہو کہ آس پاس والے سنیں (جسے قہقہہ کہتے ہیں) اور جاگتے میں رکوع سجدے والی نماز میں ہو تو وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور نماز کے اندر سوتے میں یا نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔

اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر مسکرایا کہ دانت نکلے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو ٹوٹے۔

سوال ۹۸:۔ پھنسی سے کپڑے پر دھبہ پڑ جائے تو کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

جواب:۔ خارش یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت خون پیپ

وغیرہ نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو تو کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے مگر دھو ڈالنا بہتر ہے۔

سوال:۔ شک سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو باوضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں ہاں کر لینا بہتر ہے اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے یہ شیطانِ لعین کا دھوکہ ہے۔

سبق نمبر ۱۳
غسل کے بقیہ مسائل

سوال:۔ جُنُب اور جنابت کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ جس شخص پر نہانا فرض ہو اُسے جُنُب کہتے اور جن اسباب کی وجہ سے نہانا فرض ہوتا ہے انہیں جنابت کہتے ہیں۔

سوال:۔ جُنُب اگر نہانے میں دیر لگائے تو گناہ گار ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جس پر غسل فرض ہے اسے چاہیئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے حدیث میں ہے جس گھر میں جُنُب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کرے گا تو گناہ گار ہو گا۔

سوال[۱۰۲]**:۔** جس پر کئی غسل فرض ہوں اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ جس پر چند غسل فرض ہوں وہ سب کی نیت سے ایک غسل کرے سب ادا ہو جائیں گے اور سب کا ثواب ملے گا۔

سوال[۱۰۳]**:۔** غسل کتنی طرح کا ہوتا ہے ؟

جواب:۔ غسل تین طرح کا ہوتا ہے ایک فرض ، دوسرا سُنّت تیسرا مستحب۔

سوال[۱۰۴]**:۔** غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے ؟

جواب:۔ غسل فرض کرنے والی چیزیں کئی ہیں جن کا حال تمہیں دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا۔

سوال[۱۰۵]**:۔** مسلمان میت کو غسل دینا فرض ہے یا سنت ؟

جواب:۔ مسلمان میت کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہ نہلایا تو سب گنہگار ہوئے۔

سوال[۱۰۶]**:۔** کون کون سے غسل سنت ہیں ؟

جواب:۔ غسل سنت پانچ ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے عیدین (عید الفطر اور عید الضحےٰ) کی نماز کے لئے۔ حج یا عمرہ کے لئے۔

سوال[۱۰۷]**:۔** غسل مستحب کتنے ہیں اور کون کون سے ؟

جواب:۔ غسل مستحب بہت ہیں جن میں سے چند غسل یہ ہیں:۔

۱۔ شعبان کی پندرھویں رات کو جسے شبِ براءت کہتے ہیں۔

۲. عرفہ کی رات میں یعنی آٹھویں ذی الحجہ کا دن گزر کر جو رات آتی ہے۔

۳. سورج یا چاند گرہن کی نماز کے لئے۔

۴. مجلس میلاد شریف اور ایسی ہی دوسری مجالسِ خیر میں شرکت کے لئے۔

۵. گناہ سے توبہ کرنے کے لئے۔

۶. نیا کپڑا پہننے کے لئے۔

۷. مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے۔

۸. خوف تاریکی یا سخت آندھی کے لئے۔

۹. سفر سے واپس آنے کے بعد۔

۱۰. جب بدن پر نجاست لگی ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ ہے۔ ان سب کے لئے غسل مستحب ہے۔

سوال ۸: جس پر غسل فرض ہے اس پر کیا کیا چیزیں حرام ہیں؟

جواب: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، قرآن مجید چھونا، یا بے چھوئے دیکھ کر زبانی پڑھنا یا کسی آیت یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا جس میں آیت لکھی ہے حرام ہے۔ ہاں اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے یا رومال وغیرہ کسی علیحدہ کپڑے سے پکڑنے میں حرج نہیں۔

سوال ۹: بے وضو آدمی قرآنِ مجید چھو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے۔ ہاں بے چھوئے زبانی دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج

نہیں اور روپیہ یا برتن یا گلاس پر آیت یا سورت لکھی ہو تو اس کا چھونا بھی بے وضو اور جنب کو حرام ہے۔

سوال: بے وضو اور جنب درود شریف اور دعا پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جس پر وضو یا غسل فرض ہے درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انہیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔

سبق نمبر ۱۴

ناپاکی دُور کرنے کا طریقہ

سوال: ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب: جو چیزیں کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو جائیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں مثلاً:

۱. دھونے سے پانی اور بہنے والی چیز سے جس سے نجاست دور ہو جائے دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔

۲. پونچھنے سے مثلاً لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی۔ نجاست خواہ دلدار ہو یا پتلی

یونہی ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں ہاں گر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے۔

۳۔ کھرچنے یا رگڑنے سے مثلاً موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ۔ گوبر تو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔

۴۔ خشک ہو جانے سے مثلاً ناپاک زمین ہوا سے یا دھوپ سے یا آگ سے سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بُو جاتا رہے تو پاک ہو جائے گی۔ اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۔ پگھلنے سے مثلاً رانگ سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

۶۔ آگ میں جلانے سے، مثلاً ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں۔ ناپاک ہیں اور آگ میں پکائے گئے تو پاک ہو گئے۔

۷۔ ذات بدل جانے سے، مثلاً شراب سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔ یا نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو جائے تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔

سوال:۔ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہ ہو اس کو کس طرح پاک کریں؟

جواب:۔ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے جیسے چٹائی، دری، جوتا

وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ یوہیں دو مرتبہ اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی۔ اسی طرح ریشمی کپڑا جو اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے گا۔

سوال ۱۱۳: تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں اور چینی کے برتنوں کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چینی کے برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی ایسی چیزیں جن میں نجاست جذب نہیں ہوتی انہیں فقط تین بار دھو دینا کافی ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ ہاں ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

سوال ۱۱۴: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو کپڑا کس طرح پاک کیا جاتا ہے؟

جواب: اس صورت میں بہتر تو یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں۔ مثلاً معلوم ہے کہ کرتے کی آستین یا کلی نجس ہو گئی مگر یہ نہیں معلوم کہ کونسا حصہ ہے تو پوری کلی یا پوری آستین دھونا ہی بہتر ہے اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھو لے جب بھی کپڑا پاک ہو جائے گا۔

سوال ۱۱۵: تیل یا گھی وغیرہ اگر ناپاک ہو جائے تو کس طرح پاک کریں؟

جواب :۔ بہتی ہوئی تمام چیزیں گھی تیل وغیرہ کے پاک کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں۔ پھر اوپر سے تیل گھی اتار لیں اور پانی پھینک دیں یونہی تین بار کریں وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

سبق نمبر ۱۵

تیمّم کا بیان

سوال :۔ تیمم کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ نجاست حکمیہ سے پاکی حاصل کرنے کی نیت سے ہاتھ اور منہ پر مخصوص طریقہ سے پاک مٹی سے مسح کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔

سوال :۔ تیمم کرنا کس شخص کو جائز ہے ؟

جواب :۔ جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو وہ پانی پر قدرت نہ پائے اس شخص کو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرنا چاہیے۔

سوال :۔ پانی پر قدرت نہ پانے کی کتنی صورتیں ہیں ؟

جواب :۔ پانی پر قدرت نہ پانے یعنی استعمال نہ کرسکنے کی کئی صورتیں ہیں :۔

۱۔ ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں

اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔

۲۔ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہیں۔

۳۔ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔

۴۔ دشمن کا خوف کہ گر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس طرف سانپ یا کوئی درندہ ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا وہاں جانے سے آبرو جانے کا خوف ہے۔

۵۔ جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھر سے۔

۶۔ پیاس کا خوف، یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وضو یا غسل کرے تو یہ خود یا دوسرا مسلمان یا اس کا جانور پیاسا رہ جائیگا اور وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتہ نہیں۔

۷۔ پانی مول ملتا ہے مگر بہت مہنگا ملتا ہے یا اس کے پاس حاجت سے زیادہ دام نہیں۔

۸۔ یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔

۹۔ یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عید کی نماز جاتی رہے گی۔

۱۰۔ ولی کے علاوہ کسی اور کو یہ خوف ہو کہ نماز جنازہ فوت ہو جائے گی یعنی یہ کہ چاروں تکبیریں جاتی رہیں گی تو ان تمام صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہے۔

سوال ۱۱۹: بیماری بڑھنے کے صحیح اندیشہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: آدمی نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا تو تیمم کرنا جائز ہے اور محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو یا کسی کافر یا فاسق معمولی طبیب نے کہہ دیا ہو تو تیمم جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۲۰: تیمم میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: تیمم میں تین فرض ہیں:

۱۔ نیت۔ تو اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تو تیمم نہ ہوگا

۲۔ سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا۔ اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اس میں یہ بھی خیال رہے کہ ذرہ برابر جگہ باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

سوال ۱۲۱: تیمم میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: بسم اللہ کہنا۔ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔ ہاتھوں کو جھاڑ لینا۔ زمین پر ہاتھ مار کر کوٹ دینا۔ پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔ دونوں کا مسح پے در پے ہونا۔ پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔ داڑھی کا خلال کرنا۔ اور غبار پہنچ گیا ہو تو انگلیوں کا خلال کرنا

اور اگر غبار نہ پہنچا تو خلال فرض ہے۔

سوال ۲۲: تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کرکے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے منہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سمیت مسح کریں۔

سوال ۲۳: ہاتھوں پر مسح کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنی تک لے جاتے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے کے پیٹ کو مس کرتا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یونہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے۔

سوال ۲۴: کن چیزوں پر تیمم جائز ہے؟

جواب: تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو وہ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے۔ وہ جنس زمین سے ہے اس سے تیمم جائز ہے جیسے ریتا۔ چونا۔ سرمہ، ہڑتال، گندھک۔ مردہ سنگ، گیرو۔ پتھر۔ وہ نمک جو کان سے نکلتا ہے وہ زمرد۔ عقیق وغیرہ جواہرات

سوال ۱۲۵: کن چیزوں سے تیمم جائز نہیں؟

جواب: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی ہو یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں اُس سے تیمم جائز نہیں۔

سوال ۱۲۶: لکڑی پر غبار ہو تو اس سے تیمم جائز ہے یا نہیں؟

جواب: لکڑی، گھاس، شیشہ، سونا، چاندی، لوہا وغیرہ دھاتیں اور گیہوں، جَو وغیرہ پر جبکہ اتنا غبار ہو کر ہاتھ مارنے سے ہاتھ میں لگ جاتا ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے۔

سوال ۱۲۷: وضو اور غسل کے تیمم میں کیا فرق ہے؟

جواب: وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔

سوال ۱۲۸: نماز پڑھنا کون سے تیمم سے جائز ہے؟

جواب: نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لئے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآنِ مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا زیارتِ قبور یا دفن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لئے طہارت شرط نہیں) کے لئے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لئے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں اور دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کے لئے جو تیمم کیا اس سے

بھی نماز جائز نہیں۔

سوال ۱۲۹: نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ یا نمازِ عیدین کے لئے تیمم اگر اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں اور سجدۂ تلاوت کے تیمم سے بھی نماز جائز ہے۔

سوال ۱۳۰: پانی تلاش کئے بغیر تیمم سے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: یہاں دو صورتیں ہیں:

۱۔ اگر یہ گمان ہے کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے بلا تلاش کئے تیمم جائز نہیں۔

۲۔ اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے اس سے پانی کے متعلق کچھ نہیں پوچھا اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو نماز دوبارہ پڑھے۔

سوال ۱۳۱: ایک تیمم سے کئی وقت کی نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں ہمارے نزدیک تیمم وضو اور غسل کا قائم مقام ہے تو جس طرح ایک وضو اور غسل سے کئی وقتوں کی نماز فرض اور نفل ادا کر سکتے ہیں اسی طرح تیمم سے بھی کر سکتے ہیں۔

سوال ۱۳۲: ایک مٹی سے کئی آدمی یا ایک ہی شخص کئی مرتبہ تیمم کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا، دوسرا بھی کر سکتا ہے یونہی ایک جگہ سے ایک آدمی کئی مرتبہ تیمم کر سکتا ہے۔ مٹی پانی کے حکم میں نہیں۔

سوال ۲۳ :- تیمم کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب :- جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے مثلاً مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تو تیمم جاتا رہا۔

سوال ۲۴ :- تیمم کی مدت کیا ہے ؟

جواب :- جب تک پانی میسر نہ آئے یا عذر جاتا نہ رہے۔ اس وقت تک تیمم جائز ہے۔ اگر اسی حالت میں برسوں گزر جائیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال ۲۵ :- ٹھنڈا پانی اگر نقصان پہنچائے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو ایسے وقت میں تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :- بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو و غسل ضروری ہے۔ تیمم جائز نہیں ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔ یونہی اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے

اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے۔ پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیئے وضو کرلینا چاہیئے۔ اور اگر سر پہ پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

سوال ۱۲۳:- زمزم شریف ہوتے ہوئے تیمم کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر ساتھ میں زمزم شریف ہے جو لوگوں کے لیئے بطور تبرک یا بیمار کو پلانے کے لیئے لیجا رہا ہے اور اتنا ہے کہ وضو ہوجائیگا تو تیمم جائز نہیں۔

سبق نمبر ۱۶

نماز کی شرطوں کا بیان

سوال ۱۲۴:- صحتِ نماز کے لیئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب:- صحتِ نماز کی چھ شرطیں ہیں:

۱۔ نجاست حکمیہ و حقیقیہ سے نمازی کے بدن کا پاک ہونا۔ ۲۔ نجاستِ حقیقیہ سے نمازی کے کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا۔ ۳۔ سترِ عورت۔ ۴۔ استقبال قبلہ۔ ۵۔ وقت۔ ۶۔ نیت۔

سوال ۱۲۵:- کس قدر نجاست سے کپڑوں کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب :۔ شرطِ نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہوگی ہی نہیں مثلاً نجاستِ غلیظہ درہم سے زیادہ اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو اس کا نام نجاست قدر مانع ہے۔

سوال [۳۹] :۔ نماز کے لئے کتنی جگہ کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب : جس جگہ نماز پڑھے اس کے پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور سجدہ کرنے کی حالت میں دونوں گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدہ کی جگہ پاک ہو۔

سوال [۴۰] :۔ نجس جگہ پر کوئی کپڑا بچھا کر نماز پڑھی تو ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ کپڑا اگر دبیز (موٹا) ہے اور اسے نجاست کی جگہ پر بچھا کر نماز پڑھی اور اس نجاست کی رنگت یا بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی اور اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی کہ اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو تو نماز نہ ہوگی۔

سوال [۴۱] :۔ دو تہ کا کپڑا ہو اور ایک تہ نجس ہو جائے تو اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب :۔ اگر دونوں تہ ملا کر سی دیا ہو تو دوسری تہ پر بھی نماز جائز نہیں ہے اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

سوال [۴۲] :۔ لکڑی کے نجس تختے پر نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ لکڑی کا تختہ اگر ایک طرف سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا

ہے کہ موٹائی میں چرسکے تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

سوال ۱۴۲:۔ گوبر سے لیسی ہوئی زمین پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سبق نمبر ۱۷
سترِ عورت کا بیان

سوال ۱۴۳:۔ سترِ عورت کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ سترِ عورت کے معنی ہیں بدن کا وہ حصہ چھپانا جس کا چھپانا فرض ہے۔

سوال ۱۴۴:۔ مرد عورت کے بدن کا وہ کونسا حصہ ہے جسے عورت کہتے ہیں اور اس کا چھپانا فرض ہے؟

جواب:۔ مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں اور آزاد عورتوں کے لئے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی ٹکلی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے۔ سر کے لٹکتے ہوئے بال اور عورت

کی گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں مگر اسے غیروں کے سامنے کھولنا منع ہے۔

سوال۲۶:۔ اگر ستر کا کوئی حصہ کھل جائے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ جن اعضاء کا ستر فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی ہو گئی۔ اور اگر تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا، یا جان بوجھ کر کھولا۔ اگرچہ فوراً چھپا لیا تو نماز جاتی رہی۔

سوال۲۷:۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں ہو اور ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ آدمی اندھیرے میں ہو یا اجالے میں نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔

سوال۲۸:۔ کیا نماز کے علاوہ تنہائی میں بھی ستر واجب ہے؟

جواب:۔ ستر عورت ہر حال میں فرض ہے خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے بلا کسی صحیح غرض کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں۔

سوال۲۹:۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب:۔ ایسا شخص اگر ٹاٹ بچھونے وغیرہ یا گھاس یا پتوں سے ستر عورت کر سکتا ہے تو یہی کرے۔ نماز ننگا نہ پڑھے اور

اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے، دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع و سجود کے لئے اشارہ کرنا اس کے لئے بہتر ہے خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں یا پاؤں پھیلا کر اور عورتِ غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر۔ پیشاب پاخانہ کے مقام کو عورتِ غلیظہ کہتے ہیں۔

سوال:- برہنہ (ننگا) آدمی ریشمی کپڑا استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر کسی کے پاس ستر کے لئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے سترِ عورت کرے اور اسی میں نماز پڑھے۔ البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔

سوال:- باریک کپڑا سترِ عورت کے کام آ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:- اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو سترِ عورت کے لئے کافی نہیں۔ اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوگی اور ایسا باریک کپڑا پہننا جس سے سترِ عورت نہ ہو سکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ بعض لوگ باریک ساڑھیاں دھوتیاں باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتی ہیں اسی طرح جس دوپٹے سے بالوں کی سیاہی چمکے اس سے

اوڑھ کر عورت کی نماز نہیں ہو سکتی۔

سبق نمبر ۱۸ —— استقبالِ قبلہ

سوال:۔ استقبالِ قبلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنے کو استقبالِ قبلہ کہتے ہیں۔ خانۂ کعبہ ایک متبرک مکان ہے جو ملک عرب کے مشہور شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ حاجی لوگ یہیں حج کو جاتے ہیں۔

سوال:۔ قبلہ کو پہچاننے کی کیا کیا علامتیں ہیں؟

جواب:۔ شہروں اور بستیوں میں مسجدیں، آبادی سے باہر مسلمانوں کی قبریں، کہ قبروں کا سرہانہ شمال ہی کی طرف ہوتا ہے اور جنگلوں، دریاؤں میں چاند، سورج، ستارے، کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں قطب تارہ نمازی کے داہنے شانے پر ہوتا ہے تو قبلہ سامنے ہوا، یا پھر لوگوں سے دریافت کرے۔

سوال:۔ جسے قبلہ کی شناخت نہ ہو سکے وہ نماز میں کدھر منہ کرے؟

جواب:۔ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو یعنی وہاں مسجدیں محرابیں ہیں نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہیں۔ یا ہیں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے تو ایسے کے لئے حکم ہے کہ تحری کرے یعنی دل میں سوچے اٹکل دوڑائے جدھر کو قبلہ ہونا اس کے دل پر جم جائے ادھر ہی منہ کر کے نماز پڑھ لے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

سوال ۵۵:۔ ایسا شخص بے تحری کیے نماز پڑھ لے تو نماز ہو گی یا نہیں؟
جواب:۔ جس شخص کو قبلہ کی شناخت نہ ہو اگر بے تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے گا نماز نہ ہو گی اگرچہ واقع میں اس نے قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو۔
سوال ۵۶:۔ جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرنے سے عاجز ہو وہ نماز کس طرح ادا کرے؟
جواب:۔ جو شخص استقبالِ قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے اور اس میں اتنی طاقت نہیں کہ قبلہ کو رُخ کر سکے اور وہاں کوئی ایسا بھی نہیں جو ادھر منہ کرا دے تو ایسا شخص جس رُخ منہ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائیگی۔

سبق نمبر ۱۹ ـــــ وقت کا بیان

سوال ۵۷:۔ نماز کے لئے وقت شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟
جواب:۔ نماز کے لئے جو اوقات مقرر ہیں نماز کا انہیں محدود وقتوں میں ادا کرنا فرض ہے۔ اگر اس سے پہلے پڑھ لی تو نماز ہو گی ہی نہیں اور وقت گزار کر پڑھے گا تو قضا کہلائے گی اور یہ گنہگار ہو گا۔
سوال ۵۸:۔ نماز کتنے وقت کی فرض ہے؟
جواب:۔ ہر رات دن میں ہر مسلمان عاقل بالغ مرد عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔
سوال ۵۹:۔ فجر کی نماز کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟
جواب:۔ فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کی

کرن چمکنے تک رہتا ہے۔ ان شہروں میں یہ وقت کم سے کم
ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ
ہے نہ اس سے کم ہوگا نہ زیادہ۔

سوال ۱۱ :۔ فجر کا مستحب وقت کیا ہے ؟

جواب :۔ فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی اِسفار میں جب خوب اجالا ہو اور
زمین روشن ہو جائے ایسے وقت میں نماز شروع کرے کہ سنت
کے موافق چالیس سے ساٹھ آیات پڑھ سکے۔ پھر سلام پھیرنے کے
بعد اتنا وقت باقی بچے کہ اگر نماز دوبارہ پڑھنی پڑے تو دوبارہ
سنت کے موافق پڑھی جا سکے۔

سوال ۱۲ :۔ صبحِ صادق کیا ہے ؟

جواب :۔ صبح صادق ایک روشنی ہے جو مشرق کی جانب آسمان کے
کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ
تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اُجالا ہو جاتا ہے۔ اور
اس سے پہلے بیچ آسمان پر ایک سفیدی ستون کی طرح ظاہر
ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے اور صبح صادق
کے وقت یہ دراز سپیدی غائب ہو جاتی ہے۔ اس کو صبحِ
کاذب کہتے ہیں۔

سوال ۱۳ :۔ نماز ظہر کا وقت کیا ہے ؟

جواب :۔ ظہر کی نماز کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے کے بعد سے

شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت جو سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دو مثل (دوگنا) ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال ۱۶۳:۔ ظہر کا وقت مستحب کیا ہے؟

جواب:۔ جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے اور گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب گرمی کی تیزی کم ہو جائے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ لیکن بہتر یہ ہے کہ ظہر کی نماز ایک مثل میں پڑھے۔ ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت کا چھوڑ دینا جائز نہیں۔

سوال ۱۶۴:۔ عصر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب:۔ جب ہر چیز کا سایہ (سوا سایۂ اصلی کے) دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ ان شہروں میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ منٹ ہے۔

سوال ۱۶۵:۔ عصر کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب:۔ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر (دیر کر کے پڑھنا) مستحب ہے مگر اتنی دیر نہ کریں کہ آفتاب بہت نیچا اور زرد ہو جائے اور اس پر بے تکلف نگاہ ٹھہرنے لگے ورنہ نماز مکروہ ہوگی

اور سورج پر یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ
باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقتِ کراہت ہے۔

سوال ۱۶۶: مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: وقت مغرب غروبِ آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔
اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور
زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ بتیس منٹ ہوتا ہے یعنی ہر روز کے
صبح اور مغرب کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

سوال ۱۶۷: شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب: امامِ اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو
مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد صبحِ صادق کی طرح پھیلی ہوئی
رہتی ہے۔

سوال ۱۶۸: مغرب کا وقتِ مستحب کیا ہے؟

جواب: اگر بادل نہ ہوں تو مغرب میں ہمیشہ اول وقت میں نماز
پڑھنا مستحب ہے اور بلا عذر دیر کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے
اور ابر کے دن تاخیر مستحب ہے۔

سوال ۱۶۹: نمازِ عشا کا وقت کیا ہے؟

جواب: سفید شفق کے غروب ہو جانے کے بعد عشاء کا وقت
شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے تک
رہتا ہے۔

سوال ۶۹: عشاء کا وقت مستحب کیا ہے ؟

جواب: عشاء میں تہائی رات تک دیر کرنا مستحب ہے اور آدھی رات تک مُباح ہے اور اتنی دیر کرنا کہ رات ڈھل گئی، مکروہ ہے۔

سوال ۷۰: نمازِ وتر کا وقت کونسا ہے ؟

جواب: عشاء و وتر کا وقت ایک ہے مگر ان میں باہم ترتیب فرض ہے کہ عشاء سے پہلے اگر وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہے اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ وتر پچھلی رات میں پڑھے ورنہ بعد عشاء سونے سے پہلے پڑھ لے۔

سوال ۷۱: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں کوئی نماز جائز ہی نہیں ؟

جواب: وہ تین وقت ہیں۔ طلوعِ آفتاب کا وقت۔ غروب آفتاب کا وقت اور نصف النہار یعنی سورج کے قائم ہونے سے زوال تک کا وقت۔ طلوع و غروب کی مقدار ۲۰ منٹ ہے اور نصف النہار چالیس پینتالیس منٹ کا وقفہ ہے ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل، نہ ادا، نہ قضاء، اور نہ سجدۂ تلاوت نہ سجدۂ سہو۔

سوال ۷۲: وہ کونسے اوقات ہیں جن میں نفل نماز جائز نہیں ؟

جواب: بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے:

۱۔ طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک سوا دو رکعت سنتِ فجر کے کوئی نفل نماز

جائز نہیں۔

۲۔ جب اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہو

۳۔ نمازِ عصر کے بعد۔

۴۔ غروبِ آفتاب سے فرضِ مغرب تک۔

۵۔ جب امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لئے کھڑا ہو۔

۶۔ عین خطبہ کے وقت۔

۷۔ نمازِ عید سے پہلے۔

۸۔ نمازِ عید کے بعد جبکہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔

۹۔ عرفات میں ظہر و عصر کے درمیان۔

۱۰۔ جبکہ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز، یہاں تک کہ سنتِ فجر و ظہر بھی مکروہ ہے۔

۱۱۔ جس بات سے دل بٹے اور دفع کرسکتا ہو اسے دفع کئے بغیر ہر نماز مکروہ ہے مثلاً زور کا پیشاب یا خانہ لگتے وقت۔

سبق نمبر ۲۰ —— نیّت کا بیان

سوال ۱:۔ نیت کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں۔ محض جاننا نیت نہیں جب تک کہ ارادہ نہ ہو۔

سوال ۲:۔ نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب :۔ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اگرچہ کسی زبان میں ہو لیکن اگر دل میں مثلاً ظہر کا ارادہ کیا اور زبان سے لفظِ عصر نکلا تو ظہر کی نماز ہو گئی۔

سوال :۔ نیت میں کیا کیا باتیں ضروری ہیں ؟

جواب :۔ فرض نماز میں اس خاص نماز کا ارادہ کرنا جو پڑھنا چاہتا ہے مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔ یونہی اگر فرض قضا ہو جائیں تو ان میں بھی دن اور نماز کا معین کرنا ضروری ہے مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز ادا کرتا ہوں۔ اور اگر امام کے پیچھے نماز ادا کرتا ہو تو اقتدار کی نیت بھی ضروری ہے کہ پیچھے اس امام کے۔

سوال :۔ نفل اور سنت کی نیت کس طرح کرے ؟

جواب :۔ ان نمازوں میں اتنی ہی نیت کافی ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں مگر بہتر یہ ہے کہ سنتوں میں سنت کی نیت کرے۔

سوال :۔ کسی نماز کی پوری نیت زبان سے کس طرح کی جائے ؟

جواب :۔ مثلاً آج فجر کے ۲ فرض پڑھتا ہے تو نیت یوں کرے :۔

"نیت کی میں نے دو رکعت آج کے فرضِ نماز فجر کی ۔ واسطے اللہ تعالےٰ کے ، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف "

اس کے بعد تکبیرِ تحریمہ کہے اور ہاتھ باندھ لے اور اگر مقتدی ہے تو اتنا لفظ اور کہہ لے کہ " پیچھے اس امام کے "

سوال[۱۷۸] :۔ سنت کی نیت کس طرح کرے ؟

جواب :۔ مثلاً ظہر کی چار سنتیں پڑھتا ہے تو نیت یوں کرے: "نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت واسطے اللہ تعالیٰ کے، سنت رسول اللہ، وقت ظہر کا، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔"

سوال[۱۷۹] :۔ نماز میں تعدادِ رکعات کی نیت ضروری ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ نیت میں تعدادِ رکعات کا ذکر ضروری نہیں، البتہ افضل ہے۔

سوال[۱۸۰] :۔ نماز واجب کی نیت کس طرح ہوتی ہے ؟

جواب :۔ نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معیّن بھی کر دے مثلاً نمازِ عید الفطر یا نمازِ عید اضحیٰ یا وتر۔

سبق نمبر ۲۱

ارکانِ نماز کا بیان

سوال[۱۸۱] :۔ ارکانِ نماز کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ ارکان جمع ہے رکن کی اور رکن کے معنی ہیں فرض۔ تو ارکانِ نماز، فرائضِ نماز کا دوسرا نام ہے۔ یعنی نماز کے وہ اعمال جو نماز کے اندر داخل ہیں۔ وران میں سے اگر ایک بھی رہ جائے

تو نماز نہ ہو گی۔

سوال۲۳:۔ فرائضِ نماز کتنے ہیں؟

جواب:۔ نماز میں سات چیزیں فرض ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ۔ ۲۔ قیام۔ ۳۔ قراءت۔ ۴۔ رکوع۔ ۵۔ سجود۔ ۶۔ قعدۂ اخیرہ۔ ۷۔ خروج بِصُنْعِہٖ، یعنی نمازی کا اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے خارج ہونا۔

سوال۲۴:۔ تکبیرِ تحریمہ کو شرط بھی کہتے ہیں اور فرض بھی، یہ کیونکر ہے؟

جواب:۔ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں چونکہ کوئی فاصلہ نہیں اور یہ نماز کے ساتھ ایسی ملی ہوئی ہے جیسے دروازہ گھر سے۔ اس لئے تکبیرِ تحریمہ کو ارکانِ نماز سے شمار کر لیتے ہیں ورنہ درحقیقت ہے یہ شرط ہی۔

سوال۲۵:۔ تکبیر تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ نماز ادا کرنے کے لئے نیت باندھتے وقت جو اللّٰہ اکبر کہتے ہیں اس تکبیر سے نماز شروع ہو جاتی ہے۔ اور جو باتیں نماز کے منافی (یعنی خلاف) ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

سوال۲۶:۔ تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے یا بیٹھ کر بھی کہہ سکتا ہے؟

جواب :۔ فرض ، وتر، عیدین و رسنتِ فجر جن میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی اور نفل نماز کے لئے بیٹھ کر کہہ سکتا ہے ۔

سوال ۱۸۶:۔ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے امام کے ساتھ رکوع میں مل جانے سے نماز ہو گی یا نہیں ؟

جواب :۔ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے تو نماز نہ ہو گی ۔ ہاں اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا ، پھر رکوع میں چلا گیا تو نماز ہو جائے گی اگرچہ ہاتھ نہ باندھے ہوں ۔

سوال ۱۸۷:۔ قیام سے کیا مراد ہے ؟

جواب :۔ قیام ، کھڑے ہونے کو کہتے ہیں کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو ۔

سوال ۱۸۸:۔ قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے ؟

جواب :۔ فرض اور واجب نمازوں اور سنت فجر میں قیام فرض ہے اور جتنی دیر تک قراءت فرض ہے اتنی ہی دیر تک قیام فرض ہے ، اور جتنی دیر تک قراءت واجب ہے اتنی ہی

دیر تک قیام واجب ہے اور جب تک قرارت سنت ہے قیام بھی سنت ہے۔

سوال ۱۸۹ :۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب :۔ لاٹھی یا دیوار یا خادم پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو یہی کرے ور اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو یہی کرے اور پھر بیٹھ جائے اور اگر کھڑا ہونے کی بالکل طاقت نہیں مثلاً بیمار یا زخمی ہے یا کھڑے ہونے سے مرض بڑھتا ہے یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے تو بیٹھ کر پڑھے ہاں نفل نماز میں قیام فرض نہیں ہے۔

سوال ۱۹۰ :۔ کشتی یا ریل میں بیٹھ کر نماز فرض پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ کشتی میں چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن چلتی ریل گاڑی میں بیٹھ کر فرض و واجب اور سنتِ فجر ادا نہیں کرسکتا۔ گاڑی جب اسٹیشن پر ٹھہرے اس وقت کھڑے ہو کر یہ نمازیں ادا کرے۔ اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے۔ پھر جب موقع ملے اس نماز کو دُہرا لے۔

سوال ۱۱۸:۔ قرأت کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ قرأت، قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں۔ قرأت میں یہ لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں تاکہ ہر حرف دوسرے سے ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود اپنی آواز سن سکے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

سوال ۱۱۹:۔ نماز میں قرأت کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت اور نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (تنہا) پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ اس کے لئے امام کی قرأت ہی کافی ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھنا اور فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا واجب ہے۔

سوال ۱۲۰:۔ سورۂ فاتحہ پڑھنا کیا ہر نماز کی ہر رکعت میں واجب ہے؟

جواب:۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ واجب ہے خواہ وہ نماز فرض و واجب ہو یا سنت و نفل۔ اور فرض کی تیسری چوتھی رکعت

میں اختیار ہے مگر افضل یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھ لے، اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور چپ رہا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرے نہیں۔

سوال ۱۹۴ :۔ ہر مسلمان کو کم از کم کتنا قرآن حفظ ہونا چاہیئے؟

جواب :۔ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور بقدرِ ضرورت دینی مسائل کا جاننا بھی ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

سوال ۱۹۵ :۔ قرارت کس کس نماز میں زور سے واجب ہے؟

جواب :۔ فجر کی نمازِ فرض میں اور مغرب وعشار کے فرضوں کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ وعیدین اور تراویح اور رمضان کے وتر کہ جماعت سے پڑھے جاتے ہیں ان سب میں امام پر جہر یعنی زور سے پڑھنا واجب ہے۔ جہر میں کم از کم اتنی آواز درکار ہے کہ دوسرے لوگ یعنی وہ جو صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں۔

سوال ۱۹۶ :۔ قرارت کن نمازوں میں آہستہ ہونی چاہیئے؟

جواب :۔ مغرب کی تیسری اور عشار کی تیسری چوتھی اور ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ یونہی دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کو نفل اگر تنہا پڑھے تو

اختیار ہے۔ اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔

سوال ۱۹۷:۔ جن نمازوں میں زور سے قرارت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب:۔ انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں اور جن میں آہستہ قرارت کی جاتی ہے انہیں سرّی نمازیں کہتے ہیں۔

سوال ۱۹۸:۔ منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا جہری نمازوں میں قرارت زور سے کرے یا نہیں؟

جواب:۔ جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جہر کرے ہاں اگر قضاء پڑھے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

ایک تمنّا

درد دل کر مجھے عطا یارب — دے مرے درد کی دوا یارب
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی — نام رحمٰن ہے ترا یارب
عیب میرے نہ کھول محشر میں — نام ستّار ہے ترا یارب
مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تری رضا یارب

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
اس برے کو بھی کر بھلا یارب

سوال ۱۹۹:۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب:۔ اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں۔ یہ رکوع کا ادنیٰ

درجہ ہے اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

سوال ۲۲:۔ رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے ؟

جواب :۔ رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے اور سر پیٹھ کے برابر ہو نہ اونچا نہ جھکا ہوا۔ اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑ لے اور انگلیاں خوب کھلی رکھے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا۔

سوال ۲۳:۔ کوزہ پشت (کبڑا) جس کی کمر جھک جاتی ہے وہ کس طرح رکوع کرے ؟

جواب :۔ کوزہ پشت جس کا کُب رکوع کی حد تک پہنچ جائے وہ رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے اس کا رکوع ہو جائے گا۔ یونہی اگر بڑھاپے کی وجہ سے کمر اس قدر جھک جائے کہ رکوع کی شکل ہو جائے اس کے لئے بھی سر سے اشارہ کر دینا کافی ہے۔

سوال ۲۴:۔ سجدہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ پیشانی زمین پر جمانے کو سجدہ کہتے ہیں اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا سجدہ میں شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا یعنی دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔

سوال ۲۵:۔ ایک رکعت میں ایک ہی سجدہ فرض ہے یا دوسرا بھی ؟

جواب :۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ کرنا فرض ہے۔

سوال ۲۶:۔ صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرنے سجدہ ادا ہوگا یا نہیں ؟

جواب :۔ اگر کوئی عذر ہو اور اس سبب سے پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک پر سجدہ کرے۔ پھر بھی ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے اور اگر کوئی عذر نہیں اور صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو نماز مکروہ ہوئی اور اگر بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال :۔ اگر کسی کی پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو وہ کس طرح سجدہ کرے؟

جواب :۔ ایسا شخص سجدے کے لئے اشارہ کرے اس کی نماز ہو جائے گی۔

سوال :۔ دونوں سجدوں میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے؟

جواب :۔ پہلے سجدے سے فارغ ہو کر اطمینان کے ساتھ بیٹھے پھر دوسرا سجدہ کرے۔ دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے۔

سوال :۔ نرم چیز پر سجدہ کرنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب :۔ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے گی تو نماز جائز ہے ورنہ نہیں۔ یونہی اگر ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی اس کا لوٹانا ضروری ہے۔

سوال :۔ آدمی خود نیچے ہو اور سجدہ اونچی جگہ کرے تو نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ اگر ایسی جگہ سجدہ کیا جو قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا اور نماز نہ ہوئی ورنہ سجدہ بھی ہو جائے گا نماز بھی۔

سوال ۲۰۹:- قعدۂ اخیرہ کتنی دیر تک فرض ہے ؟

جواب :- نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی "وَرَسُوْلُہٗ" تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔

سوال ۲۱۰:- خروج بِصُنْعِہٖ کا کیا مطلب ہے ؟

جواب :- قعدۂ اخیرہ کے بعد نمازی کے اپنے کسی ایسے فعل سے جو نماز کے مخالف ہو، نماز سے بالقصد خارج ہونے یا نکلنے کو خروج بصنعہٖ کہتے ہیں مگر اس میں دو بار اَلسَّلَام کہنا واجب ہے ورنہ نماز دُہرانی پڑے گی۔

سبق نمبر ۲۲
نماز کے واجبات اور سُنَن و مُستَحَبات

سوال ۲۱۱:- واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے ؟

جواب :- واجبات جمع ہے واجب کی اور واجبات نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا ادا کرنا نماز میں ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی اور بھولے سے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو نہ کیا یا جان بوجھ کر کسی واجب کو چھوڑ دیا تو نماز کا دہرانا واجب ہوتا ہے۔

سوال ۲۱۲:- واجباتِ نماز کتنے ہیں ؟

جواب :۔ واجبات نماز ۲۶ ہیں :۔

۱۔ تکبیر تحریمہ میں لفظِ اللہ اکبر کہنا۔ ۲۔ الحمد شریف پڑھنا۔ ۳۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں اور واجب و سنت و نفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ ۴۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لیے مقرر کرنا۔ ۵۔ الحمد شریف کا سورت سے پہلے ہونا۔ ۶۔ قراءت سے فارغ ہوتے ہی رکوع کرنا۔ ۷۔ ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا۔ ۸۔ تعدیلِ ارکان، یعنی رکوع سجود قومہ اور قعود، و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ ۹۔ قومہ، یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ ۱۰۔ جلسہ، یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ ۱۱۔ قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہّد کی مقدار بیٹھنا اگرچہ نماز نفل ہو۔ ۱۲۔ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔ ۱۳۔ لفظِ السلام دو بار کہنا۔ ۱۴۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور تکبیرِ قنوت کہنا۔ ۱۵۔ عید الفطر اور عید اضحٰے کی ہر چھ تکبیریں کہنا اور ان میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رکوع اور اس تکبیر کے لئے لفظِ اللہ اکبر ہونا بھی واجب ہے۔ ۱۶۔ ہر جہری نماز (فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور وتر رمضان) میں امام کو آواز سے قراءت کرنا اور غیر جہری نمازوں (ظہر، عصر وغیرہ) میں امام کو

آہستہ پڑھنا۔ ۱۷۔ امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔ ۱۸۔ قراءت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔ ۱۹۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔ ۲۰۔ نماز میں سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔ ۲۱۔ ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔ ۲۲۔ رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔ ۲۳۔ سجود کا ہر رکعت میں دو ہی بار ہونا۔ ۲۴۔ فرض و وتر اور سنت مؤکدہ میں قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔ ۲۵۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔ ۲۶۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔

سوال:۔ سُنَنِ نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ سنن جمع ہے سنت کی اور نماز کی سنتیں وہ چیزیں ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ ان کی تاکید فرض او واجب کے برابر نہیں۔ اسی لئے نماز میں اگر کوئی سنت چھوٹ جائے تو نماز ہو جاتی ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا مگر جان بوجھ کر کسی سنت کو چھوڑ دینا بہت بُری بات ہے اور کسی سنت کی توہین سخت گناہ بلکہ کفر ہے۔

سوال:۔ نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب:۔ نماز میں تیس سنتیں ہیں:۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا۔ ۲۔ ہاتھوں کی انگلیاں اپنے
حال پر کشادہ اور قبلہ رخ رکھنا۔ ۳۔ بوقت تکبیر سر نہ جھکانا
۴۔ تکبیر سے پہلے ہاتھ کا اٹھانا، یونہی تکبیر قنوت اور تکبیرات عیدین
میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے
علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں ہے۔ ۵۔ امام کا بقدر
حاجت بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ اور سلام اور دوسری تکبیریں کہنا۔ ۶۔ بعد تکبیر فوراً ناف
کے نیچے ہاتھ باندھ لینا۔ ۷۔ ثنا یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ
پڑھنا۔ ۸۔ تعوّذ، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
پڑھنا۔ ۹۔ تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
پڑھنا ۱۰۔ سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا۔ ۱۱۔ ان سب کا آہستہ ہونا۔
۱۲۔ فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف پڑھنا۔ ۱۳۔ رکوع
کو جاتے وقت اللّٰہ اکبر کہنا۔ ۱۴۔ رکوع میں کم از کم تین بار تسبیح
یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھنا۔ ۱۵۔ رکوع میں گھٹنوں
کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا۔ ۱۶۔ رکوع سے اٹھنے
میں امام کے لئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور
مقتدی کے لئے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کے
لئے تسمیع و تحمید دونوں کہنا۔ ۱۷۔ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک
سیدھ میں رکھنا ۱۸۔ سجدہ کے لئے اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے

اللہ اکبر کہنا۔ ۱۹۔ سجدہ میں جاتے وقت زمین پر پہلے گھٹنے رکھنا پھر ہاتھ پھر ناک اور پھر پیشانی۔ اور جب سجدہ سے اُٹھے تو پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔ ۲۰۔ سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔ ۲۱۔ سجدہ اس طرح کرنا کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے اور کلائیاں زمین سے مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔ ۲۲۔ دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ ۲۳۔ سجدوں میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونا اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور یہ جب ہی ہو گا کہ انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگے ہوں ۲۴۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سُرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور داہنا قدم کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور ہاتھ کی انگلیوں کو ان کی حالت پر چھوڑنا۔ یوں کہ ان کے کنارے گھٹنوں کے پاس رہیں۔ ۲۵۔ کلمۂ شہادت پر اشارہ کرنا۔ یوں کہ چھنگلی اور اس کے پاس والی کو بند کرلے۔ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کرلے۔ ۲۶۔ بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود

شریف پڑھنا ۔ ۲۶۔ نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھنا مسنون ہے۔ ۲۷۔ درود شریف کے بعد اپنے اور اپنے والدین اور مسلمان استادوں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔ ۲۸۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔ ۲۹۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ دو بار کہنا۔ ۳۰۔ ہر طرف کے سلام میں اس طرف کے مقتدیوں اور کراماً کاتبین اور ان فرشتوں کی نیت کرنا جو اس کی حفاظت پر مقرر ہیں۔

سوال ۲۸: نماز کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

جواب: وہ باتیں جن کے بجا لانے سے نماز میں حسن و خوبی آجاتی ہے، مستحبات نماز کہلاتی ہیں مثلاً ۱۔ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور قعدہ اور جلسہ میں اپنی گود کی طرف اور سجدہ میں ناک کی طرف اور سلام کے وقت اپنے کاندھوں پر نظر رکھنا۔ ۲۔ جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور باقی حالتوں میں بائیں کی پشت سے، اور جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔ ۳۔ کھانسی کو اپنی طاقت بھر روکتے دبانا۔ ۴۔ مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ ۵۔ جب تکبیر کہنے والا حیّ

عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ اور آجکل جو اکثر جگہ یہ رواج پڑ گیا ہے کہ قامت کے وقت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ جب تک امام مصلّے پر کھڑا نہ ہو اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلافِ سنت ہے۔ ۶۔ دونوں پنجوں کے درمیان قیام میں چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ ۷۔ مقتدی کا امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔

سوال [۲۱۶]**:۔** عورت کے لئے نماز میں کیا کیا باتیں سنت ہیں؟

جواب:۔ نماز میں دس باتیں عورت کے لئے سنت ہیں:۔

۱۔ تکبیر تحریمہ میں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ ۲۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا۔ ۳۔ قیام میں بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر داہنی ہتھیلی رکھنا۔ ۴۔ رکوع میں گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا۔ ۵۔ رکوع میں صرف اس قدر جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ ۶۔ پاؤں جھکے ہوئے رکھنا، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرنا۔ ۷۔ سجدہ سمٹ کر کرنا یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔ ۸۔ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ بچھا دینا۔ ۹۔ قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ ۱۰۔ قعدہ و جلسہ میں ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھنا۔

سبق نمبر ۲۳ — نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے بیچ میں
چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے
کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب
کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں۔ نیت کر کے
اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ یوں کہ داہنی
ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی
پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلی کلائی کے غل بغل۔ اور ثنا پڑھے۔ پھر تعوذ۔
پھر تسمیہ کہے۔ پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت
یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع
میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں
اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں۔ نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں
اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور ایک طرف فقط انگوٹھا ہو اور پیٹھ
بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ
رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا
کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ
کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے
پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور

ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ پھر سر اٹھائے۔ پھر بایاں اور داہنا قدم کھڑا کرکے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اُسی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اب دوسری رکعت میں صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قرارت شروع کرے پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کرکے داہنا قدم کھڑا کرکے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور پوری التّحیات عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور جب کلمہ "لَا" کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلی اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لا" پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمۂ الّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔

اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف

پڑھے پھر کوئی دعائے ماثورہ پڑھے مثلاً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ
مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
یہ وہ دعا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو تعلیم فرمائی تھی۔ یا یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا
حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور اس کو بغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے۔ پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے پھر بائیں طرف۔

یہ طریقہ کہ مذکور ہوا امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے مقتدی کے لئے
اس کی بعض بات جائز نہیں مثلاً امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت
پڑھنا۔ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنی یا بائیں طرف مڑ جائے اور
داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ
کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو۔ اور منفرد اگر وہیں دعا مانگے
تو جائز ہے اور ظہر مغرب وعشا کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کر کے
سنت پڑھے۔ زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو کہ سنتوں میں تاخیر مکروہ
ہے۔ اور سنتیں وہیں نہ پڑھے۔ بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے اور
فجر وعصر کے بعد اختیار ہے جس قدر پڑھنا چاہے پڑھے مگر امام کو مقتدیوں کا
خیال رکھنا چاہیے۔

سبق نمبر ۲۴ — پیارے نبی کی پیاری باتیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

۱۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے پیارا نہ ہوں۔

۲۔ جو کسی سے اللہ کے لئے محبت رکھے اللہ کے لئے دشمنی رکھے اور اللہ کے لئے دے اور اللہ کے لئے منع کرے اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔

۳۔ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کرتا ہے آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہے۔

۴۔ اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کی یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھول لے تو وہ یاد دلائے۔

۵۔ خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں جس کے پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہوں۔

۶۔ مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے بُرا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرائی کی جاتی ہو۔

۷۔ ظالم بادشاہ کے پاس حق بات بولنا بہترین جہاد ہے۔

۸۔ جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھر نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے۔

۹۔ بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے جیسا باپ کا حق اولاد پر ہے۔

۱۱۔ تین چیزیں نجات دینے والی اور تین ہلاک کرنے والی ہیں۔ نجات دینے والی چیزیں یہ ہیں پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے ڈرنا، خوشی اور ناخوشی میں حق بات بولنا، مالداری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔ ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں خواہش نفسانی کی پیروی کرنا، بخل کی اطاعت اور اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے

فضائل درود شریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

۱۔ جو مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں بخشے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا

۲۔ پورا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود شریف نہ بھیجے۔

۳۔ جو شخص اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد تمام مخلوق کو حکم دیتا ہے کہ اس کے لئے استغفار کریں

۴۔ قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے۔

۵۔ مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لیے قرب و نجات کا ذریعہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سبق نمبر ۲۵ اچھی اچھی دعائیں (وضو کی دعائیں)

۱۔ ہر وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اے اللہ تو میری مدد کر میں تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

۲. ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ (اے اللہ تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بُو سے بچا)

۳. منہ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ (اے اللہ تو میرا منہ اجالا کر جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ)

۴. داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا (اے اللہ تو میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے آسان حساب کرنا)

۵. بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ (اے اللہ تو میرا نامہ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے)

۶. سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِکَ (اے اللہ تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔)

۷. کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ (اے اللہ تو مجھے ان لوگوں میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں)

۸. گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ تو میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔)

۹. داہنا قدم دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ

يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ (اے اللہ میرا قدم پُل صراط پر ثابت رکھ جس دن اس پر قدم پھسلیں گے)

۱۱. بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّ تِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ (اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بار آور کر میری تجارت برباد نہ ہو)

۔۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے)

۱۲. کھڑے ہو کر اور آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ (تو پاک ہے اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے معافی چاہتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔)

العبد محمد خلیل خان القادری البرکاتی المارہروی عفی عنہٗ
مدرسہ احسن البرکات حیدر آباد سندھ

کتابت: شاہ محمد چشتی سیالوی عفی عنہ محمد محمود پورہ زال گڑھ، لکھنؤ
(۲۶ جولائی ۱۹۷۴ء)

فہرستِ اسباق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل ــــــ اسلامی عقیدے

سبق نمبر ۱ ــــــ حمدِ باری تعالیٰ

دردِ دل کر عطا مجھے یارب — دے مرے درد کی دوا یارب

لاج رکھ لے گنہگاروں کی — نام رحمٰن ہے ترا یارب

تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں — دامنِ مصطفیٰ دیا یارب

تو نے دی مجھ کو نعمتِ اسلام — پھر جماعت میں لے لیا یارب

دے کے لیتے نہیں کریم کبھی — جو دیا جس کو دے دیا یارب

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تری رضا یارب

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ — اس بُرے کو بھی کر بھلا یارب

میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات — بات بگڑی ہوئی بنا یارب

مجھے دونوں جہان کے غم سے بچا — شاد رکھ شاد دائما یارب

اس نکمے سے کام لے ایسے — یہ نکما ہو کام کا یارب

کر دے فضل و نعم سے مالا مال
ہو مع الخیر خاتمہ یارب

(حضرت حسن بریلوی)

سبق نمبر ۲ ـــــ ذات وصفاتِ الٰہی

سوال: سارے عالم کا خالق و مُربّی اور مدبّر و مالک کون ہے؟

جواب: وہ ایک اللہ ہے، وہی ہر شئے کا خالق ہے، ذوات ہوں خواہ افعال سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ ساری کائنات کا نظامِ تربیت اسی کے ہاتھ میں ہے وہی ساری مخلوق کو یک حالت سے دوسری حالت کی طرف نشو و نما دیتا اور اسے مرتبۂ کمال تک پہنچاتا ہے، مُربّی کے یہی معنی ہیں۔ وہی مُدبّر ہے کہ دنیا کے قیامت تک ہونیوالے کاموں کی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے تدبیر فرماتا ہے۔ زمین و آسمان اللہ ہی کی مِلک ہے۔ ہم سب عبدِ محض ہیں اور تمام تر اسی کی ملک، ہم خود بھی اور ہماری ہر چیز بھی اس کی مملوک ہیں۔ زمین و آسمان کے یہ سارے کارخانے جو دنیا کے ہر طلسم سے بڑھ کر حیرت انگیز اور انسانی سائنس کے ہر شعبہ سے عجیب تر ہیں، بجائے خود سکی دلیل ہیں کہ نہ یہ اپنے آپ وجود میں آسکتے ہیں نہ باقی رہ سکتے ہیں جب تک کوئی قادرِ مطلق ہستی ان کی صانع و خالق اور مُربّی و مُدبّر نہ ہو اور وہ نہیں مگر ایک اللہ واحدِ قہار جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ۔

سوال: اللہ کے معنی کیا ہیں؟

جواب: اللہ خدا کے لئے اسمِ ذات ہے جو واجب الوجود ہے اور ہر کمال و خوبی کا جامع اور ہر اس چیز سے جس میں عیب و نقص ہے، پاک ہے۔ تمام صفاتِ کمالیہ اس میں موجود ہیں۔

سوال: صفاتِ کمالیہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدائے تعالےٰ واجب الوجود ہے اس کی ذات تمام کمالات اور خوبیوں سے

اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب نقائص و کمزوریوں سے پاک ہے تو اس کمالِ ذاتی کے لیے جن جن صفت سے اس کی ذات کا متصف ہونا ضروری ہے، ان صفات کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں۔

سوال ۳: صفاتِ کمالیہ کتنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات میں بہت سی صفتیں ہیں جن میں اہم صفتیں نو ہیں، باقی صفات انہی نو صفتوں میں سے کسی نہ کسی کے تحت آ جاتی ہیں اور وہ نو صفتیں یہ ہیں:-

حیاتؑ، قدرتؒ، ارادہ و مشیتؔ، علمؓ، سمعؐ، بصرؓ، کلامؑ، تکوین و تخلیقؒ، رزاقیتؔ۔

سوال ۵: حیات کے کیا معنی ہیں؟

جواب: وہ حیّ ہے یعنی خود زندہ ہے اور تمام چیزوں کو زندگی بخشنے والا، پھر جب چاہتا ہے ان کو فنا کر دیتا ہے۔

سوال ۶: صفتِ قدرت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ قدیر ہے سے ہر چیز پر قدرت حاصل ہے، کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں، جو چاہے وہ کرے، معدوم کو موجود اور موجود کو معدوم، فقیر کو بادشاہ اور بادشاہ کو فقیر کر دے، جس چیز میں جو خاصیت یا اثر چاہے پیدا کر دے اور جب چاہے وہ تاثیر زائل کر دے اور دوسری خاصیت و تاثیر پیدا کر دے۔

سوال ۷: کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ پر قدرت رکھتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جس میں عیب نقصان ہے، پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اس میں پایا جانا محال ہے، مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عیوب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور کذب (جھوٹ)

تو ایسا گندا، ناپاک عیب ہے جس سے تھوڑی ظاہری عزت والا بھی بچنا چاہتا ہے بلکہ بھنگی چمار بھی اپنی طرف اس کی نسبت سے شرماتا ہے۔ اگر وہ اللہ جلّ جلالہ کے لئے ممکن ہوا تو وہ بھی عیبی، ناقص، گندی نجاست سے آلودہ ہو سکے گا، تو کیا کوئی مسلمان اپنے رب پر ایسا گمان کر سکتا ہے؟ مسلمان تو مسلمان معمولی سمجھ والا یہودی اور نصرانی بھی ایسی بات اپنے رب کی نسبت گوارا نہ کرے گا اور جو خدا کی طرف اس کی نسبت کرے وہ یہودیوں اور نصرانیوں سے بدتر ہے۔

سوال: ارادہ و مشیت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ مرید ہے یعنی اس میں ارادہ کی صفت پائی جاتی ہے اس کی مشیت و ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ تمام چیزوں کو اپنے ارادے سے پیدا فرماتا ہے اور ان میں اپنے ارادے ہی سے تصرف فرماتا ہے، یہ نہیں کہ بے ارادہ اس سے فعل صادر ہو جاتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ازلی ارادہ کے ماتحت ہی ہر چیز کا ظہور ہوتا ہے۔ اس پر کوئی چیز واجب و ضروری نہیں کہ جس کے کرنے پر مجبور ہو، مالک علی الاطلاق ہے، جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے۔

سوال: صفتِ علم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ علیم ہے یعنی اس کو صفتِ علم حاصل ہے اس کا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا یا آئندہ ہونے والا ہے پوری تفصیل کے ساتھ ان سب کو ازل میں جانتا تھا، اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا۔ اشیاء بدلتی ہیں، اس کا علم نہیں بدلتا۔ ایک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ غیب و شہادت سب کو یکساں جانتا ہے۔

علم ذاتی اس کا خاصہ ہے۔

سوال: صفتِ سمع و بصر سے کیا مراد ہے؟

جواب:- اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے یعنی اس میں صفتِ سماعت و صفت بصارت ہے۔ ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے اور ہر باریک سے باریک کو کہ خوردبین سے محسوس نہ ہو، وہ دیکھتا ہے بلکہ اس کا دیکھنا اور سننا انہیں چیزوں پر منحصر نہیں، وہ ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے۔ سمع کے معنی سننا اور بصر کے معنی دیکھنا ہیں۔

سوال: صفتِ کلام سے کیا مراد ہے؟

جواب:- اللہ تعالیٰ متکلم ہے یعنی اس کو کلام کرنے کی صفت حاصل ہے جس چیز کی چاہتا ہے خبر دیتا ہے، انبیاء سے جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے اور جس طرح وہ بے کان کے سنتا ہے بے آنکھ کے دیکھتا ہے اسی طرح وہ بغیر زبان کے بولتا ہے کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک۔ اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور مثل دیگر صفات کے، اس کا کلام بھی قدیم ہے۔ تمام آسمانی کتابیں اور یہ قرآنِ عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے، مصاحف میں لکھتے ہیں۔ اسی کا کلام قدیم بلا صوت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا، لکھنا، سننا، اور حفظ کرنا حادث ہے، اور جو ہم نے پڑھا، لکھا اور سنا اور جو ہم نے حفظ کیا وہ قدیم ہے۔

سوال:- یہ سات صفات جو اوپر گزرے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب:- حیات، قدرت، سمع، بصر، علم، ارادہ اور کلام، اللہ تعالیٰ کے صفات ذاتیہ کہلاتے ہیں۔

سوال: تکوین و تخلیق سے کیا مراد ہے؟

جواب: تکوین و تخلیق سارے جہان کو پیدا کرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ سارے جہان کا خالق ہے یعنی تمام عالم اسی کا پیدا کیا ہوا ہے اور آئندہ بھی ہر چیز وہی پیدا کرے گا چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ اور عالم کا مادہ (آگ، پانی، ہوا، خاک جنہیں اربع عناصر کہتے ہیں) سب اسی کی مخلوق ہے۔ چیزوں کے پیدا کرنے میں وہ کسی آلہ کا محتاج نہیں، نہ اس کو کسی مدد کی ضرورت ہے۔ جس چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کو کُن (ہوجا) کہہ کر پیدا کر دیتا ہے۔ انسانوں کے کام اور عمل بھی سب اس کے مخلوق ہیں۔ ذوات ہوں خواہ افعال سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

مارنا، جلانا، صحت دینا، بیمار ڈالنا، غنی کرنا، فقیر کرنا وغیرہ صفات جن کا تعلق مخلوق سے ہے اور جنہیں صفاتِ اضافیہ و صفاتِ فعلیہ بھی کہتے ہیں ان سب کو صفتِ تکوین کی تفصیل سمجھنا چاہئے۔

سوال: صفتِ رزّاقیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ رزاق ہے وہی تمام ذی روح کو رزق دینے والا ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مخلوق کو وہی روزی دیتا ہے۔ وہی ہر چیز کی پرورش کرتا ہے۔ وہی ساری کائنات کی تربیت فرماتا اور ہر چیز کو آہستہ آہستہ تدریجی طور پر اس کے کمال تک پہنچاتا ہے وہ رب العالمین ہے یعنی تمام عالم کا پرورش کرنے والا۔ حقیقۃً روزی پہنچانے والا وہی ہے ملائکہ وغیرہم وسیلے اور واسطے ہیں۔

سوال: صفاتِ سلبیہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: صفاتِ سلبیہ وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی ذات مبرّا و پاک ہے مثلاً

وہ جاہل نہیں، بے اختیار و بے کس نہیں، کسی بات سے معذور و عاجز نہیں، اندھا نہیں، بہرا نہیں، گونگا نہیں، ظالم نہیں، مجسم یعنی جسم و ماد نہیں، زمانی و مکانی نہیں، جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت، اور تمام حوادث سے پاک ہے۔ کھانے پینے اور تمام حوائج بشری (انسانی حاجتوں) اور ہر قسم کے تغیر و تبدل، حدوث و احتیاج سے پاک ہے۔ نہ وہ کسی چیز میں حلول کئے ہوئے ہے کہ کسی چیز میں سما جائے، نہ اس میں کوئی چیز حلول کئے ہوئے کہ اس میں پیوست ہو جائے۔ یونہی وہ ذات کسی کے ساتھ متحد بھی نہیں جیسے کہ برف پانی میں گھل کر ایک ہو جاتا ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ کسی کا بیٹا، نہ اس کے لئے بی بی ہے، نہ اس کا کوئی ہمسر و برابر۔

سوال: خدائے تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یا نہیں؟

جواب: دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لئے ممکن بلکہ واقع ہے جس سے اہل جنت کی آنکھیں روشن ہوں گی اور دیدار الٰہی سے بڑھ کر نہیں کوئی نعمت و دولت پیاری نہ ہوگی۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں تو یہ دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ اولیاء کے لئے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی اللہ تعالیٰ یہ دولت ہمیں بھی میسر فرمائے۔ آمین۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ کو اپنے افعال میں کسی غرض یا سبب کی احتیاج ہوتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں کثیر حکمتیں اور مصلحتیں ہیں جن کی تفصیل وہی خوب جانتا ہے، خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں اور اس کے فعل کے لئے کوئی غرض نہیں کہ غرض اس فائدے کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے، اور نہ اس کے فعال۔

علّت وسبب کے محتاج ہیں۔ اس نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق ایک چیز کو دوسری چیز کے لئے سبب بنا دیا ہے۔ آنکھ دیکھتی ہے۔ کان سنتا ہے۔ آگ جلاتی ہے۔ پانی پیاس بجھاتا ہے۔ وہ چاہے تو آنکھ سُنے، کان دیکھے، پانی جلائے۔ آگ پیاس بجھائے۔ نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں۔ دن کو پہاڑ نہ سُوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔

کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ السلام کو کافروں نے ڈالا۔ کوئی پاس بھی نہ جا سکتا تھا۔ اسے ارشاد ہوا اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر اور وہ آگ گلزار بن گئی۔

سبق نمبر ۳

عقائدِ متعلقۂ نبوّت

سوال ۱۸ :۔ پیغمبروں کے بھیجنے میں اللہ تعالےٰ کی کیا حکمت ہے؟

جواب :۔ انبیاء ومرسلین کے مبعوث فرمانے (بھیجنے) میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمت اور اپنے بندوں پر بڑی رحمت ہے۔ اس نے اپنے ان رسولوں کے ذریعہ سے اپنی رضامندی اور ناراضی کے کاموں سے آگاہ کر دیا اس لئے کہ جب ہم لوگ باوجود ہم جنس ہونے کے کسی دوسرے شخص کی صحیح رائے بغیر اس کے ظاہر کئے ہوئے نہیں معلوم کر سکتے اور

یہ نہیں جانتے کہ یہ کس چیز سے خوش اور راضی ہے اور کس چیز سے ناخوش و ناراض ہے تو اللہ تعالٰے کی مرضی و نامرضی کو بغیر اللہ تعالٰے کے بتائے ہوئے کیونکر جان سکتے تھے، نہ کسی کو عذاب و ثواب کی اطلاع ہو سکتی تھی، نہ عالمِ آخرت کی باتیں معلوم ہو سکتی تھیں، نہ عبادت کا صحیح طریقہ معلوم ہو سکتا تھا، نہ عبادت کے ارکان و شرائط اور آداب کا پتہ لگ سکتا تھا اور اللہ تعالٰے کی ذات و صفات تک رسائی تو خیال میں بھی نہیں آ سکتی تھی۔ اللہ تعالٰے نے اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انسانوں میں سے کچھ برگزیدہ انسان ایسے پیدا کئے جو اللہ تعالٰے اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں۔ یہ برگزیدہ بندے اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں تاکہ پیغمبروں کے بعد پھر لوگوں کو اللہ تعالٰے کے سامنے کوئی حجت باقی نہ رہے۔ ان کی اطاعت کرنے والا مقبول اور مخالف مردود ہے۔

سوال: تنہا عقل انسان کی رہنمائی کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اللہ تعالٰے ہمیں تنہا ہماری عقلوں پر چھوڑ دیتا تو ہم کبھی پورے طور سے سعادت و نجات کا رستہ نہیں معلوم کر سکتے تھے۔ دنیا کے عقلاء کا حال ہم دیکھ رہے ہیں کہ مادیات و مشاہدات اور روز مرہ مشاہدے اور تجربہ میں آنے والی چیزوں میں بھی ایک بات پر متفق نہیں ہیں بلکہ ایک ہی شخص کبھی کچھ اور کبھی کچھ رائے قائم کر لیتا ہے تو روحانیت اور عالمِ غیب و عالمِ آخرت کے بارے میں وہ کیونکر صحیح بات معلوم کر سکتے تھے! لہٰذا ماننا پڑے گا کہ بغیر واسطۂ پیغمبر تنہا عقلِ انسانی سعادت و نجات کا کما حقہٗ رستہ معلوم نہیں کر سکتی۔

سوال :۔ انبیاء سب بشر تھے، اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب :۔ اللہ تعالےٰ کی یہ بھی بڑی حکمت اور رحمت ہے کہ وہ اپنا نبی و رسول بنی نوع بشر سے منتخب فرماتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ فرشتوں میں سے یا کسی دوسری مخلوق میں سے ہمارے لئے رسول بھیجتا تو وہ ہماری عادات و خصائل سے واقف نہ ہوتا، نہ اس کو ہم پر وہ شفقت ہوتی جو ایک ہم جنس کو دوسرے ہم جنس سے ہوتی ہے، دوسرے اس کی طرف ہمارا میلان طبعی نہ ہوتا نہ اس کی باتوں میں ہم اس کی پیروی کر سکتے اور نہ ہماری کمزوریوں کا اسے احساس ہوتا۔

سوال :۔ وحی کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ وحی کے لغوی معنیٰ ہیں "کسی بات کا دل میں آہستہ ڈالنا" در شریعت میں وحی کے معنیٰ ہیں وہ کلام الٰہی جو پیغمبروں پر خلوق کی ہدایت و راہنمائی کے لئے نازل ہو۔ سنتِ الٰہی اس طرح جاری ہے کہ خداوندِ عالم اپنی مخلوق سے روبرو گفتگو نہیں کرتا لیکن مخلوق کی ہدایت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک احکاماتِ الٰہی ان تک کسی ذریعہ سے نہ پہنچ جائیں لہٰذا حق تعالیٰ نے پیغمبروں پر وحی نازل فرمائی اور ان کے ذریعہ سے اپنے بندوں کو نیک و بد سے آگاہ کر دیا۔

وحی کا لفظ قرآن شریف میں لغوی اور شرعی دونوں معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

سوال :۔ نزولِ وحی کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب :۔ انبیاء علیہم السلام پر وحی کے چار طریقے ہیں۔

(۱) کسی غیبی آواز کا سنائی دینا۔

(۲) کسی بات کا دل میں خود بخود پیدا ہوجانا۔

(۳) صحیح اور سچے خوابوں کا دیکھنا چنانچہ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جاتی ہے وہ بھی وحی ہے۔ اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔

(۴) کسی فرشتہ کا انسانی شکل میں آکر نا اور پیغام الٰہی سنانا۔

سؤال :- الہام کے کیا معنی ہیں؟

جواب :- دل کے اندر بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القاء ہوتی ہے، اس کو الہام کہتے ہیں۔

سؤال :- وحیِ شیطانی کسے کہتے ہیں؟

جواب :- شیطان اپنے رفیقوں یعنی کاہن، ساحر اور دوسرے کافروں اور فاسقوں کے دل میں کوئی بات ڈال دیتا ہے، اسے لغوی معنی کے اعتبار سے وحیِ شیطانی کہتے ہیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو فریب دہی اور ملمع سازی کی چکنی چپڑی باتیں سکھاتے ہیں تاکہ انہیں سنکر لوگ ان کی طرف مائل ہوجائیں اور ان کو دل سے پسند کرنے لگیں اور پھر کبھی برے کاموں اور کفر و فسق کی دلدل سے نہ نکلنے پائیں لیکن جو خدا کے نیک بندے ہیں وہ ان کے غرور میں نہیں آتے بلکہ لاحول پڑھکر دوسرے نیک کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

سؤال :- اللہ تعالٰے نے کل کتنے انبیا مبعوث فرمائے؟

جواب :- انبیا علیہم السلام کی کوئی تعداد مقرر کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے

یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں لہٰذا اجمالاً یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

سوال ۲۲: کیا ہر ملک اور ہر قوم میں کوئی نہ کوئی نبی گزرا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر امت میں اور ہر ملک میں ایک رسول ہوا جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور خدا کی بندگی و طاعت کا حکم دیتا اور ایمان کی طرف بلاتا تاکہ خدا کی حجت تمام ہو اور کافروں اور منکروں کو کوئی عذر نہ رہے، اب یہ احکام پہنچانے والا خواہ نبی ہو یا نبی کا قائم مقام عالمِ دین جو نبی کی طرف سے خلقِ خدا کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔

سوال ۲۳: رام اور کرشن کو جنہیں ہندو مانتے ہیں نبی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اللہ و رسول نے جنہیں تفصیلاً نبی بتایا اور قرآن و حدیث میں ان کا تذکرہ آیا ہم ان پر تفصیلاً نام بنام ایمان لاتے اور باقی تمام انبیاء پر ہم اجمالاً ایمان لائے ہیں۔ خدا اور رسول نے ہم پر یہ لازم نہیں کیا کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی نخواہی اندھے کی لاٹھی سے ٹٹولیں کہ شاید یہ ہو، شاید یہ ہو، کاہے کے لئے ٹٹولنا اور کاہے کے لئے شاید۔ ہزاروں امتوں کا ہمیں نام و مقام تک معلوم نہیں، نہ قطعی طور پر انبیاء کی صحیح تعداد معلوم ہے کہ کتنے پیغمبر دنیا میں آئے اور قرآنِ عظیم یا حدیث کریم میں رام و کرشن کا ذکر تک نہیں بلکہ ان کے وجود پر بھی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقعی کچھ اشخاص تھے بھی یا محض ہندوؤں کے تراشیدہ خیالات ہیں۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں جہاں ان کا ذکر آتا ہے وہیں ان کے فسق و فجور، بدعملیوں اور بدخلقیوں کا پتہ چلتا ہے۔ اب اگر ہندوؤں

کی کتابیں درست مانی جائیں تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ دوسرے فاسق و فاجر اور بدکردار بھی تھے اور جو ایسا ہو وہ ہرگز نبی نہیں ہو سکتا کہ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں۔ ان کی تربیت و نگرانی اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ ان سے گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔

غرض یہ کہ سوائے ان نبیوں کے جن کے نام قرآن و حدیث میں مذکور ہیں کسی شخص کے متعلق تعین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ نبی یا رسول تھے۔

سوال[۲۱]:۔ انبیاء کرام کو غیب کا علم ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ بے شک اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم عطا فرمایا زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے مگر یہ علمِ غیب کہ ان کو ہے۔ اللہ کے دینے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا۔ نبی کے معنی ہیں غیب کی خبر دینے والا، انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے کے لئے آتے ہی ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں۔ ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیاء کو بھی علمِ غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔

سبق نمبر ۴ —— سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

سوال[۲۲]:۔ خدا کی ساری مخلوق میں سے سب سے افضل کون ہے؟

جواب:۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات ہی میں سب سے

افضل و بالا اور بہتر و اعلیٰ ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیئے گئے اور ان کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں۔ بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں بلکہ حضور کے دستِ اقدس سے ملا۔ محال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر۔

سوال: حضور کے فضائل و کمالات کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب: (۱) حضور کو اللہ عزوجل نے مرتبۂ محبوبیتِ کبریٰ سے سرفراز فرمایا۔ انہیں اپنا محبوب خاص و حبیب بنایا کہ تمام خلق رضائے الٰہی کی خواہشمند ہے اور اللہ عزوجل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا طالب ہے ؎

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) تمام مخلوق اولین و آخرین حضور کی نیازمند ہے یہانتک کہ ابراہیم خلیل اللہ۔

(۳) قیامت کے دن شفاعتِ کبریٰ کا مرتبہ حضور کے خصائص سے ہے۔

(۴) حضور کی محبت مدارِ ایمان ہے بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔

(۵) حضور کی طاعت و فرمانبرداری عین طاعتِ الٰہی ہے۔ طاعتِ الٰہی بے طاعت حضور ناممکن ہے۔

(۶) حضور کی تعظیم جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدم ہے ؎

عمل سے علی کے یہ ثابت ہوا ہے کہ اصلِ عبادت تری بندگی ہے

(۷) حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے۔

(۸) حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بہ نظر حقارت دیکھے یا دیدہ و دانستہ کسی سنت کی توہین کرے وہ کافر ہے۔

(۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور کے ماتحت ہے، جو چاہیں کریں، اور جو چاہیں حکم دیں، تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ سارا عالم ان کا محکوم ہے۔

(۱۰) جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں، رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں

(۱۱) احکام شریعت حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جو فرض چاہیں معاف کر دیں

(۱۲) سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا۔ روز میثاق اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا

(۱۳) حضور نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور کے امتی، سب نے اپنے عہد میں حضور کا نائب ہو کر کام کیا۔

(۱۴) اللہ عزوجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنی حضور ہر جگہ تشریف فرما ہیں۔

(اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ ابدا)

سوال ۱۲ :۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کیا تھے؟

جواب :۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مبارک احوال و واقعات ہر ملک اور ہر طبقہ کے فرد اور جماعتوں کے لئے بہترین نمونہ اور مثال ہیں اور ان واقعات کے ضمن میں اس نبی عربی (فداہ ابی و امی) کے اخلاق و عادات اور خصائل و صفات کی چمک ایسی نمایاں ہے جیسے ریت میں کندن، یہاں مختصر طور پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندہ رو، ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے بکثرت ذکر خدا کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور (بیزار) رہتے تھے زبان مبارک پر کبھی کوئی گندی بات یا گالی نہیں آتی تھی اور نہ کسی پر لعنت کیا کرتے تھے۔

مساکین سے محبت فرمایا کرتے، غربا میں رہ کر خوش ہوتے، کسی فقیر کو اس کی تنگدستی کی وجہ سے حقیر نہ جانا کرتے اور کسی بادشاہ کو بادشاہی کی وجہ سے بڑا نہ جانتے، غلام و آقا حبشی و ترکی میں ذرا فرق نہ کرتے۔ جنگی قیدیوں کی خبر گیری مہمانوں کی طرح کرتے۔ جانی دشمنوں سے بکشادہ پیشانی ملتے مجلس میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے، جو کوئی مل جاتا اسے پہلے سلام کرتے اور مصافحہ کے لئے خود ہاتھ بڑھاتے، کسی کی بات قطع نہ فرماتے۔ اگر نماز نفل میں ہوتے اور کوئی شخص پاس آ بیٹھتا تو نماز کو مختصر کر دیتے اور اس کی ضرورت پوری کرنے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ اپنی جان پر تکلیف اٹھا لیتے مگر دوسرے شخص کو زیادہ حیا، کام کرنے کو نہ فرماتے۔ زمین پر بلا کسی مسند و فرش کے تشریف رکھتے، گھر کا کام کاج بلا تکلف کرتے، اپنے کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے، گھر میں صفائی کر دیتے

بکری دوہ لیتے، خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھا لیتے، خادم کو اس کے کام کاج میں مدد دیتے، بازار سے چیز خود جا کر خرید لاتے۔ جو کچھ کھانا سامنے رکھ دیا جاتا، بے رغبت کھا لیتے۔

کنبہ والوں اور خادموں پر بہت مہربان تھے۔ ہر ایک پر رحم فرمایا کرتے، کسی سے کچھ طمع نہ رکھتے، سر مبارک کو جھکائے رکھتے۔ جو شخص یکبارگی آپ کے سامنے آ جاتا وہ ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو کوئی پاس آ بیٹھتا وہ فدائی بن جاتا۔

آپ سب سے زیادہ بہادر و شجاع اور سب سے زیادہ سخی تھے، جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا فوراً عطا فرما دیتے۔ سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے اور سب سے زیادہ حیادار۔ آپ کی نگاہ کسی کے چہرے پر ٹھہرتی نہ تھی، اپنے ذاتی معاملات میں کسی سے انتقام نہ لیتے تھے اور نہ غصہ ہوتے تھے، ہاں جب خدائی احکام کی خلاف ورزی ہوتی تو غضب کے آثار چہرہ پر نمایاں ہوتے تھے اور پھر کوئی آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا تھا۔

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے اور بیکار باتوں سے پرہیز کرتے تھے، خوشبو کو پسند اور بدبو سے نفرت فرماتے تھے، اہلِ کمال کی عزت بڑھاتے تھے، کبھی کبھی ہنسی اور خوش طبعی کی باتیں فرماتے تھے لیکن اس وقت بھی واقعہ کے خلاف کبھی نہ بولتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کا خلق قرآنِ مجید تھا یعنی جس چیز کو قرآن پسند نہ کرتا تھا آپ بھی اسے پسند نہ فرماتے تھے۔

(اللھم صلِّ وسلِّم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ ابداً)

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے معجزات ظاہر ہوئے؟

جواب :- جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات لاتعداد و بیشمار ہیں یونہی آپ کے معجزات جو صحیح روایات سے ثابت ہیں۔ ان کا شمار بہت زیادہ ہے اور ہر ایک نبی کے معجزات سے ان کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ اور کیفیت کے لحاظ سے بھی تمام انبیائے سابقین سے افضل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں تمام انبیاء و مرسلین کی شان نظر آتی ہے سبھی آپ کے معجزات میں وہ تمام معجزات آجاتے ہیں جو ان برگزیدہ ہستیوں سے ان کے زمانہ میں ظاہر ہوئے۔

ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹانا، اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دینا انگلیوں سے پانی جاری ہونا، تھوڑے سے طعام کا کثیر جماعت کے لئے کافی ہو جانا، دودھ کی معمولی مقدار سے کثیر افراد کا سیراب ہونا، کنکروں کا تسبیح پڑھنا، لکڑی کے ستون میں ایسی صفت پیدا ہو جانا جو خاص انسانی صفت ہے یعنی نہ صرف تھرتھرانا اور رونا بلکہ فراقِ محبوب کا اس میں احساس پیدا ہونا اور اس پر اس کا رونا۔ درختوں اور پتھروں کا آپ کو سلام کرنا۔ درختوں کو بلانا اور ان کا آپ کے حکم پر چل کر آنا۔ درندوں اور موذی جانوروں کا آپ کا نام سنکر رام ہو جانا اور ہزاروں پیشگوئیوں کا آفتاب کی طرح صادق ہونا وغیرہ وغیرہ ہزاروں معجزات ہیں جو نہ صرف آیات و صحیح احادیث سے ثابت ہیں بلکہ بہت سے غیر مسلم بھی اس کا اقرار کرتے ہیں اور اُن کی کتابوں میں بھی ان کا ذکر پایا جاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے آپ کا یہ بھی ایک عظیم نشان

معجزہ ہے کہ آپ نے دور کو بدل دیا اور دلوں کو پاکیزہ بنادیا۔ جو لوگ آپ کے جانی دشمن تھے جانثار دوست بن گئے۔

پھر ایک فرق اور بھی ہے۔ پہلے انبیائے کرام کے معجزات جو حسی اور مادی تھے وہ صرف ان کی مقدس ہستیوں تک محدود تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرآن کریم آج بھی ہر مسلمان کے ہاتھ میں ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کی ساری قوتیں اور جن و انسان عاجز ہیں۔ قرآن کریم زندہ، دائمی اور ابدی معجزہ ہے (فصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیہ قدر جمالہ وجلالہ وعلیٰ آلہ وصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین)۔

سوال ۳۳: حضور کے رحمۃ للعالمین ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: رحمت کے معنی ہیں پیار، ترس، ہمدردی، غمگساری، محبت اور خبر گیری کے۔ اور لفظ عالم کا استعمال خدا کی ساری مخلوق کے لیے ہوتا ہے عالمین اس کی جمع ہے۔ رب العالمین نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرما کر یہ ظاہر کر دیا کہ جس طرح پروردگار کی الوہیت عام ہے اور اس کی ربوبیت سے کوئی ایک چیز بھی مستغنی نہیں رہ سکتی اسی طرح کوئی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر گیری اور فیضانِ محبت اور ہمدردی سے مستثنیٰ نہیں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ہر نعمت تھوڑی ہو یا بہت، چھوٹی ہو یا بڑی، جسمانی ہو یا روحانی، دینی ہو یا دنیوی ظاہری ہو یا باطنی، روزِ ازل سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت اور آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، فرمانبردار یا نافرمان، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوی اللہ میں جسے

جو نعمت ملی یا ملتی ہے یا ملے گی انہی کے ہاتھ پر بٹی اور بٹتی ہے اور بٹے گی۔ یہی اللہ کے خلیفۂ اعظم ہیں، یہی ولیٔ نعمت عالم ہیں۔ وہ خود ارشاد فرماتے ہیں اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ مُعْطِی "دینے والا تو اللہ ہے، اور تقسیم کرنے والا میں ہوں"

غرض خدائی نعمتوں کی تقسیم انھیں کے مبارک ہاتھوں سے ہوتی ہے اور بارگاہِ الٰہی سے جسے جو ملتا ہے انھیں کے واسطے سے ملتا ہے، یہی معنی ہیں رحمۃ للعالمین کے۔

سوال: حضور کے علم شریف کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: تمام اہل سنت و جماعت کا اس پر اجماع ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کمالات میں جملہ انبیاء و مرسلین سے افضل و اعلیٰ ہیں اسی طرح آپ کمالات علمی میں بھی سب سے فائق ہیں۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات اور احادیث کثیرہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور علوم غیب کے دروازے آپ پر کھولے۔ حضور پر ہر چیز روشن فرما دی اور آپ نے سب کچھ پہچان لیا۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین پر ہے سب حضور کے علم میں آگیا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیام قیامت تک تمام مخلوق سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی گئی اور حضور نے گزشتہ و آئندہ ساری مخلوق کو پہچان لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جتنا ہم میں سے کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے اور امت کا حال، ان کی ہر نیت، ان کے ہر ارادے اور ان کے دلوں کے خطرے سب حضور پر روشن ہیں۔

وہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں اور جو کچھ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا علم نہیں بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے۔ حضور کے علوم کی حقیقت خود وہ جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک مولیٰ جل جلالہ۔

یہاں یہ بات ہمیشہ کے لئے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ علم غیب ذاتی اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے عطا ہوتا ہے۔ بغیر اللہ تعالےٰ کے بتائے کسی چیز کا علم کسی کو نہیں اور یہ کہنا کہ اللہ تعالےٰ کے بتائے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل و صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔ اپنے پسندیدہ رسولوں کو علم غیب دئے جانے کی خبر خود اللہ تعالےٰ نے سورۂ جن میں دی ہے اور بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے گا اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بھی بکثرت انبیاء و اولیاء نے دی ہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔

سبق نمبر ۵ — نعت شریف

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی آمد آمد

وہ اُٹھی دیکھ لو گردِ سواری
عیاں ہونے لگے انوارِ باری

نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں
کسی کی جان کو تڑپا رہی ہیں

مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے
چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے

فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں
یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں

یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے
یہی فریاد رس ہیں بے بسوں کے

اسیروں کے یہی عقدہ کشا ہیں
غریبوں کے یہی حاجت روا ہیں

یہی مظلوم کی سنتے ہیں فریاد
یہی کرتے ہیں ہر ناشاد کو شاد

انہی کی ذات ہے سب کا سہارا
انہی کے در سے ہے سب کا گزارا

انہی کو یاد سب کرتے ہیں غم میں
یہی دُکھ درد کھو دیتے ہیں دم میں

کسے قدرت نہیں معلوم ان کی
مچی ہے دو جہاں میں دھوم ان کی

انہیں پر دونوں عالم مر رہے ہیں
انہیں پر جان صدقے کر رہے ہیں

یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت
کریں خود جَو کی روٹی پر قناعت

فزوں رتبہ ہے صبح و شام ان کا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے نام ان کا

(حضرت حسن بریلوی)

سبق نمبر ٦ ــــ خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

سوال ۱: خلفائے راشدین کن حضرات کو کہا جاتا ہے؟
جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق و امامِ مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ہوئے، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولا علی مرتضیٰ پھر چھ ماہ کے لئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم خلیفہ ہوئے۔ ان حضرات کو خلفاءِ راشدین اور ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں۔

سوال ۲: خلافتِ راشدہ کتنی مدت تک رہی؟
جواب: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ مبارکہ پر خلافتِ راشدہ تیس ۳۰ سال تک رہی کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی پھر امیرالمؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافتِ راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت، خلافتِ راشدہ ہوگی۔

سوال ۳: خلفائے راشدین میں سب سے افضل کون ہے؟
جواب: انبیاء و مرسلین کے بعد تمام مخلوقات سے افضل حضرت صدیقِ اکبر ہیں۔ پھر حضرتِ عمر فاروقِ اعظم پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولےٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

سوال ۴: جو شخص مولیٰ علی کو اُن سب سے افضل کہے وہ کون ہے؟

جواب :- جو شخص حضرت مولیٰ علی کرّم اللہ تعالےٰ وجہہ کو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ یا حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے افضل بتائے وہ گمراہ، بد مذہب اور جماعتِ اہلِ سنت سے خارج ہے۔ خود مولائے علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے ابوبکر و عمر سے افضل بتائے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہوگا اور جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا میں اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر عثمان، رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

سوال ۳۹ :- جو شخص صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم کو خلیفہ نہ مانے وہ کون ہے؟

جواب :- خلفاء ثلاثہ یعنی ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا اتفاق و اجماع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امتِ مسلمہ ان حضرات کو حضور کا خلیفہ تسلیم کرتی چلی آئی ہے۔ خود مولیٰ علی اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کے فضائل بیان فرمائے تو جو شخص ان کی خلافتوں کو تسلیم نہ کرے یا ان کی خلافت کو خلافتِ غاصبہ کہے وہ گمراہ، بد دین ہے بلکہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت تو دلائل قطعیہ سے ثابت ہے تو ان کی خلافت کا منکر اور انہیں خلیفۂ رسول اللہ تسلیم نہ کرنے والا دائرۂ اسلام ہی سے خارج ہے۔

سوال ۴۰ :- صحابہ میں شیخین و ختنین کونسے صحابہ ہیں؟

جواب:- خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو شیخین اور خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور خلیفۂ چہارم حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کو ختنین کہتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حضرت عمر فارق اعظم کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور انہیں شرفِ زوجیت سے مشرف کیا اور یہی وہ شرف ہے جس نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو شیخ (بزرگوار) بنایا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے از راہِ عنایت اپنی صاحبزدی حضرت رقیہ و حضرت اُم کلثوم کو حضرت عثمانِ غنی کے نکاح میں و حضرت بی بی فاطمہ زہرا کو حضرت مولیٰ علی کے نکاح میں دیا۔ اس نسبت سے یہ دونوں حضرات ختنین کہلاتے ہیں۔ ختن کے معنٰی داماد ہیں اور شیخ بمعنی خُسر۔ لیکن شیخین کو حضور کا خُسر اور ختنین کو حضور کا داماد کہنا سخت ممنوع اور خلاف تعظیم ہے۔ اس کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ بلکہ بعض علماء اسے کفر تک بتاتے ہیں، والعیاذ باللہ!

سوال:- خلفاء راشدین کے مختصر حالات کیا ہیں؟

جواب:- (۱) خلیفۂ اول حضرت **ابوبکر صدیق** رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپ کا اسم گرامی عبداللہ اور لقب صدیق و عتیق ہے۔ حضور انور سیدِ عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ سے دو سال چند ماہ بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اپنی قوم کے بہت بڑے دولت مند اور صاحبِ مروّت تھے۔ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے پہلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنے اسلام لانے کے وقت سے دمِ آخر تک حضورؐ کی صحبت سے فیضیاب رہے اور بلا اجازت حضورؐ سے کہیں جدا نہ ہوئے حضورؐ کے ساتھ ہجرت کی اور اپنے اہل وعیال کو خدا و رسول کی محبت میں چھوڑ دیا۔ اسلام لانے کے بعد اپنا سب کچھ اسلام کی حمایت میں خرچ کر دیا۔

آپ کی شان میں بہت آیتیں اور بکثرت حدیثیں وارد ہیں جن سے آپ کے فضائلِ جلیلہ معلوم ہوتے ہیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابوبکر کی محبت اور ان کا شکر میری تمام امت پر واجب ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد جب مسئلہ خلافت درپیش ہوا تو باتفاقِ رائے آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آپ کا زمانۂ خلافت مسلمانوں کے لئے ظلِّ رحمت ثابت ہوا۔ ۷ جمادی الاخرٰی ۱۳ھ روز دوشنبہ کو آپ نے غسل فرمایا، دن سرد تھا، بخار آگیا، آخرکار ۱۵ روز کی علالت کے بعد ۲۲ جمادی الاخرٰی شب سہ شنبہ کو ۶۳ سال کی عمر میں آپ نے رحلت فرمائی۔ آپ نے دو سال اور سات ماہ کے قریب خلافت کے فرائض انجام دیئے۔

(۲) خلیفۂ دوم حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپ کا نام گرامی عمر، کنیت ابو حفص اور لقب فاروق ہے۔ آپ عام فیل کے تیرہ برس بعد پیدا ہوئے۔ آپ اشرفِ قریش سے ہیں۔ نبوت کے چھٹے سال ۲۷ برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسلام لانے کے بعد آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مسلمانوں کو ہمراہ لے کر اعلان و شوکت کے ساتھ مسجدِ حرام میں داخل ہوئے۔ آپ کے مسلمان ہونے سے اسلام کی قوت و شوکت بڑھی، مسلمان نہایت مسرور ہوئے اور کافروں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا انہیں بہت صدمہ تھا۔

آپ کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث میں ہے کہ آسمان کا ہر فرشتہ حضرتِ عمر کی توقیر کرتا ہے اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے۔ حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا میں اس سے بری و بیزار ہوں جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا ذکر بدی کے ساتھ کرے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنی بیماری میں حضرت مولیٰ علی اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے مشورے سے آپ کو اپنے بعد خلافت کے لئے نامزد فرمایا۔ ۱۳ھ جمادی الاخریٰ میں آپ نے امورِ خلافت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اور دس سال چند ماہ امورِ خلافت کو انجام دیا۔ اس دس سالہ خلافت کے ایام میں دنیا عدل و داد سے بھر گئی۔ اسلام کی برکات سے

عالم فیضیاب ہوا۔ فتوحات بکثرت ہوئیں اور ہر طرف اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ ذی الحجہ ۲۳ھ میں آپ ابو لؤلؤ مجوسی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور روضۂ انور میں پہلوئے صدیق میں مدفون ہوئے۔ آپ کی عمر شریف ۶۳ سال تھی۔

---

(۳) خلیفۂ سوم حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپ کا اسم گرامی عثمان بن عفان ہے۔ آپ کی ولادت عام فیل سے چھٹے سال ہوئی۔ آپ کو اسلام کی دعوت حضرت صدیقِ اکبر نے دی۔ آپ کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرتِ رقیہ اور پھر حضرت ام کلثوم آئیں۔ آپ کے سوا دنیا میں کوئی اور شخص ایسا نظر نہیں آتا جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو صاحبزادیاں آئی ہوں۔ اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔

آپ بہت حسین و خوبرو تھے۔ آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں جن سے آپ کی شان اور بارگاہِ رسالت میں آپ کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ روزِ اسلام سے روزِ وفات تک کوئی جمعہ ایسا نہ گزرا کہ آپ نے کوئی غلام آزاد نہ کیا ہو۔

امیرالمومنین عمر فاروقِ اعظم نے اپنے آخر عہد میں ایک جماعت مقرر فرما دی تھی اور خلیفہ کا انتخاب شوریٰ پر چھوڑا تھا۔ کثرتِ رائے آپ کے حق میں ہوئی اور آپ باتفاقِ مسلمین خلیفہ ہوئے اور حضرتِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دفن کے تین روز بعد آپ کے دست حق پر بیعت کی گئی۔ ۱۲ سال امور خلافت انجام دے کر

سنہ ۳۵ھ میں شہادت پائی۔ آپ کی عمر ۸۲ سال کی ہوئی۔

(۴) خلیفۂ چہارم حضرت علی مرتضٰے کرم اللہ تعالٰے وجہہٗ

آپ کا نام نامی علی، کنیت ابو الحسن ابو تراب ہے۔ آپ نوعمروں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ کی طرح آپ نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی صاحبزادی خاتونِ جنت کے ساتھ آپ کا عقد نکاح ہوا۔ آپ کی ہیبت و دبدبہ سے آج تک جوان مردن شیر دل کانپ جاتے ہیں۔ کروڑوں اولیائے کرام آپ کے چشمۂ علم و فضل سے سیراب ہو کر دوسروں کی رشد و ہدایت کی خدمات انجام دے رہے ہیں سادات کرام اور اولادِ رسول علیہ السلام کا سلسلہ پروردگارِ عالم نے آپ سے جاری فرمایا۔ آپ کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ آپ کے حق میں بہت سی آیتیں نازل ہوئیں حدیث میں ہے کہ آپ کا دیکھنا عبادت ہے۔

امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ کی شہادت کے دوسرے روز مدینہ طیبہ میں تمام صحابہ نے جو وہاں موجود تھے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ سنہ ۳۶ھ میں جنگِ جمل کا واقعہ پیش آیا اور صفر ۳۷ھ میں جنگ صفین ہوئی جو ایک صلح پر ختم ہوئی۔ اس وقت خارجیوں نے سرکشی کی اور آپ نے ان کا قلع قمع فرمایا۔ ابن ملجم خارجی نے جمعہ مبارکہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ میں آپ کو شہید کر دیا۔ آپ نے تقریباً ۶۵ سال کی

عمر پائی اور ۴ سال ۹ ماہ امورِ خلافت کو سرانجام دیا

سبق نمبر ۷ —— ایمان و کفر

سؤال:۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ سچے دل سے ان تمام باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریاتِ دین سے ہیں اسے ایمان کہتے ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس سے لائے۔ خواہ وہ حکم ہو یا خبر، ان سب کو حق جاننا اور سچے دل سے ماننا، ایمان کہلاتا ہے اور جو شخص ایمان لائے اسے مومن مسلمان کہتے ہیں۔

سؤال:۔ مومن کتنے قسم کے ہیں؟

جواب:۔ مومن دو قسم کے ہیں۔ ایک مومن صالح، دوسرا مومن فاسق، مومن صالح یا مومن مطیع وہ مسلمان ہے جو دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کے ساتھ ساتھ احکام شریعت کا پابند بھی ہو۔ خدا و رسول کی اطاعت کرتا ہو۔ شرع کے امر و نہی کا خلاف نہ کرتا ہو۔ اور مومن فاسق وہ ہے جو احکام شریعت کی تصدیق اور اقرار تو کرتا ہے مگر اس کا عمل ان احکام کے برخلاف ہو جیسے وہ مسلمان جو نماز روزہ کو فرض تو جانتے ہیں مگر ادا نہیں کرتے۔

سؤال:۔ فاسق فی العقیدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ فاسق فی العقیدہ وہ شخص ہے جو دعوی اسلام کے ساتھ ساتھ
مذہب اہل سنت وجماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے اسی کو بد دین گمراہ بد مذہب
اور ضال بھی کہتے ہیں۔

سوال ۴۵ :۔ عمل بدن ایمان میں داخل ہیں یا نہیں؟

جواب :۔ اصل ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے اعمال بدن حقیقۃً ایمان
کا جزو نہیں البتہ کمال ایمان کی شرط ضرور ہیں۔ ہاں بعض اعمال جو قطعاً
ایمان کے منافی ہوں ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا۔ جیسے بت یا چاند
سورج وغیرہ کو سجدہ کرنا یا کسی نبی کی یا قرآن کریم کی یا کعبہ معظمہ کی توہین کرنا
اور کسی سنت کو ہلکا بتانا۔ یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت
ہیں جیسے زنار باندھنا، سر پر چٹیا رکھنا، قشقہ لگانا جس شخص سے یہ افعال
صادر ہوں اسے از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے دوبارہ
نکاح کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

سوال ۴۶ :۔ ایمان گھٹتا اور بڑھتا بھی ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ایمان قابل زیادتی ونقصان نہیں وہ بڑھے نہ گھٹے۔ اس لئے کہ
کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی چوڑائی موٹائی یا گنتی رکھتا ہو
اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق نام ہے دل کی ایک کیفیت کا جسے یقین
کہا جاتا ہے البتہ ایمان میں شدت وضعف کی گنجائش ہے یعنی
کمالِ ایمان میں کمی بیشی ہو سکتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تنہا ایمان اس امت کے تمام افراد کے مجموعی

ایمانوں پر غالب ہے۔

سوال ۵۵: اسلام اور ایمان میں کیا فرق ہے؟

جواب: طاعت اور فرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں ان میں کوئی فرق نہیں جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن ہے البتہ محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا۔

سوال ۵۶: مسلمان ہونے کے لئے کیا شرط ہے؟

جواب: اقرار لسانی یعنی زبان سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرنا تاکہ دوسرے لوگ اسے مسلمان سمجھیں اور مسلمان اس کے ساتھ اہلِ اسلام کا سا سلوک کریں مسلمان ہونے کے لئے شرط ہے نیز یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو گرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں کہ بغیر شرعی مجبوری کے کلمۂ کفر وہی شخص اپنی زبان پر لائے گا جس کے دل میں ایمان کی اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں۔

سوال ۵۷: کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لائے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے اور شرک کے معنی ہیں خدا کے سوا کسی اور کو واجب الوجود یا مستحقِ عبادت جاننا یعنی خدا کی خدائی میں دوسرے

کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے، اس کے سوا کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں۔ اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے۔ یہ جو قرآن عظیم نے فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائے گا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی۔ کفر کرنے والے کو کافر اور شرک کرنے والے کو مشرک کہا جاتا ہے۔

سوال:۔ کافر کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب:۔ کافر دو قسم کے ہوتے ہیں اصلی اور مرتد۔

کافر اصلی وہ کہ شروع سے کافر اور کلمۂ اسلام کا منکر ہے خواہ علی الاعلان کلمہ کا منکر ہو یا بظاہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہے۔

اور مرتد وہ کہ کلمہ گو ہو کر کفر کرے خواہ یوں کہ پہلے مسلمان تھا پھر علانیہ اسلام سے پھر گیا، کلمۂ اسلام کا منکر ہو گیا یا یوں کہ کلمۂ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر خدا و رسول کی توہین کرتا یا ضروریاتِ دین میں سے کسی سے انکار کرتا ہے۔

سوال:۔ جو کافر علانیہ کفر کرتے ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ علی الاعلان کلمۂ اسلام کے منکر چار قسم کے ہیں:

اوّل دہریہ کہ خدا ہی کا منکر ہے، زمانہ کو قدیم خیال کرتا ہے، مخلوق کو خود بخود پیدا ہونے والا کہتا ہے اور قیامت کا قائل نہیں، انہیں میں زندیق اور ملحد ہیں کہ دین کا مذاق اڑاتے اور ضروریاتِ دین بلکہ تعلیماتِ اسلام کو مضحکہ خیز سمجھتے ہیں اگرچہ وجود باری کے منکر نہ ہوں۔

دوم مشرک کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود یا واجب الوجود مانتا ہے، جیسے ہندو بت پرست کہ بتوں کو اپنا معبود جانتے ہیں اور آریہ کہ روح اور مادہ کو واجب الوجود یعنی قدیم و غیر مخلوق جانتے ہیں، یہ دونوں مشرک ہیں اور آریوں کو موحد سمجھنا سخت باطل ہے۔

سوم مجوسی، آتش پرست کہ آگ کی پوجا کرتے ہیں۔

چہارم کتابی (اہل کتاب) یہودی اور نصرانی جو دوسری آسمانی کتابوں کے نزول کا اقرار اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں اور اس پر ایمان نہیں رکھتے۔

سوال ۱۱: منافق کون ہوتا ہے؟

جواب: منافق وہ کافر ہے کہ زبان سے دعوئے اسلام کرتا ہے اور دل میں اسلام کا منکر ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کچھ لوگ اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے اس لئے کہ ان کے کفر باطنی کو خدا و رسول نے واضح کیا اور فرما دیا کہ یہ منافق ہے، اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت یقین کے ساتھ منافق نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانے میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعوئے اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین کا انکار بھی ہے۔ کافروں میں سب سے بدتر منافق یہی ہیں اور ان کی صحبت ہزاروں کافروں کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھلاتے ہیں۔

سوال ۱۲: کافر کی بخشش اور نجات کے لئے دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا
کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنتی) کہے
وہ خود کافر ہے۔

سوال: کافر کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے
اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان
پر یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی
سے ثابت نہ ہو، مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اُس
کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا
ہے تو جب کوئی کافر اپنے کفر سے توبہ کئے بغیر مر گیا تو ہم کو خدا اور رسول
کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں، اس کی زندگی اور موت کے بعد
تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں اور خاتمہ
کا حال علمِ الٰہی پر چھوڑ دیں جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہو اور اس سے
کوئی قول و فعل خلافِ ایمان ثابت نہ ہو تو فرض ہے کہ ہم اسے
مسلمان ہی مانیں اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں، شریعت
کا مدار ظاہر پر ہے اور روزِ قیامت ثواب یا عذاب کی بنیاد خاتمہ پر ہے

سوال: اس امت میں گمراہ فرقے کتنے ہیں؟

جواب: حدیث میں ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ ایک فرقہ
جنتی ہوگا باقی سب جہنمی، صحابہ نے عرض کی کہ وہ ناجی (جنتی) فرقہ کون ہے؟

یارسول اللہ! فرمایا وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں، یعنی سنت کے پیرو۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا وہ جماعت ہے۔ یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا۔ اسی وجہ سے اس ناجی فرقے کا نام اہل سنت وجماعت ہوا۔

سوال: ضروریاتِ دین میں کیا کیا باتیں ہیں؟

جواب: ضروریاتِ دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں کہ انہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس سے لائے جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہا، مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ یا مثلاً یہ اعتقاد کہ سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں، یا یہ کہ قرآنِ کریم میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے۔

سبق نمبر ۸ — بدعت اور گناہِ کبیرہ و صغیرہ

سوال ۱: بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: بدعت اس نئی چیز کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نکلی ہو۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں، ایک بدعت ضلالت جس کو بدعتِ سیئہ بھی کہتے ہیں اور دوسری بدعتِ محمودہ جس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں۔

سوال ۲: بدعتِ سیئہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بدعت سیئہ وہ نوپید بات ہے جو کتاب (قرآن) اور سنت (حدیث) اور جماعِ امت کے مخالف ہو یا یوں کہنا چاہیے کہ جو نوپید بات کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی برائی شرع سے ثابت ہے تو وہ بری اور بدعتِ سیئہ ہے اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔

سوال ۳: بدعتِ حسنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو ناپید بات یا نئی چیز کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ اور جماعِ ست کے مخالف نہ ہو وہ بدعت محمودہ یا بدعتِ حسنہ کہلاتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جو نئی بات کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی خوبی شرع سے ثابت ہے تو وہ اچھی بات اور بدعتِ حسنہ ہے اور یہ بدعت مستحب بلکہ سنت بلکہ، جب تک ہوتی ہے۔

سوال :- صحابہ یا تابعین کے بعد جو بات نو پید ہو وہ بدعتِ سیئہ ہے یا نہیں ؟

جواب :- کسی نو پید بات کا بدعتِ سیئہ یا حسنہ ہونا کسی زمانہ پر موقوف نہیں ہے بلکہ کتاب اور سنت اور اجماعِ امت کی موافقت یا مخالفت پر ہے تو جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو کہ کتاب و سنت اور اجماع کے مخالف نہ ہو وہ ہرگز بدعتِ سیئہ نہیں ہو سکتی خواہ کسی زمانے میں ہو۔ خود صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں یہ رائج رہا ہے کہ اپنے زمانے کی بعض نو پیدا چیزوں کو منع کرتے اور بعض کو جائز رکھتے۔

حضرت امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں "نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ" یہ اچھی بدعت ہے۔ حالانکہ تراویح سنتِ مؤکدہ ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم اللہ بآواز پڑھتے سن کر فرمایا "یَا بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ" اے میرے بیٹے! یہ نو پید بات ہے، نئی باتوں سے بچ۔ تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی اپنے زمانے میں ہونے یا نہ ہونے پر مدار نہ تھا بلکہ نفسِ فعل کو دیکھتے اگر اس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہوتی جائز دیتے ورنہ منع فرما دیتے اور نہیں بُرا کہتے۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا فرمایا اور ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا تو قیامت تک نئی نئی باتیں پیدا کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی نئی بات نکالنے کا

ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملے گا۔ چاہے وہ عبادت ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور ہو مگر یہ بات نہیں کہ جس زمانے کے جاہل جو بات چاہیں اپنی طرف سے نکال لیں اور وہ بدعتِ حسنہ ہو جائے۔ یہ گفتگو علمائے دین اور پابند شرع مسلین کے بارے میں ہے کہ یہ جو امر ایجاد کریں اور اسے جائز و مستحب کہیں وہ بے شک جائز و مستحب ہے۔ چاہے کبھی واقع ہو تو اس نیک بات کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائے گا نہ کہ بدعتی۔

سوال ۹۱: گناہ کسے کہتے ہیں اور وہ کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب: خدا اور رسول کی نافرمانی یعنی احکامِ شریعت پر عمل نہ کرنا گناہ اور معصیت ہے۔ گناہ کرنے والا گناہ گار یا عاصی کہلاتا ہے۔ گناہ آدمی کو خدا سے دور کرتا اور اسے ثواب سے محروم اور عذاب کا مستحق بناتا ہے۔ گناہ کی دو قسمیں ہیں، صغیرہ اور کبیرہ۔

سوال ۹۲: گناہِ صغیرہ کونسا گناہ ہے؟

جواب: گناہِ صغیرہ وہ گناہ ہے جس پر شریعت میں کوئی وعید نہیں آئی یعنی اس کی کوئی خاص سزا بیان نہیں کی گئی ہے۔ آدمی کوئی نیکی عبادت، صدقہ، اطاعت والدین وغیرہ کرتا ہے تو اس کی برکت سے یہ گناہ زائل ہو جاتا ہے جیسے حدیث شریف میں آیا کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ غرض یہ گناہ جلد ہی معاف ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس پر اصرار نہ ہو کہ گناہِ صغیرہ اصرار سے گناہ کبیرہ بن جاتا ہے ورنہ تو یہ کئے اکی

معافی نہیں ہوتی۔

سوال۶۳: گناہِ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: گناہِ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر وعید آئی یعنی وعدۂ عذاب دیا گیا، گناہ کبیرہ سے آدمی خالص توبہ واستغفار کئے بغیر پاک نہیں ہوتا۔

سوال۶۴: کبیرہ گناہ کون کونسے ہیں؟

جواب: قرآن وحدیث میں جن کبیرہ گناہوں کا ذکر آیا ہے ان میں سے کچھ یہ ہیں:۔ ناحق خون کرنا، چوری کرنا، یتیم کا مال ناحق کھانا، ماں باپ کو ایذا دینا، سود کھانا، شراب پینا، جھوٹی گواہی دینا، نماز نہ پڑھنا۔ روزۂ ماہِ رمضان نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، جھوٹی قسم کھانا، ناپ تول میں کمی بیشی کرنا، مسلمانوں سے ناحق لڑائی کرنا، رشوت لینا یا دینا، حکام کے روبرو چغلی کھانا، کسی مسلمان کی غیبت کرنا، قرآن شریف پڑھ کر بھول جانا، علمائے دین کی بے عزتی کرنا، خدا کی مغفرت سے ناامید ہونا، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشہ میں اپنا پیسہ اور وقت برباد کرنا۔ ڈاڑھی منڈانا، خودکشی کرنا۔

سوال۶۵: گناہ کبیرہ کرنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: گناہ کبیرہ کا مرتکب مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا۔ خواہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اس کی مغفرت فرمادے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد اسے بخش دے یا اپنے کئے کی کچھ سزا پاکر بخشا جائے بہرحال وہ جنت میں جائے گا اور اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔

سوال ۲۱: گناہ کبیرہ کی معافی کی صورت کیا ہے؟

جواب: گناہ کی دو صورتیں ہیں ایک بندے کا وہ گناہ جو خالص اس کے اور اس کے پروردگار کے معاملہ میں ہو کہ کوئی فرض نماز چھوڑ دی، کسی دن کا روزہ ترک کر دیا۔ اس قسم کے گناہوں میں اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی سچے دل سے توبہ کرے یعنی جو کر چکا اس پر نادم ہو، بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر اس کی معافی چاہے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے باز رہنے کا عزم بالجزم قطعی پختہ ارادہ کرلے، مولیٰ تعالیٰ کریم ہے اور چاہے تو اسے معاف کر دے اور درگزر فرمائے۔ دوسرے قسم کے وہ گناہ ہیں جو بندوں کے باہمی معاملات میں ہوں کہ آدمی کسی کے دین آبرو و جان، مال جسم یا صرف قلب کو آزار و تکلیف پہنچائے جیسے کسی کو گالی دی، مارا، بُرا کہا غیبت کی یا کسی کا مال چرایا، چھینا، لوٹا، رشوت، سود، جوئے میں لیا۔ ایسی صورت میں جب تک بندہ معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا، یہ معاملہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) کا ہے اور اگرچہ اللہ تعالیٰ ہمارا ہمارے جان و مال و حقوق سب کا مالک ہے جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے مگر اس کی عدالت کا قانون یہی ہے کہ اس نے ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھا ہے بغیر ہمارے بخشے معاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی لہذا اس قسم کے گناہوں میں جن کا تعلق بندوں سے ہے، توبہ مقبول ہونے کے لئے اس کا معاف کرانا ضروری ہے کہ جب تک صاحبِ حق معاف نہ کریگا معافی نہ ملیگی اور پہلی صورت میں فرائض و واجبات کی قضا بھی لازم ہے جبکہ ان کی قضا ہو۔

سوال ۲۲: توبہ کسے کہتے ہیں اور توبہ کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے یعنی بندہ اپنے پروردگار کی اطاعت کی طرف

پلٹنا۔ اس کے تین رکن ہیں، ایک گناہ کا اعتراف دوسرے گناہ پر ندامت تیسرے گناہ سے باز رہنے کا قطعی ارادہ، اور اگر گناہ .... قابلِ تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً بے نمازی کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے مولیٰ تعالےٰ کریم ہے اس کے کرم کے دروازے ہر وقت بندوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں توبہ میں جس قدر ممکن ہو جلدی کرنی چاہیئے۔ توبہ میں ٹال مٹول کرنا مسلمان کی شان نہیں، کیا خبر موت اسے مہلت دے یا نہ دے، پل کی خبر نہیں، کل کس نے دیکھی ہے۔ اور بہتر ہے کہ جب اپنے لئے دعائے مغفرت یا کوئی بھی دعا کرے تو سب اہلِ اسلام کو اس میں شریک کرے کہ اگر یہ خود قابل عطا نہیں تو کسی بندے کا طفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔ حدیث میں آیا کہ جو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

اور اولیاء وعلماء کی مجلسوں میں دعائے مغفرت کرنا بہت بہتر ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت اور محروم نہیں رہتا۔ یونہی اولیائے کرام کے مزارات پر حاضر ہو کر ان کے وسیلہ سے استغفار کرنا قبولیتِ دعا کا باعث ہے کہ ان کے قرب وجوار پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں، یہاں جو دعا مانگی جاتی ہیں اللہ تعالےٰ روا فرماتا ہے۔ بالخصوص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس کہ دعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حاجت روائی کا ذریعۂ عظمیٰ ہیں۔ آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اس پر دلیل کافی۔ اللہ تعالےٰ [illegible] ہر طرح معاف کر سکتا ہے مگر ارشاد ہوتا ہے

کہ اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ان کی بخشش چاہے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں"۔ اور بعد وفات قبرِ انور پر حاجت کے لئے جانا بھی صحابہ کرام کے عمل سے ثابت اور حکمِ مذکور میں داخل ہے۔

اور مقبولانِ بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق فلاں یا بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز بلکہ آدم علیہ السلام کی سنت ہے کہ آپ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ و مرتبت کے طفیل میں مغفرت چاہی اور حق تعالےٰ نے ان کی مغفرت فرمائی۔

سبق نمبر ۹ —— تقلید کا بیان

سوال: تقلید کسے کہتے ہیں؟

جواب: تقلید کے شرعی معنی ہیں کسی کے قول و فعل کو اپنے لئے حجت بنا کر دلیل شرعی پر نظر کئے بغیر مان لینا یہ سمجھ کر کہ وہ اہلِ تحقیق سے ہے اور اس کی بات شرعاً محقق اور قابلِ اعتماد ہے۔ جیسا کہ ہم مسائل شرعیہ میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول و فعل اپنے لئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے خواہ وہ قرآن و حدیث یا اجماعِ امت کو دیکھ کر مسئلہ بیان فرمائیں یا اپنے قیاس سے حکم دیں۔ تقلید کرنا واجب ہے اور تقلید کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں جیسے ہم لوگ حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ کے مقلد ہیں۔

سوال: تقلید کن مسائل میں کی جاتی ہے؟

جواب :- شرعی مسائل تین طرح کے ہوتے ہیں :

(۱) عقائد جن کا صرف سمجھ لینا اور قلب میں راسخ و محفوظ کر لینا ضروری ہے، اور چونکہ یہ اصولِ دین ہیں اس لئے ان میں کوئی ترمیم و تنسیخ کمی بیشی بھی نہیں۔

(۲) وہ احکام جو قرآن و حدیث سے صراحۃً ثابت ہیں کسی مجتہد کے اجتہاد یا قیاس کو ان کے ثبوت میں کوئی دخل نہیں مثلاً پنج وقتہ نماز اور روزۂ ماہِ رمضان، حج، زکوٰۃ وغیرہ فرائض اور ایسے ہی دیگر احکام۔

(۳) وہ احکام جو قرآن و حدیث میں اجتہاد سے حاصل کئے جائیں۔ ان میں سے اصول عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں۔ یوہیں جو احکام قرآن و حدیث سے صراحۃً ثابت ہیں، ان میں کسی کی تقلید روا نہیں یعنی ہم جو ان مسائل کو مانتے ہیں وہ اس لئے نہیں کہ امام اعظم نے فرمایا ہے بلکہ اس لئے مانتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں ان کا صراحۃً ذکر آیا ہے اور تیسری قسم کے مسائل جو قرآن و حدیث و اجماع امت سے اجتہاد کر کے نکالے جائیں ان میں غیر مجتہد پر تقلید واجب ہے اور مجتہد کے لئے تقلید منع۔

سوال :- مجتہد کون ہوتا ہے ؟

جواب :- مجتہد وہ بالغ اور صحیح العقل مسلمان ہے جس میں اس قدر علمی لیاقت اور قابلیت ہو کہ قرآنی اشارات و کنایات کو سمجھ سکے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے، ناسخ و منسوخ کا پورا علم رکھتا ہو۔ علم صرف و نحو و بلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مہارت حاصل ہو۔ احکام کی تمام آیتوں اور احادیث پر اس کی نظر ہو۔ تمام مسائل جزئیہ کو قرآن و حدیث سے اخذ کر کے ہر ہر مسئلہ کا ماخذ اور

اس کی دلیل کو اچھی طرح جانتا ہو کہ یہ مسئلہ اس آیت یا فلاں حدیث سے ماخوذ ہے۔ اس کے علاوہ ذکی اور خوش فہم ہو۔

سوال :۔ فقہ کسے کہتے ہیں اور فقیہ کون ہے ؟

جواب :۔ وہ مسائلِ جزئیہ عملیہ اور احکامِ شرعیہ جو قرآن و حدیث میں جابجا پھیلے ہوئے تھے، ائمہ مجتہدین نے لوگوں کی آسانی کے لئے جس موقع سے اور جس طرح مفہوم ہوتے تھے ان کو اسی عنوان سے اخذ کیا، اسی طرح جو مسائل اجماعِ امت اور قیاس سے ثابت ہوئے ان سب کو یکجا ہر قسم کے مسائل کو جُدا جُدا بابوں اور فصلوں میں کر کے اس مجموعہ کا نام فقہ رکھ دیا تو ان مسائل میں عمل کرنا بعینہٖ قرآن و حدیث اور اجماعِ امت پر عمل کرنا ہے اور اس علم فقہ میں مہارت رکھنے والے علماء کو فقیہ یا فقہاء کہا جاتا ہے۔

سوال :۔ مذہب کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ دین کے فروعی مسائل اور احکامِ جزئیہ میں کسی امام مجتہد کا وہ آئین یا دستورِ العمل جو انہوں نے قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے اخذ کیا، اسے مذہب کہتے ہیں۔ یوں سمجھ لو کہ دین اصل ہے اور مذہب اسکی شاخ۔

سوال :۔ اس وقت دنیائے اسلام میں کتنے مذہب پائے جاتے ہیں ؟

جواب :۔ حدیث شریف کے ارشاد کے مطابق دنیا و آخرت میں نجات پانے والا مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا، اہل سنت و جماعت کا ہے اور یہ ناجی گروہ اہل سنت و جماعت آج چار مذہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی میں جمع ہو گیا ہے۔ تبع تابعین کے زمانہ سے آج تک ساری امتِ مرحومہ کا عمل یہی رہا ہے

کہ جو خود مجتہد نہ ہو وہ کسی مجتہد کی تقلید کرے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے ماہرین فن جو علم و فن میں یکتائے روزگار گذرے اور چوٹی کے علماء فضلاء، محدثین مفسرین حدیث و قرآن کے علم میں مہارت رکھنے والے اپنی اپنی تحقیقات کو چھوڑ کر ان ہی چار اماموں میں سے کسی امام کی تقلید پر مجبور ہوئے اور مقلد کہلائے۔

امام بخاری، امام مسلم اور دوسرے ائمہ حدیث جن کی احادیث کی کتابیں آج تمام دنیائے اسلام میں مانی جاتی ہیں۔ تمام عمر تقلید ہی کرتے رہے اسی طرح مشائخ میں سے حضرت غوث اعظم اور خواجہ غریب نواز وغیرہ جیسی بزرگ ہستیاں مقلد ہی گذری ہیں۔ غرضیکہ ان چار مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اگرچہ وہ صحابہ کے قول اور صحیح حدیث اور آیت کے موافق ہو جو ان چار مذہبوں سے باہر ہے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا بدمذہب اور بدعتی ہے کہ وہ تمام مسلمانوں سے الگ ہوگیا وہ نکلتا ہے اور حدیث میں ہے جو مسلمانوں کے بڑے گروہ سے الگ ہو وہ جہنم میں الگ ہوا۔

سوال:۔ جو شخص ان چاروں مذہبوں پر عمل کرنے کا دعوے کرے وہ کیسا ہے؟

جواب:۔ جو شخص ان چاروں مذہبوں میں سے کسی بھی ایک کا نہ معتقد ہو اور نہ اس کا تابع، وہ براہِ فریب عوام بے چاروں کو بے قیدی کی طرف بلاتا ہے۔ اس کا تو مطلب یہ نکلا کہ ائمہ اہل سنت کے سب مذہبوں میں کچھ کچھ باتیں خلافِ دینِ محمدی ہیں لہذا ان میں سے تنہا ایک پر عمل ناجائز و حرام ہے لہذا ہر ایک کے دینی مسائل چن لیے جائیں اور بے دینی کے چھوڑ دئے جائیں اور اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ تمام سرداران امت

اور پیشوایانِ ملت گناہ گار اور حرام کے مرتکب ٹھہریں کہ وہ اپنی ساری عمر ایک ہی امام کی تقلید کرتے رہے اور اپنے پیروؤں کو بھی تقلید کی تلقین کرتے رہے اور جو ایسی بات کہے جس سے ساری امت کا گمراہ ہونا لازم آئے وہ خود گمراہ، بددین اور دینِ اسلام کے دائرہ سے خارج ہونیوالوں میں ہے۔

یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسے دربارِ شاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ ان کا ہر گروہ ایک راستہ پر ہولیا اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرت نے اسے بیجا حرکت سمجھا کہ جب چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کر لیجئے۔ پکارتا رہا صاحبو! ہر شخص چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سُنی، ناچار آپ ہی تانا تننا شروع کیا۔ کوس بھر اس راستے چلا، پھر اسے چھوڑا اور دوسرے راستے پر دوڑا، پھر اس سے منہ موڑا اور تیسرے راستے کو پکڑا، پھر اس سے بھاگ کر چوتھے کو ہولیا اور تیلی کے بیل کی طرح یونہیں چکر لگاتا رہا۔ اب ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ شخص مجنون و دیوانہ ہے یا صحیح الحواس و فرزانہ۔

غرض ہر مسلمان پر فرض و لازم ہے کہ وہ اپنے امام کے مذہب کا پابند ہو کر رہے۔ اگر اس کے مذہب سے عدول کرے گا تو خدائے تعالیٰ کے یہاں اس کا کوئی عذر نہ سنا جائے گا بلکہ وہ جہنم کا مستحق ٹھہرے گا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ان چاروں مذہبوں کے اماموں کو امامِ اہلِ سنت جانے۔

سب کی جناب میں عقیدت رکھے۔ سب کے مقلدوں کو راہِ راست پر مانے اور یقین رکھے کہ جیسے ائمہ اربعہ کا قول ضلالت و گمراہی نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا اور جو اسے بدعت کہے وہ علمائے کرام کے نزدیک خود بدعتی ، بد دین اور عذابِ دوزخ کا مستحق ہے۔

سوال :- اہلِ سنت میں اشاعرہ اور ماتریدیہ کون ہیں؟

جواب :- ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ اصولِ عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں ہاں بعض فروعی عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے اسی بنار پر خود اہلِ سنت میں دو گروہ ہیں ، ماتریدیہ کہ حضرت امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تابع ہیں اور اشاعرہ کہ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تابع ہیں۔ یہ دونوں جماعتیں اہلِ سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں۔ آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے ، ان کا اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہلِ حق ہیں۔ کوئی کسی کو گمراہ یا بدمذہب بلکہ فاسق و فاجر بھی نہیں کہہ سکتا۔

سوال :- قرآن و حدیث میں جس تقلید کی بُرائی آئی ہے وہ کونسی ہے؟

جواب :- بعض لوگ اپنے دادا کی ایجاد کی ہوئی شادی و غمی کی ان رسموں کی پابندی کرتے ہیں جو خلافِ شریعت ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے تھے ہم بھی ایسا کریں گے ، چاہے یہ کام جائز ہو یا ناجائز۔ قرآن و حدیث میں ایسی ہی تقلید کی مذمت و برائی

بیان کی گئی ہے اور ایسی ہی تقلید سے روکا گیا ہے۔ ان آیتوں اور حدیثوں کی رُو سے تقلیدِ ائمہ کو حرام یا شرک کہنا محض بے دینی ہے۔ بھلا ایسا کونسا مسلمان ہوگا جو قرآن و حدیث کو چھوڑ کر خدا اور رسول کے احکام کے خلاف اماموں کے قول و فعل پر چلنے میں اپنی نجات سمجھے، سارے ہی مقلد مسائلِ جزئیہ میں اماموں کی تحقیق کے موافق قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں اسی وجہ سے مقلد کہلاتے ہیں۔

سوال: چاروں مذاہب کے اماموں کے نام اور لقب کیا ہیں؟

جواب: چار امام یہ ہیں:۔

(۱) حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا لقب ابوحنیفہ ہے۔ شہر کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہ کے بانی ہیں۔ آپؓ کے اجتہادی مسائل تقریباً بارہ سو سال سے تمام اسلامی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور چونکہ آپ کا مذہب اصول سلطنت سے بہت مناسبت رکھتا ہے اس لئے بڑی بڑی عظیم اسلامی سلطنتوں میں آپ ہی کے مسائل، قانون سلطنت تھے اور آج بھی ہیں۔ اسلامی دنیا کا بیشتر حصہ آپ ہی کے مذہب کا پیرو ہے۔ تمام ائمہ میں یہ خصوصیت اور شرف صرف آپ کو حاصل ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔

بغداد شریف میں ۱۵۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ پہلی بار نمازِ جنازہ میں کم و بیش پچاس ہزار کا مجمع تھا۔ اس پر آنے والوں کا سلسلہ قائم تھا یہاں تک کہ چھ بار نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ مزار شریف بغداد شریف میں مشہور اور متبرک مقامات سے ہے۔ آپ کے شاگردوں کے شاگردوں میں امام بخاری اور دوسرے بڑے بڑے محدثین کرام ہیں۔ آپ کے مقلِد حنفی کہلاتے ہیں۔

(۲) حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا لقب شافعی ہے۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ کا سالِ وفات اور حضرت امام شافعی کا سالِ ولادت ایک ہے یعنی آپ ۱۵۰ھ میں بمقام عسقلان پیدا ہوئے آپ کا لقب ابو عبد اللہ ہے۔ آپ ہاشمی قریشی مُطّلبی ہیں۔ علمِ فقہ، اصولِ حدیث اور دیگر علوم و فنون میں کوئی اور آپ کا ہم پایہ نہ تھا۔ زہد و تقوے و سخاوت اور حسنِ سیرت میں آپ یکتائے روزگار تھے۔ ۵۴ سال کی عمر شریف میں ۲۰۴ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار شریف قرافہ (مصر) میں ہے۔ آپ کے مقلد شافعی کہلاتے ہیں۔

(۳) حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مدینہ منورہ میں ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

فقہ و حدیث میں تمام اہلِ حجاز آپ کو امام تسلیم کرتے تھے۔ حضرتِ امام شافعی آپ ہی کے شاگردانِ رشید سے ہیں۔ آپ کے چشمۂ علم سے بڑے بڑے ائمۂ مجتہدین سیراب ہوئے۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو کمالِ عشق تھا۔ حضور کی محبت میں ساری زندگی مدینہ شریف ہی میں گزاری۔ مدینہ طیبہ ہی میں ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا، یہیں مزار شریف ہے۔ عمر شریف ۸۴ سال کی ہوئی۔ آپ کے مقلد مالکی کہلاتے ہیں۔

۴۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بغداد شریف میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ وہیں آپ نے پرورش پائی آپ کے فضائل و نعت زبان زدِ خواص و عوام ہیں۔ خلیفہ مامون رشید کے زمانے میں جب خلقِ قرآن کا فتنہ اٹھا تو آپ نے کلمۂ حق کا حق ادا کیا۔ بڑے مصائب جھیلے لیکن دین پر آنچ نہ آنے دی۔ بغداد شریف ہی میں آپ نے ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف ۷۷ سال تھی۔ آپ کے مقلد حنبلی کہلاتے ہیں۔

سبق نمبر ۱ — اصطلاحاتِ احکامِ شرعیہ

سوال:۔ اصطلاحِ شرعی کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ کسی لفظ کے وہ مخصوص معنیٰ جو شریعت میں مراد لئے جاتے ہیں،

نہیں اصطلاحِ شرعی کہتے ہیں۔

سوال :۔ احکامِ شرعیہ کتنے ہیں؟

جواب :۔ حکمِ شرعی دو قسم پر ہے ایک اَمر اور دوسرا نہی، پہلی قسم کے احکام کو مامورات اور دوسری قسم کے احکام کو منہیات یا ممنوعات کہا جاتا ہے پھر امر اور نہی کے اعتبار سے احکام شرعیہ گیارہ ہیں، پانچ جانب فعل (امر) یعنی وہ جن سے کسی فعل کی طلب ثابت ہوتی ہے، ان میں سب سے اہم و مقدم فرض ہے، پھر واجب، پھر سنت مؤکدہ، پھر سنت غیر مؤکدہ، پھر مستحب۔

اور پانچ احکام جانبِ ترک (نہی) میں ہیں یعنی وہ جن سے کسی فعل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ ان میں کمتر درجے کا خلافِ اولیٰ ہے۔ اس سے اوپر مکروہ تنزیہی ہے۔ اس سے اوپر اساءت، اس سے اوپر مکروہ تحریمی اور ان سب سے اوپر حرام، یہ سب دس احکام ہوئے اور گیارہواں سب کے بیچ میں مباح خالص ہے۔

سوال :۔ فرض کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے؟

جواب :۔ فرض کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض اعتقادی (۲) اور فرض عملی؛ فرض اعتقادی وہ حکم شرعی جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کا انکار کرنے والا ائمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے، اور اگر اس کی فرضیت دینِ اسلام کا عام خاص پر روشن و بدیہی مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماعِ قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر

کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذرِ صحیحِ شرعی ایک بار بھی چھوڑے وہ فاسق گناہ کبیرہ کا مرتکب اور عذابِ جہنم کا مستحق ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

فرضِ عملی وہ حکم شرعی ہے جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظرِ مجتہد میں دلائلِ شرعیہ کے بموجب یقین ہے کہ بے اس کے کئے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا۔ یہانتک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم (معدوم) ہوگی، اس کا بے وجہ انکار فسق و گمراہی ہے۔ ہاں اگر کوئی مجتہد دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کرسکتا ہے جیسے ائمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا۔ مگر اس فرض عملی میں ہر شخص اسی امام کی پیروی کرے جس کا مقلد ہے۔ اپنے امام کے خلاف بلاضرورتِ شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

سوال:۔ فرض عملی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ فرض عملی کی دو قسمیں ہیں (۱) فرضِ عین (۲) فرض کفایہ۔ فرض عین وہ فرض ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل بالغ پر ضروری ہو جیسے نماز پنجگانہ اور فرضِ کفایہ اس فرض کو کہتے ہیں جس کو دو ایک مسلمان ادا کرلیں تو سب مسلمانوں کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے اور یک آدمی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں جیسے غسل میت اور نماز جنازہ۔

سوال۸۲: واجب کتنے قسم پر ہے؟

جواب: فرض کی طرح واجب بھی دو قسم پر ہے (۱) واجب اعتقادی (۲) واجب عملی۔ واجب اعتقادی وہ حکم شرعی ہے جس کی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ فرض عملی اور واجب عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور واجب عملی وہ حکم شرعی (یا واجب اعتقادی) کہ بے اس کے کئے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہے مگر غالب گمان اس کی ضرورت پر ہے۔ اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا گناہِ کبیرہ؟

سوال۸۳: سنت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: سنت دو قسم پر ہے ایک سنت مؤکدہ جسے سنت ہدی (سنن الہدی) بھی کہتے ہیں دوسری سنت غیر مؤکدہ جس کو سنت زائدہ (سنن زوائد) بھی کہتے ہیں اور کبھی اسے مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں۔

سوال۸۴: سنتِ مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ حکم شرعی ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ اس خیال سے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یعنی نہ کیا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی شریعت میں تاکید ہی۔

سوال۸۵: سنتِ مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ سنت مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پائے گا اور جو شخص بلا عذر شرعی ایک بار بھی ترک کرے وہ ملامت کا مستحق ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، عذابِ جہنم کا مستحق اور گناہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے اور ایسے شخص کی گواہی نامقبول، اور بعض علمائے سلف نے فرمایا کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے اور اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔

سوال ۸۹:۔ سنتِ غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب:۔ سنت غیر مؤکدہ وہ حکم شرعی جس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی۔ مگر اس کا ترک کرنا بھی شریعت کو پسند نہیں لیکن نہ اس حد تک کہ اس پر عذاب تجویز کرے۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ بطور عادت ہو باعث عتاب نہیں۔

سوال ۹۰:۔ مستحب کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مستحب وہ حکم شرعی جس کا بجا لانا نظرِ شرع میں پسند ہے خود خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا ہو یا اس کی طرف رغبت دلائی یا علمائے کرام نے اسے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ الزام نہیں۔

سوال ۹۱:۔ شریعت نے جن کاموں کی ممانعت کی وہ کتنی قسم پر ہیں؟

جواب:۔ ممنوعات شرعیہ پانچ قسم پر ہیں۔ حرام قطعی، مکروہ تحریمی، اسارت

مکروہ تنزیہی، خلافِ اولیٰ۔

سوال ۸۹: حرام قطعی کسے کہتے ہیں؟

جواب: حرام قطعی وہ ممنوع شرعی ہے جس کی ممانعت دلیلِ قطعی سے ثابت ہو یہ فرض کا مقابل ہے۔ اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہِ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

سوال ۹۰: مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکروہ تحریمی وہ ممنوع شرعی ہے جس کی ممانعت دلیلِ ظنی سے ثابت ہو۔ یہ واجب کا مقابل ہے۔ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہ گار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کو کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

سوال ۹۱: مکروہ تحریمی کو حرام کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: حرام اور مکروہ تحریمی میں جو فرق ہے وہ باعتبار عقیدے کے ہے کہ حرام قطعی کی حرمت کا انکار کرنے والا کافر ہے مکروہ تحریمی کی ممانعت کا منکر کافر نہیں اور بچنا جس طرح حرام سے فرض ہے یونہی مکروہ تحریمی سے باز رہنا لازم ہے اس بنا پر مکروہ تحریمی کو حرام کہہ سکتے ہیں بلکہ ائمہ متقدمین حرام کو بھی مکروہ کہہ دیتے ہیں۔

سوال ۹۲: اساءت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اساءت وہ ممنوع شرعی ہے جس کی ممانعت کی دلیل حرام اور مکروہ تحریمی جیسی تو نہیں مگر اس کا کرنا ہے بُرا ایک آدھ بار کرنے والا مستحق

عتاب ہے ورعادۃً اس کا مرتکب عذاب کا مستحق ہے۔ یہ سنتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

سوال ۹۳:۔ مکروہ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مکروہ تنزیہی وہ ممنوعِ شرعی ہے جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ اس کا ترک کرنے والا فضیلت و ثواب پائے گا اور کرنے والے پر نہ عذاب ہے نہ عتاب۔ یہ سنتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

سوال ۹۴:۔ خلافِ اولیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ خلافِ اولیٰ وہ ممنوعِ شرعی ہے جس کا نہ کرنا بہتر تھا۔ کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں۔ جو نہ کرے گا فضیلت پائے گا۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

سوال ۹۵:۔ مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے لئے نہ کوئی حکم ہے نہ ممانعت لہٰذا اس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہے۔ کرو تو کچھ ثواب نہیں نہ کرو تو کچھ عذاب نہیں جیسے لذیذ غذا، عمدہ لباس جبکہ بطورِ اسراف نہ ہو۔

سوال ۹۶:۔ کسی امر مباح پر دلیلِ شرعی کی حاجت ہے یا نہیں؟

جواب:۔ کسی امر کو جائز و مباح کہنے والوں کو ہرگز دلیل کی حاجت نہیں کہ ممانعت پر کوئی دلیلِ شرعی نہ ہونا ہی اس کے جائز ہونے کی دلیل کافی ہے اگر اس فعل میں کوئی برائی ہوتی تو شریعتِ مطہرہ ضرور اس سے آگاہ فرماتی اور اس سے باز رہنے کا کوئی نہ کوئی حکم شریعت میں

وارد ہو جاتا۔

سوال ۹۷:۔ احتیاطاً کسی امرِ مباح کو حرام یا بدعت کہہ سکتے یا نہیں؟

جواب:۔ اب کہ قرآنِ کریم اُتر چکا، دین کامل ہو لیا اور کوئی نیا حکم آنے کو نہ رہا تو جتنی باتوں کا شریعت نے نہ حکم دیا نہ منع کیا۔ ان کی معافی مقرر ہو چکی۔ خدا اور رسول نے ازراہِ عنایت ہی انہیں ہم پر چھوڑ دیا۔ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا وہ حلال ہے اور جو کچھ حرام فرمایا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔ اور خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو۔ (یعنی اس پر عمل کرو) اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو"۔ تو معلوم ہوا کہ خدا اور رسول نے جس بات کا حکم نہ دیا۔ نہ منع کیا، وہ نہ واجب ہے نہ گناہ بلکہ معافی میں ہے۔ اب جو شخص کسی فعل کو ناجائز یا حرام یا مکروہ ہی کہے اس پر واجب ہے کہ دو باتوں میں سے ایک بات کا ثبوت دے یا تو یہ کہ فی نفسہٖ اس کام میں شر (برائی) ہے یا یہ کہ شرعِ مطہر نے اسے منع فرمایا ہے اور قرآن و حدیث یا اجماعِ امت کی رو سے یہ فعل ممنوع ہے اور احتیاط یہ نہیں کہ کسی چیز کو بلا دلیلِ شرعی حرام یا مکروہ کہہ کر مسلمانوں پر تنگی کر دی جائے بلکہ جس چیز کو خدا اور رسول منع نہ فرمائیں اور شرعاً اس کی ممانعت ثابت نہ ہو اسے منع کرنا خود صاحبِ شریعت بننا اور نئی شریعت گڑھنا ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو پرہیز کرنا چاہیئے بلکہ جس امرِ مباح کو بنظرِ تعظیم و محبت کیا جاتا ہے تو وہ مستحب و مستحسن و در دربارِ الٰہی میں

محبوب و مقبول ہو جاتا ہے جیسے محفلِ میلاد شریف کرنا اور ولادتِ شریفہ کے ذکر کے وقت کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا کہ اس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے اسی لئے اہل سنت وجماعت کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ یہ قیام مستحب و مستحسن ہے۔

سوال ۹۸: سنت کو نفل کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نفل اس امر مشروع و جائز کو کہتے ہیں جو فرض و واجب نہ ہو لہٰذا نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس لفظ کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام فقہ کی کتابوں میں باب النوافل میں سنن کا ذکر بھی کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہوتے ہیں، البتہ اگر سنتوں کے لئے کوئی خاص بات ہوتی ہے تو اس کو الگ بیان کر دیا جاتا ہے۔

سوال ۹۹: جن دلیلوں سے یہ شرعی احکام ثابت ہوتے ہیں وہ کتنی ہیں؟

جواب: شریعت کے دلائل یہ ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماعِ امت اور قیاس۔

سوال ۱۰۰: قیاس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قیاس کے شرعی معنیٰ ہیں کسی فرعی مسئلہ کو اصل مسئلہ سے علّت اور حکم میں ملا دینا۔ یعنی ایک مسئلہ ایسا درپیش آگیا جس کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں ملتا تو اس کی مثل کوئی وہ مسئلہ لیا جو قرآن وحدیث میں ہے اور اس کے حکم کی علت معلوم کر کے یہ کہا کہ چونکہ وہ علّت یہاں بھی

ہے لہذا اس کا حکم بھی وہی ہوگا، اسی کا نام قیاس ہے۔ تو قیاس اصل میں حکمِ شریعت کا مُظہِر یعنی ظاہر کرنے والا ہے خود مستقل حکم نہیں یعنی قرآن و حدیث میں یہ حکم تو تھا مگر ظاہر نہ تھا، قیاس نے اسے ظاہر کر دیا البتہ قیاس میں شرط یہ ہے کہ قیاس کرنے والا مجتہد ہو، ہر کس و ناکس کا خیال معتبر نہیں قیاس کا ثبوت قرآن و حدیث اور افعالِ صحابہ سے ہے اسی لئے اس کا مطلقاً انکار کفر ہے۔

باب دوم ——— اسلامی عبادات

سبق نمبر ۱ ——— طہارت کے بقیہ مسائل

موزوں پہ مسح کا بیان

سوال:۔ موزوں پہ مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو شخص موزے پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے تو جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے۔ اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب تواتر کے ہیں اسی سے علمائے کرام فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے گمراہ ہے بلکہ اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اہل سنت وجماعت کی علامت دریافت کی گئی تو آپ نے کوفہ کی اس وقت کی حالت کے مدنظر ارشاد فرمایا تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَیْنِ وَمَسْحُ الْخُفَّیْنِ یعنی تین باتیں اہل سنت کی علامت سے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا، اور امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پہ مسح کرنا۔

سوال ۱۱: مسح کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں (۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں۔ (۲) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہنکر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔ (۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیزہ جیسے کرمچ وغیرہ۔ (۴) وضو کر کے پہنا ہو، خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا۔ (۵) نہ حالتِ جنابت (ناپاکی کی حالت میں جبکہ غسل فرض ہوتا ہے) میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔ (۶) مدت کے اندر ہو۔ (۷) کوئی موزہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر نہ پھٹا ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔

سوال ۱۲: مسح میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: مسح میں فرض دو ہیں (۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ (۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

سوال ۱۳: مسح میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب: پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

سوال ۱۴: مسح کی مدت کیا ہے؟

جواب: مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین راتیں۔ موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا یعنی وضو

ٹوٹا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

سوال۱۰: مسح کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف سے کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لے جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچ جائے، انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے۔

سوال۱۱:۔ مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب:۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ مدت پوری ہوجانے، موزہ اتار دینے یا اتارنے کی نیت سے موزہ سے ایڑی نکال لینے اور ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزہ سے باہر ہو جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ یوہیں اگر کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

سوال۱۲:۔ کسی زخم پر پٹی بندھی ہو تو اس پر مسح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ کسی زخم یا پھوڑے کی جگہ پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اس پٹی پر مسح کرنا جائز ہے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا

جائز نہیں اور زخم کے گرداگرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر پر ضروری ہے۔

سوال۹ :- ہڈی ٹوٹ جائے اور اس پر تختی وغیرہ بندھی ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب :- ہڈی کے ٹوٹ جانے سے جو تختی وغیرہ باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

سوال۱۰ :- تختی یا پٹی کھل جائے تو مسح رہے گا یا ٹوٹ جائے گا؟

جواب :- تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا، وہی پہلا مسح کافی ہے اور اگر پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔

سبق نمبر ۱۲ ـــــ قرأت کے بقیہ مسائل

سوال۱ :- کیا کسی نماز میں قرأت کی کوئی خاص مقدار آئی ہے؟

جواب :- چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زیادہ کلمات ہوں، پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور پوری سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک دو آیتیں تین چھوٹی آیتوں کے برابر پڑھ لینے سے قرأت کی مقدار واجب ادا ہو جاتی ہے، نماز خواہ فرض ہو یا نفل اور قرأت

کی اس سے زائد مقدار کسی نماز میں لازم نہیں البتہ مسنون ہے۔

سوال ۱۱ :۔ فرض نمازوں میں کتنی قراءت مسنون ہے؟

جواب :۔ سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔

اور حضر یعنی حالتِ اقامت میں جبکہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طِوال مُفَصّل پڑھے اور عصر و عشاء میں اَوساط مفصل اور مغرب میں قِصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال ۱۲ :۔ طوال مفصل، اَوساط مفصل اور قصار مفصل کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ سورۂ حجرات (پارہ حٰم ۲۶) سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں، سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک طوال مفصل اور سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

سوال ۱۳ :۔ کسی ضرورت سے قراءت مسنونہ چھوڑ دیں تو کیا حکم ہے؟

جواب :۔ اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے کا خوف ہو یا دشمن یا چور کا اندیشہ ہو تو قراءت مسنونہ ترک کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ بقدرِ حال پڑھے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں یہاں تک کہ اگر واجبات کی رعایت نہیں کر سکتا تو اس کی بھی اجازت ہے مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے مگر بلندیٔ آفتاب

کے بعد اس نماز کا اعادہ کرے یا مثلاً سنتِ فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات ادا کرے، ثناء و تعوّذ کو ترک کرے اور رکوع و سجود میں ایک ایک بار تسبیح پڑھے۔

سوال ۱۱۱:۔ قراءتِ مسنونہ پر زیادتی جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر مقتدیوں پر شاق نہ ہو تو قراءتِ مسنونہ پر قدرے زیادتی کی جاسکتی ہے لیکن اگر ان پر گراں گزرے تو قراءتِ مسنونہ پر زیادت نہ کرے بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔

سوال ۱۱۲:۔ قراءت ہر رکعت میں برابر ہونی چاہئے یا کم و بیش؟

جواب:۔ فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی اور دوسری میں ایک تہائی، اور بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں پہلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم جمعہ و عیدین کا بھی ہے اور سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔

سوال ۱۱۳:۔ دوسری رکعت میں پہلی سے زیادہ قراءت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جب کہ سورتوں کی آیتیں برابر کی ہوں اور یہ زیادتی بقدر تین آیت ہو اور اگر سورتوں کی آیتیں چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و

کلمات کا اعتبار ہے۔ اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہے تو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں ورنہ نہیں مثلاً پہلی میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھی اور دوسری میں لَمْ یَکُنْ تو کراہت ہے اگرچہ دونوں میں آٹھ آیتیں ہیں۔

سوال ۱۱۸ :۔ نماز میں کسی سورت کو ہمیشہ کے لیے مقرر کر لینا کیسا ہے ؟

جواب :۔ سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے مکروہ ہے مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی تبرکاً پڑھ لینا مستحب ہے مگر ہمیشہ نہ پڑھے کہ کوئی واجب گمان کرے۔

سوال ۱۱۹ :۔ فجر کی سنتوں و وتر میں قرات مسنونہ کیا ہے ؟

جواب :۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں اکثر قُلْ یٰاَیُّہَا الکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھتے تھے اور وتر میں پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور کبھی اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ دوسری میں قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھتے، یوہیں جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں ھَلْ اَتٰک پڑھنا سنت ہے اور یہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے جو اوپر مذکور ہوا (یعنی سوال نمبر ۱۱۷ میں)

سوال ۱۲۰ :۔ ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے ؟

جواب :۔ خلاف ترتیب قرآن شریف پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے یہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْن پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ہاں اگر بھول کر دوسری رکعت

میں اوپر کی سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو جو شروع ہو چکا ہے اسی کو
پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔

سوال[۱۲۱] :۔ نماز میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھ لینا کیسا ہے ؟

جواب :۔ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے
جبکہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں مثلاً دوسری میں بقصد
وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی یا پہلی رکعت
میں پوری قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے
اور نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت
میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

سوال[۱۲۲] :۔ درمیان سے سورت چھوڑنے کا حکم کیا ہے ؟

جواب :۔ پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری ایک چھوٹی سورت
درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت
پہلی سورت سے بڑی ہے تو حرج نہیں جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ
پڑھنے میں حرج نہیں جیسے اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ ہُوَ اللّٰہُ پڑھنا نہ چاہیے۔

سوال[۱۲۳] :۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کے فضائل (خوبیاں) کیا ہیں ؟

جواب :۔ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے بہت فضائل ہیں، اجمالی طور پر
اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اس پر اسلام اور احکام
اسلام کا مدار ہے۔ اس کی تلاوت کرنا اس میں تدبر اور غور و فکر کرنا آدمی کو خدا
تک پہنچاتا ہے جس طرح یہ مقدس کتاب تمام علوم کی جامع ہے اسی طرح اسکا

ایک ایک کلمہ اور ایک ایک حرف بے نہایت برکات کا سرچشمہ ہے۔

اس کے فضائل میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(۱) قرآنِ کریم کی تلاوت کرو وہ روزِ قیامت اپنے رفیقوں کی شفاعت کرے گا۔

(۲) جس شخص نے قرآنِ کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے نیکی ہے دس نیکیوں کے برابر۔

(۳) اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن اور میرا ذکر ایسا مشغول کرے کہ وہ مجھ سے مانگنے اور سوال کرنے کی فرصت بھی نہ پائے میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔

(۴) جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اہلِ آسمان کے لئے ایسی زینت ہوتا ہے جیسے ستارے زمین والوں کے لئے۔

(۵) اپنے مکانوں کو نماز اور قرآنِ کریم کی تلاوت سے منور کرو۔

(۶) میری امت کی بہترین عبادت قرآنِ کریم کی تلاوت ہے۔

(۷) تم میں بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔

سوال ۲۴: تلاوت میں خاص کر کس بات کا دھیان رکھنا چاہئے؟

جواب: قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھنا، اس کے معنیٰ پر نظر رکھنا مقصودِ اعظم ہے۔ اس سے قلب میں نورانیت حاصل ہوتی ہے اور معنیٰ پر نظر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جو پڑھتا ہے اس کے معنی سمجھے اور امر و نہی میں غور کرے اور دل میں اس کے ماننے اور اطاعت کرنے کا اعتقاد جمائے اور گزرے ہوئے زمانہ میں جو

تقصیر ہوئی اس سے استغفار کرے اور جب آیت رحمت آئے تو خوش ہو اور اللہ تعالٰے سے رحمت طلب کرے اور جب آیتِ عذاب آئے تو ڈرے اور اس سے پناہ مانگے، دل حاضر کرے اور خشوع کے ساتھ پڑھے یہاں تک کہ رقت آئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوں۔

قرات کے درمیان ہنسنا، بے فائدہ عبث حرکات کرنا اور لہو کی طرف نظر کرنا اور قرآنِ کریم کی تلاوت کو کسی سے بات کرنے کے لئے قطع کرنا مکروہ ہے اور قرآنِ کریم کو ذریعۂ معاش بنانا ممنوع ہے۔

سوال[۱۲۵]:۔ چلتے پھرتے اور لیٹ کر تلاوت جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ قرآنِ کریم زبانی لیٹ کر پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو، یوں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔

سبق نمبر ۱۳ —— امامت کا بیان

سوال[۱۲۶]:۔ امامت کے کیا معنٰی ہیں؟

جواب:۔ امامت سرداری کو کہتے ہیں اور امام قوم کے سردار اور پیشوا کو کہتے ہیں اور امامتِ نماز کے معنٰی ہیں "مقتدی کی نماز کا امام کی نماز سے چند شرطوں کے ساتھ وابستہ ہونا" حدیث میں آیا ہے کہ امام ضامن ہوتا ہے یعنی نماز میں امام کے سر بڑی ذمہ داری ہے مقتدیوں کی

نمازوں کا صحیح و فاسد ہونا سب اسی کے سر ہے۔ ذرا کسی کو مولوی صورت دیکھ کر امامت کے لئے بڑھا دینا نادانی اور احکامِ شرع سے لاپرواہی ہے شریعتِ مطہرہ نے امامت کے لئے کچھ شرطیں بھی رکھی ہیں جن کا ہر امام میں پایا جانا ضروری ہے۔

سوال ۱۲۷:۔ شرائطِ امامت کیا ہیں؟

جواب:۔ مرد اگر معذور نہ ہو تو اس کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں:۔

۱۔ امام مسلمان ہو۔ ۲۔ بالغ ہو یعنی اگر کوئی اور علامتِ بلوغ اس میں نہ پائی جائے تو پندرہ برس کامل کی عمر رکھتا ہو۔ ۳۔ عاقل ہو۔ ۴۔ مرد ہو۔ ۵۔ اتنی قراءت جانتا ہو کہ جس سے نماز صحیح ہو جائے۔ ۶۔ عذر سے محفوظ ہو یعنی اسے کوئی مرض ایسا نہ ہو جس سے معذور کا حکم دیا جاتا ہے۔

سوال ۱۲۸:۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے؟

جواب:۔ غلام، دیہاتی، نابینا، ولد الزنا، خوبصورت امرد (وہ نوعمر جس کے ڈاڑھی مونچھ نہ ہو) کوڑھی، برص والا جس سے لوگ کراہت و نفرت کرتے ہوں اور سفیہ یعنی بیوقوف کہ خرید و فروخت میں دھوکے کھاتا ہو۔ اس قسم کے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے کہ پڑھنی خلافِ اولیٰ ہے اور پڑھ لیں تو حرج نہیں بلکہ اگر حاضرین میں یہی لوگ سب سے زائد مسائلِ نماز و طہارت کا علم رکھتے ہوں اور اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو تو یہی مستحقِ امامت ہیں اور کوئی کراہت نہیں اور نابینا کی امامت

ہیں تو بہت خفیف کراہت ہے۔

سوال ۱۲۹ :۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے ؟

جواب :۔ وہ بدمذہب جن کی بدمذہبی حدِ کفر تک نہ پہنچی ہو اور فاسقِ مُعلن جو کبیرہ گناہ باعلان کرتے ہیں جیسے شرابی، جواری، زناکار، سود خوار، چغل خور، ڈاڑھی منڈانے یا خشخشی رکھنے والا یا کتروا کر حدِ شرع سے کم کرنے والا یا ناچ رنگ دیکھنے والا، یا مولیٰ علی کو شیخین سے افضل بتانے والا یا کسی صحابی مثلاً امیر معاویہ و ابو موسیٰ اشعری کو برا کہنے والا، ان میں سے کسی کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کہ جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب ہے مگر جہاں جمعہ و عیدین ایک ہی جگہ ہوتے ہوں اور ان کا امام بدعتی یا فاسقِ معلن ہے اور دوسرا امام نہ مل سکتا ہو وہاں ان کے پیچھے جمعہ و عیدین پڑھی جائیں۔

سوال ۱۳۰ :۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی ؟

جواب :۔ جو قراءت غلط پڑھتا ہو جس سے معنی فاسد ہوں یا وضو و غسل صحیح نہ کرتا ہو یا ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو یعنی وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حدِ کفر تک پہنچ چکی ہو اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے کہ نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز نماز ہے حتیٰ کہ جمعہ و عیدین میں بھی ان کی اقتداء درست نہیں۔

سوال ۱۳۱ :۔ اقتداء کی شرطیں کتنی ہیں ؟

جواب :۔ اقتدا یعنی کسی امام کی نماز کے ساتھ اپنی نماز وابستہ کر دینا، اس کی تیرہ شرطیں ہیں، وہ یہ ہیں :۔

۱۔مقتدی کو اقتدا کی نیت کرنا۔ ۲۔ نیتِ اقتدار کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا بشرطیکہ اس صورت میں نیت و تحریمہ کے درمیان کوئی فعل اجنبی جو منافی نماز ہے نہ پایا جائے۔ ۳۔ امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ ۴۔ دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز مقتدی کی نماز کو متضمن ہو۔ ۵۔ امام کی نماز کا مقتدی کے مذہب میں صحیح ہونا۔ ۶۔ امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔ ۷۔ عورت کا نماز میں مرد کے برابر نہ ہونا (اس کی صورتیں مخصوص ہیں)۔ ۸۔ مقتدی کا امام سے مقدم نہ ہونا۔ ۹۔ امام کے انتقالات کا علم ہونا یعنی امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کو جاننا خواہ دیکھ کر یا کسی اور طرح۔ ۱۰۔ مقتدی کو امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہونا اگرچہ بعد نماز۔ ۱۱۔ ارکانِ نماز کی ادا میں شریک ہونا۔ ۱۲۔ ارکان کی بجا آوری میں مقتدی کا امام کی مانند یا کم ہونا۔ ۱۳۔ اور شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔

سوال۱۳۲ :۔ تراویح میں نابالغ کو امام بنانا درست ہے یا نہیں؟

جواب :۔ نابالغ لڑکے کی اقتدا مردِ بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں، یہی صحیح ہے۔ ہاں نابالغ دوسرے نابالغوں کی امامت کر سکتا ہے جبکہ سمجھدار ہو۔

سوال۱۳۳ :۔ امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

جواب :۔ سب سے زیادہ مستحقِ امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ اتنا قرآن شریف یاد ہو کہ بقدرِ مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش یعنی بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو جو مروت کے خلاف ہیں۔

اس کے بعد وہ شخص جو قرارت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا اُس کے بعد وہ جو زیادہ پرہیزگار ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو۔ اس کے بعد زیادہ عمر والا، اس کے بعد وہ جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اس کے بعد تہجد گزار اور چند شخص برابر کے ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو وہ زیادہ حقدار ہے یا پھر ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرلے۔

ہاں اگر کسی جگہ امام معین ہو تو وہی امامت کا حقدار ہے اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو یعنی جبکہ امام معین میں شرائط امامت پائی جاتی ہوں ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں بہتر ہو نا درکنار۔

سوال :۔ جس سے لوگ ناراض ہوں ان کی امامت کا حکم کیا ہے ؟

جواب :۔ جس شخص کی امامت سے لوگ کسی شرعی وجہ سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی شرعی وجہ سے نہ ہو تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی اَحق ہو تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔

سوال :۔ معذور معذور کا اور اُمّی اُمّی کا امام ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ معذور یعنی ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا، اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کر سکتا ہے، کم عذر والے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے دوسرے کو نکسیر کا تو ایک، دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا اور اُمّی (یعنی جس کو کوئی آیت یاد نہیں یا آیتیں ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے معنیٰ فاسد ہو جاتے ہیں) اُمّی کا امام ہو سکتا ہے، قاری کا نہیں اور یہاں قاری سے مراد وہ شخص ہے کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو بلکہ اگر اُمّی نے امی اور قاری کی امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوئی اگرچہ قاری درمیانِ نماز میں شریک ہوا ہو۔

سوال[۱۴۶] :۔ مقتدی کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :۔ امام کی اقتدا کرنے والے کو مقتدی کہتے ہیں اور اس کی چار قسمیں ہیں :۔ ۱۔ مُدرِک یعنی وہ جس نے اول رکعت سے تشہُّد تک امام کے ساتھ نماز پڑھی۔ ۲۔ لاحق یعنی وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہوا مگر اقتدا کے بعد اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں خواہ عذر سے خواہ بلا عذر۔ ۳۔ مسبوق یعنی وہ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ ۴۔ لاحق مسبوق یعنی وہ کہ جسے کچھ رکعتیں شروع کی امام کے ساتھ نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔

سوال[۱۴۷] :۔ لاحق کا حکم کیا ہے؟

جواب :- لاحق مُدرِک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ نماز پڑھے گا تو اس میں نہ قرارت کرے گا نہ سہو سے سجدۂ سہو کرے گا اور اپنی فوت شدہ کو یعنی جہاں سے باقی ہے وہاں سے پہلے پڑھے گا۔ یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے۔ پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہو لیا پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی تو نماز ہو گئی مگر گنہگار ہوا۔

سوال ۱۳ :- مسبوق کا حکم کیا ہے ؟

جواب :- مسبوق پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ نماز پڑھے اور اپنی فوت شدہ کی ادا میں یہ منفرد کے حکم میں ہے کہ جو رکعت جاتی رہی تھی اس میں قرارت کرے اور کسی وجہ سے پہلے ثنا نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قرارت سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے اور فوت شدہ میں سہو ہو تو سہو کرے، اور تشہد کے حق میں یہ رکعت اول رکعت قرار نہ دی جائے گی بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے۔ مثلاً چار رکعت والی نماز میں اسے ایک ملی تو حق قرارت میں یہ جو اب پڑھتا ہے پہلی ہے اور حق تشہد میں دوسری، لہذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور قعدہ کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز ختم کر دے اور مسبوق کو چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے

کہ امام کو سجدۂ سہو تو نہیں کرنا ہے۔

سوال :- مسبوق اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے؟

جواب :- مسبوق نے یہ گمان کرکے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے قصداً اسلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر بھول کر سلام پھیرا تو اگر امام کے بعد پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے، اپنی نماز پوری کرکے سجدۂ سہو کرے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو سجدہ سہو نہیں کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز پوری کرلے۔

سوال :- مسبوق کھڑا ہو گیا، اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

جواب :- اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہوا، اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی پڑھے اور پہلے جو افعال کرچکا تھا اس کا شمار نہ ہوگا اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرچکا ہے تو نہ لوٹے، لوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔

سبق نمبر ۱۴ ــــ جماعت کا بیان

سوال:۔ پنجوقتہ فرض نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ ہر عاقل، بالغ مرد پر جسے مسجد تک جانے میں مشقت نہ ہو جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے، بلا عذر شرعی ایک بار بھی چھوڑنے والا فاسق ہے جس کی گواہی نامقبول، اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسی خاموش رہے تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

سوال:۔ جمعہ و عیدین اور تراویح و وتر میں جماعت کیسی ہے؟

جواب:۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنتِ کفایہ کہ محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہو گئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے اور سورج گہن میں سنت۔

سوال:۔ عورتوں پر نماز با جماعت واجب ہے یا نہیں؟

جواب:۔ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھیاں۔ یونہی عورتوں کو وعظ کی مجالس میں جانا جائز نہیں[ع]۔

سوال:۔ وہ کیا باتیں ہیں جن کی وجہ سے جماعت کی حاضری معاف ہے؟

ع لیکن اب جبکہ عورتیں بازاروں وغیرہ میں گھومتی پھرتی ہیں بعض علماء نے اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

جواب :- سخت بارش اور سخت کیچڑ کا حائل ہونا، سخت سردی، سخت تاریکی، آندھی، مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ، قرض خواہ کا خوف، جبکہ آدمی تنگدست ہو، ظالم کا خوف، پاخانہ، پیشاب، اور ریاح کی شدید حاجت، کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش، قافلے چلے جانے کا اندیشہ، مریض کی تیمارداری کہ اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں۔

سوال :- وہ کون لوگ ہیں جنہیں جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

جواب :- مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، اپاہج جس کا پاؤں کٹ گیا ہو، جس پر فالج گرا ہو، اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، نابینا اگرچہ اس کو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچانے والا موجود ہو اور نابالغ کے ذمہ جماعت کی حاضری لازم نہیں ہے۔

سوال :- جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا خوبیاں اور فائدے ہیں؟

جواب :- حدیث شریف میں ہے کہ نماز باجماعت تنہا نماز سے ستائیس درجے بڑھ کر ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جو اللہ کے لئے چالیس دن باجماعت نماز پڑھے اور تکبیرِ اُولیٰ پائے۔ اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی۔ ایک دوزخ سے ایک نفاق سے؛

ان عظیم فائدوں کے علاوہ جماعت میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں

مثلاً مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی ، ناواقفوں کا مسائلِ علمی سے واقف ہونا
ہمسائیوں اور اہلِ محلہ کی حالت سے آگاہ رہنا ، عبادت گزاروں
کے فیض و برکت اور ملاقات سے بہرہ وَر ہونا ۔ ان کے طفیل اپنی نماز
کا قبول ہونا ، حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہونا ، دوسروں
کو دیکھ کر عبادت کا ذوق و شوق اور خدا کی طرف رغبت پیدا ہونا ،
دنیا کی آلودگیوں اور بکھیڑوں سے اتنی دیر تک محفوظ رہنا وغیرہ وغیرہ ۔

سوال :۔ جماعت میں کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے ؟

جواب :۔ مقتدی صف بنا کر مل کر کھڑے ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ
رہ جائے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں اور اکیلا مقتدی امام کی برابر
دہنی جانب اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا قدم امام سے آگے نہ ہو ، بائیں طرف
یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے اور صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف
ہو پھر بچوں کی اور اگر بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے
اور امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں سے آگے وسط میں کھڑا ہو ۔ اگر دائیں یا بائیں
جانب کھڑا ہوا تو خلافِ سنت کیا اور امام کے پیچھے مقابلہ میں وہ شخص کھڑا
ہو جو جماعت میں سب سے افضل ہے ۔

سوال :۔ پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کھڑا ہونا کیسا ہے ؟

جواب :۔ صف میں جگہ ہوتے ہوئے مقتدی کو صف کے پیچھے کھڑا ہونا
مکروہ ہے اور جبکہ پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو
چیر کر جائے اور خالی جگہ میں کھڑا ہو ، اس کے لئے حدیث میں فرمایا کہ

اس کی مغفرت ہو جائے گی مگر یہ حکم وہاں ہے جہاں فتنہ و فساد کا احتمال نہ ہو۔

سوال :۔ وہ کون کونسی چیزیں ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے۔

جواب :۔ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔ ۱۔ عیدین کی تکبیریں۔ ۲۔ قعدۂ اولیٰ۔ ۳۔ سجدۂ تلاوت۔ ۴۔ سجدۂ سہو۔ ۵۔ قنوت جبکہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور امام نے اگر قعدۂ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی نہ اُٹھے بلکہ اسے بتائے تاکہ وہ واپس آئے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی بلکہ خود بھی کھڑا ہو جائے۔

سوال :۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام کرے تو مقتدی نہ کریں؟

جواب :۔ چار چیزیں وہ ہیں کہ اگر امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔ ۱۔ نماز میں کوئی رکن زائد ادا کرے یعنی دو رکوع یا دو سے زائد سجدہ کرے۔ ۲۔ یا عیدین کی تکبیرات سولہ سے زائد کہے۔ ۳۔ یا نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے۔ ۴۔ یا قعدۂ اخیرہ کے بعد پانچویں رکعت کے لئے بھول کر کھڑا ہو جائے۔ پھر اس صورت میں اگر پانچویں کے سجدے سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی اس کا ساتھ دے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ

کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی۔

سوال ۱۵۱: وہ کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ترک کر دے تو مقتدی بجا لائے؟

جواب: تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا، ثنا پڑھنا (جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو) تکبیراتِ انتقال یعنی رکوع سجود کے وقت کی تکبیریں، رکوع و سجود کی تسبیحات، تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا، تشہد پڑھنا، سلام پھیرنا، تکبیراتِ تشریق، یہ وہ چیزیں ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ بجا لائے۔

سوال ۱۵۲: فرض نماز تنہا ادا کرنے میں اگر جماعت قائم ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: تنہا فرض نماز ابھی شروع ہی کی تھی یا فجر و مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ وہیں جماعت شروع ہو گئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے البتہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں یعنی فجر و مغرب میں توڑنے کی اجازت نہیں نماز پوری کر لے۔ اور چار رکعت والی نماز میں واجب ہے کہ ایک اور پڑھے اور توڑ دے اور دو پڑھ لی ہیں تو تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں۔ البتہ اگر تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے ورنہ گنہگار ہوگا بلکہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔

سوال ۱۵۳: سنت و نفل پڑھتے وقت اگر جماعت شروع ہو جائے

تو کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ نفل شروع کر لئے تھے تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کرے اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کر لے اور جمعہ، ور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کرے۔

سوال :۔ حاجت کے وقت نماز توڑنے کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب :۔ نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور ضرورۃً نماز توڑنے کے لئے بیٹھنے کی حاجت نہیں، کھڑا کھڑا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے

سبق نمبر ۱۵ ـــــ مفسداتِ نماز کا بیان

سوال :۔ مفسداتِ نماز کا کیا مطلب ہے ؟

جواب :۔ مفسداتِ نماز وہ چیزیں ہیں کہ اگر دورانِ نماز پائی جائیں تو ان کے باعث نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اسے دوبارہ صحیح طور پہ ادا کرنا ذمہ پر باقی رہتا ہے۔

سوال :۔ نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں کتنی قسم کی ہیں ؟

جواب :۔ مفسداتِ نماز دو قسم کی ہیں (۱) اقوال - (۲) افعال۔

سوال :۔ وہ کونسے اقوال ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ؟

جواب :۔ ۱۔ کلام کرنا خواہ قصداً ہو یا سہواً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، اپنی خوشی سے کلام کیا ہو یا کسی مجبوری کے باعث، تھوڑا ہو یا بہت۔ ۲۔ کسی کو سلام کرنا۔ ۳۔ زبان سے سلام کا جواب دینا۔ ۴۔ چھینک کا جواب دینا یعنی کسی کو چھینک آنے پر یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہنا ۵۔ خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمدللہ کہنا۔ ۶۔ کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بغرض

جواب سُبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہنا۔ ۷۔ بُری خبر سُنکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا۔ ۸۔ الفاظِ قرآن سے کسی کو جواب دینا یا اسے مخاطب کرنا۔ ۹۔ اللہ عزوجل کا نام سُنکر جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا۔ ۱۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سُنکر درود شریف پڑھنا۔ ۱۱۔ امام کی قراءت سنکر صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہٗ کہنا جبکہ تینوں صورتوں میں بقصدِ جواب ہو۔ ۱۲۔ اذان کا جواب دینا۔ ۱۳۔ شیطان کا نام سنکر اس پر لعنت کرنا۔ ۱۴۔ چاند دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کہنا۔ ۱۵۔ بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دَم کرنا۔ ۱۶۔ قرآنِ کریم کی کوئی عبارت بہ نیتِ شعر پڑھنا۔ ۱۷۔ درد یا مصیبت کیوجہ سے آہ، اوہ، اُف وغیرہ الفاظ کہنا۔ ۱۸۔ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا۔ ۱۹۔ صرف توریت وانجیل کو نماز میں پڑھنا۔ ۲۰۔ نمازی کا اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا۔ ۲۱۔ اپنے مقتدی کے سوا امام کو دوسرے کا لقمہ لینا۔ ۲۲۔ نماز میں ایسی چیز کی دعا کرنا جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے۔ ۲۳۔ قرآنِ مجید یا ۲۴۔ اذکارِ نماز مثلاً تسمیع، تحمید، تشہد میں ایسی غلطی کرنا جس سے معنیٰ بگڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

سوال :۔ وہ افعال کون کونسے ہیں جو نماز کو فاسد کر دیتے ہیں؟

جواب :۔ عملِ کثیر یعنی جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر گمانِ غالب ہو کہ وہ نماز میں نہیں۔ کُرتا یا پاجامہ پہننا یا تہ بند باندھنا، ناپاک جگہ پر کسی چیز کا حائل کئے بغیر سجدہ کرنا۔ ہاتھ یا گھٹنے سجدے میں ناپاک جگہ پر رکھنا، ستر کھولے ہوئے یا بقدرِ مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا یا اس حالت میں تین تسبیح کا وقت گزر جانا، یا امام سے آگے بڑھ جانا۔ نماز کے اندر کھانا پینا، قصداً

ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت۔ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل گیا یا کوئی قطرہ
اس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا تو نماز جاتی رہی۔ سینہ کو قبلہ سے بلا عذر یعنی
اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہتِ کعبہ سے پینتالیس درجے ہٹ جائے۔ بقدر
دو صفوں کے یعنی تین قدم بلا ضرورت ایک بار چلنا یا ہٹنا۔ ایک نماز سے دوسری
کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہونا مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا اور عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر
کہا تو ظہر کی نماز جاتی رہی۔ تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں۔ ایک رکن
میں تین بار کھجانا یا پے درپے تین بال اکھیڑنا۔ درد و مصیبت میں آواز سے
رونا۔ جنون یا بیہوشی کا طاری ہونا۔ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا کہ آس
پاس والے سنیں جبکہ جاگتے ہوں اور رکوع و سجود والی نماز ہو بلکہ اس صورت
میں وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔ تکبیراتِ انتقال میں اللہ اکبر کے الف کو دراز کرنا۔
یعنی آللہ یا آکبر کہنا یا اکبر میں ب کے بعد الف بڑھا دینا یعنی اکبار کہنا اور
تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی، وغیرہ وغیرہ۔

سوال: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ نکل جائے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوگی یونہی
چھینک، کھانسی، جمائی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں یونہی
جنت و دوزخ کی یاد میں یہ الفاظ کہے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

سوال: کھنکارنے سے نماز کس وقت فاسد ہوتی ہے؟

جواب: کھنکارنے میں جب دو حرف پیدا ہوں جیسے اُخ، تو نماز فاسد
ہو جائے گی جبکہ نہ کوئی عذر ہو نہ غرض صحیح۔ تو اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا

ہے یا کسی صحیح غرض کے لئے ہو مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

سوال :- لقمہ دینا تراویح کے سوا اور نمازوں میں بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب :- تراویح اور غیر تراویح سب نمازوں میں اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا اپنے مقتدی سے لقمہ لینا درست ہے مگر امام کے رکتے ہی فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے۔ تھوڑا توقف چاہیئے کہ شاید امام خود نکال لے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے یعنی بار بار پڑھے یا خاموش کھڑا رہے یہ نہ چاہیے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کردے بشرطیکہ اس کا وصل مفسدِ نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کردے۔

سوال :- نمازی کے آگے گزرنے سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب :- نمازی کے آگے سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت یا کتا۔ مگر نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت منع ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس برس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔

سوال :- سُترہ کسے کہتے ہیں؟

جواب :- نمازی کے آگے کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے اسے سُترہ

کہتے ہیں۔ سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں اور سُترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا اور سامنے اگر دیوار یا درخت وغیرہ ہو تو وہی سُترہ ہے۔

سبق نمبر ۱۶ ــــ مکروہاتِ نماز کا بیان

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے؟

جواب:۔ ۱۔ کپڑے یا ڈاڑھی یا بدن سے کھیلنا۔ ۲۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن اٹھا لینا یا پاجامہ کے پائنچوں کو اٹھا لینا۔ ۳۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھوں پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یا کُرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی اور اگر چادر وغیرہ کا ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ ۴۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی رکھنا۔ ۵۔ پاخانہ پیشاب کی شدید حاجت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا۔ ۶۔ بالوں کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا۔ ۷۔ کنکریاں ہٹانا، ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے۔ ۸۔ انگلیاں چٹکانا۔ ۹۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ ۱۰۔ کمر پر ہاتھ رکھنا۔ ۱۱۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ ۱۲۔ نگاہ آسمان کی طرف

اٹھانا۔ ۱۳۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا یعنی گھٹنوں کو سینہ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سُرین کے بل بیٹھنا۔ ۱۴۔ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا۔ ۱۵۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ ۱۶۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو۔ ۱۷۔ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سَر پر نہ ہو یعنی سَر کھلا رہے۔ ۱۸۔ ناک اور منہ کو چھپانا۔ ۱۹۔ بے ضرورت کھنکار نکالنا۔ ۲۰۔ بالقصد جماہی لینا۔ ۲۱۔ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا۔ ۲۲۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سَر پر یا سامنے یا دائیں یا بائیں یا پسِ پشت تصویر ہو، ہاں اگر تصویر کسی پہاڑ، دریا وغیرہ کی ہو تو کچھ حرج نہیں۔ ۲۳۔ کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا اور قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔ ۲۴۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا۔ ۲۵۔ رکوع میں قرات ختم کرنا۔ ۲۶۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اُس سے پہلے سَر اٹھانا۔ ۲۷۔ صرف پاجامہ یا تہ بند پہنکر نماز پڑھنا جبکہ کُرتا یا چادر موجود ہے اور اگر دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے۔ ۲۸۔ امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا جبکہ اسے پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدِنظر ہو اور اگر نماز ۔ اس کی اعانت کے لئے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ ۲۹۔ جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہکر صف میں داخل ہونا۔ ۳۰۔ غصب کی ہوئی زمین یا پرائے کھیت میں جس میں

زراعت موجود ہے یا جُتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا۔ ۲۱۔ قبر کا نمازی کے سامنے ہونا جبکہ نمازی اور قبر کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو اور قبر اگر دائیں بائیں یا پیچھے ہو تو کوئی کراہت نہیں۔ ۲۲۔ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں۔ ۲۳۔ اُلٹا کپڑا پہنکر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔ ۲۴۔ انگرکھے کے بند نہ باندھنا۔ ۲۵۔ اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا جبکہ نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو اور سینہ کُھلا رہے۔ اور نیچے کُرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے۔

سوال:۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

جواب:۔ ۱۔ سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا۔ ہاں اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے۔ ۲۔ کام کاج کے میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جبکہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں۔ ۳۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا اور خشوع و خضوع کے لئے سر برہنہ پڑھی تو مستحب ہے مگر بہتر یہ ہے کہ تنہائی میں ایسا کرے تاکہ ناواقف مسلمان اسے اس حالت میں نہ دیکھیں اور یہ خود ریا سے محفوظ رہے۔ ۴۔ پیشانی سے خاک وغیرہ چھڑانا۔ ہاں اگر تکلیف دہ ہو یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑا دینا چاہیئے تاکہ ریا نہ رہے۔ ۵۔ نماز میں انگلیوں پر آیتوں یا تسبیحات وغیرہ کو گننا، نماز فرض ہو خواہ نفل۔ ۶۔ ہاتھ یا سر کے اشارے

سے سلام کا جواب دینا۔ ۷۔ نماز میں بغیر عذر چار زانو یعنی پالتی مار کر بیٹھنا۔ ۸۔ انگڑائی لینا۔ ۹۔ بالقصد کھانسنا یا کھنکارنا۔ ۱۰۔ منفرد کو صف میں کھڑا ہونا۔ ۱۱۔ مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا جبکہ صف میں جگہ موجود ہو ورنہ حرج نہیں۔ ۱۲۔ فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت یا سورت کو بار بار پڑھنا۔ ۱۳۔ سجدے کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا اور اگر عذر ہو تو معافی ہے۔ ۱۴۔ رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا۔ ۱۵۔ ثنا، تعوذ، تسمیہ اور آمین زور سے کہنا۔ ۱۶۔ اذکار منتقلہ ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا۔ ۱۷۔ بغیر عذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا۔ ۱۸۔ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھنا۔ ۱۹۔ سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا۔ ۲۰۔ آستین بچھا کر سجدہ کرنا، ہاں اگر گرمی سے بچنے کے لئے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ ۲۱۔ امام و مقتدی کو آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، ہاں منفرد نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے۔ ۲۲۔ دائیں بائیں جھومنا اور تراوح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دینا کبھی دوسرے پر، یہ سنت ہے۔ ۲۳۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا۔ ۲۴۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ ۲۵۔ سجدہ وغیرہ میں انگلیوں کو قبلہ سے پھیر دینا۔ ۲۶۔ امام کو تنہا دروں یا محراب میں کھڑا ہونا اور اگر باہر کھڑا ہوا اور سجدہ محراب میں کیا یا اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں یا مسجد ہی تنگ ہو تو کوئی کراہت نہیں۔ ۲۷۔ پہلی جماعت کے امام کو محراب یعنی وسط مسجد چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہونا۔ ۲۸۔ امام کا تنہا بلند جگہ پر

کھڑا ہونا جبکہ بلندی قلیل ہو ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔ ۲۹۔ بلاضرورت امام کا نیچے اور مقتدی کا بلند جگہ پر ہونا۔ ۳۰۔ مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا۔ ۳۱۔ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا، اور شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ ۳۲۔ سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست کا ہونا۔ ۳۳۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں نجاست کا گمان ہے۔ ۳۴۔ مرد کا سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا۔ ۳۵۔ ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جو دل کو مشغول رکھے۔

سوال[۱۲۲]: مسجد کی چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا بلکہ اس پر چڑھنا مکروہ ہے یوہیں گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مسجد میں تنگی ہو اور نمازیوں کی کثرت تو چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ بڑے شہروں میں تنگی کی وجہ سے چھت پر بھی جماعت ہوتی ہے اور مسجد میں تو ہوتی ہی ہے۔

سوال[۱۲۳]: پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور نماز کے علاوہ بھی کپڑا اتنا نیچا کرنا کہ زمین سے لگنے لگے، سخت ممنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے تہبند (پاجامہ وغیرہ) کا جو حصہ ہے وہ آگ میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اترانے کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا (جیسا کہ عموماً لوگ پینٹ یا پاجامہ استعمال کرتے ہیں اور اسے داخلِ فیشن سمجھتے ہیں) اس کی طرف اللہ تعالےٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

سوال[۱۲۴]: ارکانِ نماز سے پہلے ادا کرنے والا کس سزا کا مستحق ہے؟

جواب :۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے وغیرہ میں) اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور فرماتے ہیں کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے والعیاذ باللہ!

سوال ۱۹۹ :۔ نماز توڑنے کی اجازت کن کن صورتوں میں ہے؟

جواب :۔ سانپ وغیرہ کے مارنے کے لئے جبکہ ایذاء کا صحیح اندیشہ ہو یا بھاگے ہوئے جانور کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیئے کے حملہ کرنے کے خوف سے یا جبکہ اپنے یا پرائے ایک درم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً چور اُچکا کوئی چیز لے بھاگا تو ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے، اور پیشاب پاخانہ وغیرہ معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن پر اتنی نجاست لگی دیکھی جو نماز میں معاف ہے (مثلاً نجاستِ غلیظہ ایک درم سے کم)، تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ جماعت اور وقت فوت نہ ہو، ہاں پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہو تو جماعت کے فوت ہونے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ وقت فوت ہونے کا لحاظ ہوگا۔

اور اگر کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو، یا آگ سے جل جائیگا، یا اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہے، تو ان صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جبکہ یہ اس کے بچانے اور مدد کرنے پر قادر ہو۔

سوال ۲۰۰ :۔ ماں باپ کے بلانے پر نماز توڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ ماں باپ دادا دادی وغیرہ کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز

نہیں البتہ ان کا پکارنا بھی اگر کسی مصیبت کی وجہ سے ہو جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے۔ یہ حکم فرض نماز کا ہے اور اگر نفل نماز کا ہے اور ان کو معلوم ہو کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے۔

سبق نمبر ۱۷ — احکامِ مساجد کا بیان

سوال: مسجد کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر وہ مقام جو نماز پڑھنے کے لئے خاص کر لیا جائے اور وہاں باجماعت یعنی اذان واقامت سے نماز ہوتی ہو مسجد کہلاتا ہے۔ مسجد کے لئے عمارت ضروری نہیں یعنی خالی زمین اگر کوئی شخص مسجد کر دے تو وہ مسجد ہے اور جو جگہ مسجد ہو گئی وہ قیامت تک مسجد ہے۔

سوال: مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ صبح وشام مسجد کو جانا ایک قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے، اور ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لئے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور قرآن کریم سے بھی یہ مضمون ثابت ہے کہ جو قدم نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے، اس پر اجر

ثواب لکھا جاتا ہے۔

سوال: مسجد کے آداب کیا ہیں؟

جواب: مسجد میں ان آداب کا لحاظ رکھنا چاہیئے :-

۱۔ جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرو بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہیں، وہ ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں۔ ۲۔ وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرو۔ ۳۔ ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرو۔ ۴۔ دنیا کی کوئی بات مسجد میں نہ کرو، مسجد میں کلام کرنا نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ ۵۔ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگو۔ ۶۔ جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کرو۔ ۷۔ اس طرح نہ بیٹھو کہ دوسروں کے لئے جگہ میں تنگی ہو۔ ۸۔ نمازی کے آگے سے نہ گزرو۔ ۹۔ انگلیاں مت چٹکاؤ۔ ۱۰۔ ذکر الٰہی کی کثرت کرو۔ ۱۱۔ وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ پانی کی فرش پر نہ گرنے دو۔ ۱۲۔ کھڑے ہو کر تکبیر نہ سنو کہ مکروہ ہے بلکہ اقامت کہنے والا جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے اس وقت کھڑے ہو۔ ۱۳۔ مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آواز آہستہ نکلے۔ اسی طرح کھانسی ڈکار اور جمائی کو ضبط کرنا چاہیئے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے۔ ۱۴۔ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے مسجد میں کسی طرف نہ پھیلاؤ کہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔ ۱۵۔ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، فرشِ مسجد پر کوئی شئے مثلاً لکڑی چھتری پنکھا وغیرہ زور سے چھوڑ دینا یا پھینک دینا۔ اس کی سخت ممانعت ہے۔

سوال: مسجد میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، اعتکاف کرنے والے اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں لہٰذا اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا یا سونا چاہتا ہے تو وہ بہ نیت اعتکاف مسجد میں داخل ہو اور ذکر کرے یا نماز پڑھے اس کے بعد وہ کام کر سکتا ہے۔ نیتِ اعتکاف یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْتُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَنَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ۔ اور ماہِ رمضان میں روزہ افطار کرنے کے لئے اگر خارجِ مسجد کوئی جگہ ایسی ہو کہ وہاں افطار کریں جب تو مسجد میں افطار نہ کریں ورنہ داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کریں۔ اب افطار کرنے میں حرج نہیں مگر اس بات کا اب بھی لحاظ کرنا ہوگا کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں خراب نہ ہوں۔

سوال: مسجد میں سوال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: آدابِ مسجد کا لحاظ رکھتے ہوئے بھی اپنے لئے مسجد میں بھیک مانگنا منع بلکہ حرام ہے اور مسجد میں مانگنے والے کو دینا بھی منع ہے بلکہ بزرگانِ دین نے فرمایا کہ جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے وہ ستر پیسے راہِ خدا میں اور دے کہ اس پیسے کے گناہ کا کفارہ ہوں، ہاں دوسرے محتاج کے لئے امداد کو کہنا یا کسی دینی کام کے لئے چندہ کرنا جس میں نہ غل شور ہو نہ گردن پھلانگنا نہ کسی کی نماز میں خلل، یہ بلاشبہ جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے اور بے سوال کسی محتاج کو دینا بہت خوب اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ثابت ہے۔

سوال: بدبودار چیز کے ساتھ مسجد میں جانے کا کیا حکم ہے؟

جواب :- بدن یا کپڑے یا منہ میں کوئی بدبو ہو تو جب تک دور اور صاف نہ کرلیں مسجد میں جانا حرام اور نماز میں داخل ہونا منع ہے، بدبودار کثیف حقّہ پینے والوں کو اس کا خیال بہت ضروری ہے اور ان سے زیادہ سگریٹ بیڑی والوں کو اور ان سب سے زیادہ اشد ضرورت تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اس کا جِرم دبا رہتا اور منہ کو بسا دیتا ہے۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو جیسے مٹی کا تیل، کچا لہسن، پیاز وغیرہ۔ غرض مسجد کو ہر گھن اور بدبو کی چیز سے بچانا واجب ہے اور مسجد میں جوتے رکھے تو اس کو پہلے صاف کرے۔

سوال :- مسجد کی کوئی چیز مسجد کے علاوہ استعمال میں لانا کیسا ہے؟

جواب :- مسجد کی چھوٹی بڑی کوئی چیز بے موقع یا کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے۔ مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر لے جانا اس کی چٹائی یا فرش وغیرہ اپنے گھر یا کسی اور جگہ بچھانا یا کسی اور مصرف میں لانا، مسجد کے ڈول رسی سے گھر کے لئے پانی بھرنا، مسجد کے سقایہ یا ٹنکی یا گھڑوں مشکوں میں بھرا ہوا پانی گھر لے جانا، یونہی سقایہ کی آگ گھر لے جانا یا اس سے چلم بھرنا جائز نہیں۔

سوال :- محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد جامع میں؟

جواب :- مسجد محلہ میں نماز پڑھنا گرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ گر

مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان واقامت کہے اور
نماز پڑھے تو وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ ہاں اگر
مسجد محلہ کے امام میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس کے
پیچھے نماز پڑھنا منع ہے تو یہ مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے اور وہ
مسجد اختیار کرے جس کا امام شرائط امامت کا جامع، اور متدین (دیندار) متقی ہو۔

سوال: مسجد میں دوبارہ جماعت قائم کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق در جوق آتے اور نماز
پڑھ کر چلے جاتے یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، ایسی مسجد میں اگرچہ
اذان واقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے تو کوئی
حرج نہیں بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت
سے جماعت قائم کرے۔ یہی حکم اسٹیشن اور سرائے کی مسجدوں
کا ہے اور مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو اور اہل محلہ
نے اذان و اقامت کے ساتھ ابتدائی مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو
نئی اذان و اقامت کے ساتھ پہلی ہیأت پر دوبارہ جماعت
قائم کرنا مکروہ ہے۔

اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے
جماعت قائم کی تو پھر دوبارہ جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ
نہ ہوگی اور ہیأت بدلنے کے لئے دوسری جماعت کے امام کا محراب سے
دائیں یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔

سبق نمبر ۱۸ ـــــــ وِتر کا بیان

سوال :۔ نماز وتر واجب ہے یا سنت ؟

جواب :۔ وِتر واجب ہے ۔ احادیث میں اس کے پڑھنے کی بڑی تاکید آئی ۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” وِتر حق ہے ، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں “ اسے تین بار فرمایا ، اور وتر کی نماز قضا ہوگئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہوگیا ہو ، قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا ہوگئی اور بے عذر وتر نہ پڑھنا سخت گناہ ہے ۔

سوال :۔ نماز وِتر کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس طرح پڑھی جاتی ہیں ؟

جواب :۔ نمازِ وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے یونہی ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب ہے ۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے اور تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں ، پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے

قنوت آہستہ پڑھے۔ اس میں امام و مقتدی اور منفرد سب کا حکم یکساں ہے اور دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے۔

سوال ۱۸۳: جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا کرے؟

جواب: جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو یا نہ پڑھ سکے وہ یہ پڑھے، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ یا تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہہ لے اور جس سے یہ بھی نہ آئے وہ تین بار یا رَبِّ کہہ لے۔

سوال ۱۸۴: مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے یا بعد میں؟

جواب: مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ کرے کیونکہ رکوع کی حالت میں شریک ہونے سے جب اس نے پوری رکعت پالی تو قنوت بھی پالی اب دوبارہ قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال ۱۸۵: اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی اور امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں مقتدی امام کا ساتھ دے یعنی امام رکوع میں چلا گیا تو خود بھی رکوع میں چلا جائے۔ دعائے قنوت ترک کر دے۔

سبق نمبر ۱۹ ——— تراویح کا بیان

سوال: نماز تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب: نماز تراویح مرد و عورت سب کے لئے باجماع سنت مؤکدہ ہے، اس کا ترک جائز نہیں اور تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر مسجد میں تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور نہ ہونے سے لوگ کم ہو جاتے ہیں، اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

سوال: نماز تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی۔ تو اگر کسی کی کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے۔ پھر باقی ادا کرے جبکہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

سوال: تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟ اور کس طرح پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: جمہور اہل اسلام کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں، اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے زمانے سے تمام اسلامی ممالک میں مسلمان بیس ہی رکعتیں پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جاتی ہیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرا جاتا ہے۔ امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور تشہد کے بعد درود شریف اور دعا بھی۔ اور ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں اسے ترویحہ کہتے ہیں۔

سوال:۔ ترویحہ میں بیٹھ کر کیا کرنا چاہئے؟

جواب:۔ اس بیٹھنے میں آدمی کو اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا پڑھے یا یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ	پاک ہے ملک و ملکوت والا، پاک
سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَ	ہے عزت و بزرگی و بڑائی اور
الْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ	جبروت والا۔ پاک ہے بادشاہ
الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ	جو زندہ ہے جو نہ سوتا ہے نہ
وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ	اس پر موت طاری ہوتی ہے پاک
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَآ	مقدس ہے ہمارا اور فرشتوں اور روح کا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	مالک۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَ	اللہ سے ہم مغفرت چاہتے ہیں تجھ
نَعُوْذُ بِکَ مِنَ	سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور

النَّارِ ... جہنم

سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

سوال: تراویح میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قرأت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا، تعوذ، تسمیہ اور تسبیح کا چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ یونہیں ہر دو رکعت کے بعد دو رکعت پڑھنا اور دس رکعت کے بعد بیٹھنا اور چار رکعت کے بعد نفل جماعت سے پڑھنا، بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

سوال: نماز تراویح میں قرآنِ مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: نماز تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے افضل ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب کہ مقتدیوں پر دشواری نہ ہو، ہاں ایک بار ختم کرنا لوگوں کی سستی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید میں کچھ اوپر چھ ہزار آیتیں ہیں اور مہینہ اگر تیس دن کا ہو تو تراویح کی کل چھ سو رکعتیں ہوئیں۔ اس حساب سے ہر رکعت میں دس آیتیں آتی ہیں تو دس آیتوں کا ہر رکعت میں پڑھنا اور سننا دشوار نہیں۔

سوال: اجرت پر قرآن کریم سننا اور سنانا کیسا ہے؟

جواب: حافظ کو اجرت دیکر قرآنِ کریم سننا ناجائز ہے، دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دونگا یا کچھ نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں

اور اگر بلا اجرت کوئی حافظ نہ ملے تو آنے جانے اور پابندیٔ وقت کے عوض اگر کوئی اجرت ٹھہرالی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں. پھر بھی جس بندۂ خدا سے ہو سکے یہ کام محض خالصاً لوجہ اللہ انجام دے اور ثوابِ آخرت کا مستحق بنے تو اس سے اچھی کیا بات ہے۔

سوال :- جہاں قرآن کریم ختم نہ ہو وہاں تراویح کس طرح پڑھی جائے ؟

جواب :- اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کے لئے یہ طریقہ رکھا گیا ہے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر تک دو بار بیس تراویح میں پڑھ لیں. اس میں رکعتوں کی بھی بھول نہیں ہوتی اور یاد کرنے میں دل بھی نہیں بٹتا

سوال :- شبینہ کرنا درست ہے یا نہیں ؟

جواب :- شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے۔ جس طرح آجکل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کچھ لوگ لیٹے ہیں کچھ باتیں کرنے میں مشغول ہیں ، کچھ لوگ مسجد سے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں در جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے پھر حفاظ کی حالت بالخصوص شبینہ میں عموماً ناگفتہ ہوتی ہے، اور اکثر قرآنِ کریم ایسا پڑھتے ہیں کہ یعلمون تعلمون کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا. الفاظ وحروف کھا جایا کرتے ہیں جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی امامت درکنار اور اسی طرح غلط قرأت کا وبال الگ ان کی گردن پر سوار رہتا ہے ۔

سوال :- تراویح میں قرآنِ کریم کس طرح پڑھنا چاہیئے ؟

جواب :۔ فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قرات کرے اور تراویح میں متوسط انداز (درمیانہ رفتار) پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم از کم مدّ کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لئے کہ ترتیل سے قرآنِ کریم پڑھنے کا حکم ہے اور حروف کو مخارج کے ساتھ حتی الامکان صحیح ادا کرنا ہر نماز میں فرض ہے۔ اور اس طرح پڑھنا کہ حروف صحیح طور پر ادا نہ ہوں اور یعلمون تعلمون کے سوا کسی لفظ کا پتہ نہ چلے حرام اور سخت حرام ہے۔

سوال۱۹۵ :۔ جس نے عشاء تنہا پڑھی وہ تراویح اور وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ اگر عشاء تنہا پڑھی ہو تو تراویح جماعت سے ادا کر سکتا ہے مگر وتر تنہا پڑھے اور اگر وتر کی جماعت میں شریک ہو جائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں جائز ہے۔ ور اگر جماعت سے عشاء پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے بلکہ یہی افضل ہے۔

سوال۱۹۶ :۔ نماز تراویح کی قضا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ تراویح اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں جیسے عصر و عشاء کی سنتیں۔

سبق نمبر ۲ — سنت و نفل کے مسائل

سوال: سنت مؤکدہ کتنی ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ یہ ہیں۔ دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔ چار رکعت ظہر کے پہلے۔ دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور چار رکعت جمعہ سے پہلے۔ چار جمعہ کے بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں بارہ رکعتیں اور افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھے پھر دو رکعت تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔

سوال: سنت مؤکدہ کے فضائل کیا ہیں؟

جواب: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو مسلمان بندہ اللہ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل یعنی سنت مؤکدہ) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء اور دو نماز فجر سے پہلے۔

سوال ۹۹: ان رکعتوں میں سب سے اہم کونسی رکعتیں ہیں؟

جواب: سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اس لئے یہ سنتیں بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر، ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل واجب ہے۔ حدیث میں آیا "فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔" اور سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا کہ جو انہیں ترک کرے گا اسے میری شفاعت

نہ پہنچے گی"۔ ان کے بعد پھر مغرب کی سنتیں ہیں۔ حدیث میں ہے جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے اس کی نماز علّیین میں اٹھائی جاتی ہے"۔ (علیین ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے ایک مقام ہے جہاں جنتیوں کے نام درج ہیں اور ان کے اعمال کی مسلیں مرتب کرکے رکھی جاتی ہیں) ان کے بعد ظہر کے بعد کی دو رکعتیں ہیں پھر عشا کے بعد کی۔

سوال: سنتیں قضا ہوجائیں تو پڑھی جائیں گی یا نہیں؟

جواب: فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے اور اگر فرض پڑھ لئے اور فجر کی سنت قضا ہوگئی تو اب سنتوں کی قضا نہیں مگر آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے اور علاوہ فجر کے اور سنتیں اگر قضا ہوگئیں تو ان کی قضا نہیں ہے۔ ہاں ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔

سوال: جماعت قائم ہوجانے کے بعد نفل پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل مستحب بلکہ سنتِ مؤکدہ کا بھی شروع کرنا جائز نہیں سوا سنتِ فجر کے جبکہ یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی میں شرکت ہوگی تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے بلکہ ایسی جگہ پڑھے کہ اس میں اور صف میں آڑ ہوجائے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے

یا دوسری کو تو سنت ترک کردے اور جماعت میں مل جائے۔

سوال:۔ سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے کیا سنت باطل ہو جاتی ہے؟

جواب:۔ سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے سنت باطل تو نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو تحریمۂ نماز کے منافی ہے اور بلا عذر بعد والی سنت کی تاخیر بھی مکروہ ہے اگرچہ ادا ہو جائے گی۔

سوال:۔ چار رکعتی سنتوں کے پہلے قعدہ میں کیا پڑھا جاتا ہے؟

جواب:۔ چار رکعتی سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے، اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو سُبْحَانَکَ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والی سنتوں، سنت کی نماز اور نفل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحَانَکَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے۔

سوال:۔ نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ کھڑے ہو کر پڑھنے پر قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا۔ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے: یعنی نصف ثواب ملتا ہے ہاں اگر عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

سوال :- نفل بیٹھ کر پڑھے تو کس طرح پڑھے؟

جواب :- نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھا کرتے ہیں مگر قرارت کی حالت میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں اور رکوع میں اتنا جھکے کہ سر گھٹنوں کے مقابل آجائے۔

سبق نمبر ۱۲ — پیارے نبی کی پیاری باتیں

حدیث نمبر ۱ - اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔ ۲۔ انسان جب مرجاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں (کہ مرنے کے بعد بھی یہ عمل ختم نہیں ہوتے۔ اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں) صدقہ جاریہ اور علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے، اور اولاد صالح جو اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے؛ ۳۔ جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جنت میں نہیں جائیگا۔ (تکبر نام ہے حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا۔ ۴۔ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تم کو خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ ۵۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہے۔ مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔ ۶۔ ایمان و حیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ ۷۔ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔ ۸۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے

چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم
نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔ ۹۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں وہ بہتر ہے جو اپنے ساتھی
کا خیر خواہ ہو۔ اور پڑوسیوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ ۱۰۔ جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں
درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے
ڈرتا رہے اور رشتہ والوں سے سلوک کرے۔ ۱۱۔ جب فاسق کی مدح کی
جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی جنبش کرنے لگتا ہے۔
۱۲۔ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد
دی۔ ۱۳۔ جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے کھانا مانگے گا قیامت کے دن اس طرح آئیگا
کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہو گا نری ہڈیاں ہونگی ۱۴۔ جو لوگ دیر تک
کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذکرِ الٰہی کئے اور بغیر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود
پڑھے وہاں سے متفرق ہو گئے انہوں نے نقصان کیا اگر اللہ چاہے
عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ ۱۵۔ چند کلمے ہیں کہ جو شخص مجلس
سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ
مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر و مجلس ذکر میں ان کو کہے گا تو اللہ
تعالیٰ اس خیر پر مُہر کر دیگا جس طرح کوئی شخص انگوٹھی سے مہر کرتا ہے
وہ یہ ہیں:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

اچھی اچھی دعائیں

پانچوں نمازوں کے بعد

ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیۃ الکرسی اور تینوں قُل ایک ایک بار پڑھے اور سُبْحٰنَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار اور آخر میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَـہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھے۔ اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور پیشانی یعنی سر کے اگلے حصے پر داہنا ہاتھ رکھ کر پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے، ہر غم و پریشانی سے بچے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

کتابت: شاہ محمد چشتی سیاہوی محلہ محمود پورہ لکھنؤ ۲/۲/۱

یہی ہے آرزو تعلیم قرآں عام ہو جائے — ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

اہلِ سنت وجماعت کی صحیح رہنمائی کرنے والا مسلمان بچوں اور بچیوں کو
سچا پکا سُنی حنفی محمدی بنانے والا ایک نفیس و مبارک رسالہ

ہمارا اسلام

(حصہ پنجم)

مرتبہ
حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں قادری مدظلہ تعالے
مدرسہ احسن البرکات حیدرآباد سندھ

مکتبہ قادریہ لاہور

فہرست

سبق نمبر ۱ —— حمدِ باری تعالیٰ

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

غش آگیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہ راز کا

افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(حضرت حسنؔ بریلوی)

سبق نمبر ۲ ـــــ تقدیر الٰہی کا بیان

سوال:۔ تقدیر سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ عالم میں جو کچھ بھلا یا برا ہوتا ہے اور بندے جو کچھ نیکی یا بدی کے کام کرتے ہیں وہ سب اللہ عزوجل کے علم ازلی کے مطابق ہوتا ہے، ہر بھلائی برائی اس نے اپنے علم ازلی کے موافق مقدر فرمادی ہے یعنی جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اللہ نے اسے اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے اور اس کے پاس لکھا ہوا اسی کا نام تقدیر ہے۔

سوال:۔ کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہے؟

جواب:۔ اللہ عزوجل نے بندوں کو پیدا فرمایا، انہیں کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ عطا فرمائے اور انہیں کام میں لانے کا طریقہ الہام فرمایا پھر اعلیٰ درجے کے شریف جوہر یعنی عقل سے ممتاز فرمایا جس نے تمام حیوانات پر انسان کا مرتبہ بڑھایا۔ پھر لاکھوں باتیں ہیں جن کا عقل ادراک نہ کر سکتی تھی لہذا انبیاء بھیجکر، کتابیں اتار کر ذرا ذرا سی بات جتادی اور کسی کو عذر کی کوئی جگہ باقی نہ چھوڑی۔ آدمی جس طرح نہ آپ سے آپ بن سکتا تھا نہ اپنے لئے کان، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ بنا سکتا تھا یونہی اپنے لئے طاقت، قوت، ارادہ، اختیار بھی نہیں بنا سکتا، سب کچھ اسی نے دیا اور اسی نے

بنایا۔ انسان کو ایک نوع اختیار دیا کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے، تو اس ارادہ و اختیار کے پیدا ہونے سے آدمی صاحبِ ارادہ و صاحبِ اختیار ہوا نہ کہ مضطر، مجبور، ناچار، آدمی اور پتھر کی حرکت میں فرق کیا ہے یہی کہ وہ ارادہ و اختیار نہیں رکھتا اور آدمی میں اللہ تعالےٰ نے یہ صفت پیدا کی، تو یہ کیسی اُلٹی مت ہے کہ جس صفت کے پیدا ہونے نے انسان کو پتھر سے ممتاز کیا اسی کی پیدائش کو "پتھر" ہو جانے کا سبب سمجھے اور دیگر جمادات کی طرح اپنے آپ کو بے حس و حرکت اور مجبور جانے۔

سوال:۔ آدمی جب مختار ہے تو اعمال کی باز پرس کس بنا پر ہوگی؟

جواب:۔ یہ ارادہ و اختیار جس کا انسان میں پایا جانا روشن اور بدیہی امر ہے قطعاً یقیناً اللہ عزوجل ہی کا پیدا کیا ہوا ہے، اس نے ہم میں ارادہ و اختیار پیدا کیا اس سے ہم اس کی عطا کے لائق مختار و صاحبِ اختیار ہوئے۔ یہ ارادہ و اختیار ہماری اپنی ذات سے نہیں تو ہم "مختار کردہ" ہوئے، "خود مختار" نہ ہوئے کہ شترِ بے مہار بنے پھریں اور بندہ کی یہ شان بھی نہیں کہ خود مختار ہو سکے۔ بس یہی ارادہ و یہی اختیار جو ہر شخص اپنے نفس میں دیکھ رہا ہے، عقل کے ساتھ اس کا پایا جانا یہی دنیا میں شریعت کے احکام کا مدار ہے اور اسی بنا پر آخرت میں جزا و سزا اور ثواب و عذاب اور اعمال کی پرسش و حساب ہے، جزا و سزا

کے لیے جتنا اختیار چاہیے وہ بندے کو حاصل ہے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت پیدا نہیں کیا بلکہ اس کو ایک نوع اختیار دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ عقل بھی دی ہے کہ بھلے بُرے اور نفع و نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیّا فرما دیئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیّا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اس سے مواخذہ ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں۔

سوال:۔ کسی امر کی تدبیر کرنا تقدیر کے خلاف تو نہیں؟

جواب:۔ دنیا عالمِ اسباب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ سے ایک چیز کو دوسری چیز کے لئے سبب بنا دیا ہے اور سنّتِ الٰہی یوں جاری ہے کہ سبب پایا جائے تو مُسبَّب (یعنی وہ دوسری چیز جس کے لئے یہ سبب ہے) پیدا ہو اور انہیں اسباب کو عمل میں لانا اور انہیں کسبِ فعل کا ذریعہ بنانا تدبیر ہے تو تدبیر منافی تقدیر نہیں بلکہ تقدیرِ الٰہی کے موافق ہے۔ جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا اور اسی پر اعتماد کر بیٹھنا کفار کی خصلت ہے یونہی تدبیر کو محض عبث و فضول اور مہمل بتانا کھلے گمراہ یا سچے مجنون کا کام ہے۔ انبیاء کرام سے زیادہ تقدیرِ الٰہی پر کس کا ایمان ہوگا پھر وہ بھی ہمیشہ

تدبیر فرماتے اور اس کی راہیں بتاتے رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا زرہیں بنانا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دس برس شعیب علیہ السلام کی بکریاں اجرت پر چرانا قرآن کریم میں مذکور ہے۔

سوال:۔ تقدیر کا لکھا ہوا بدل سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اصل کتاب لوحِ محفوظ میں جو کچھ لکھا ہے اور جسے قضائے مُبرَم حقیقی کہتے ہیں اُس کی تبدیل ناممکن ہے وہ نہیں بدلتا۔ اکابر محبوبانِ خدا گر اتفاقًا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے، اور فرشتوں کے صحیفوں اور لوحِ محفوظ کے پٹھوں میں جو احکام ہیں (جنہیں قضائے مُعلّق اور قضائے مبرم غیر حقیقی بھی کہتے ہیں)، وہ اللہ عزوجل کے کرم سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اپنی یا اولیائے کرام کی دعاؤں کی برکت سے والدین کی خدمت اور صلۂ رحم وغیرہ سے زیادت و برکت کی جانب بدل جاتے ہیں اور گناہ و ظلم و نافرمانی والدین اور قطعِ رحم وغیرہ سے دوسری طرف تبدیل ہو جاتے ہیں مثلاً فرشتوں کے صحیفوں میں زید کی عمر ساٹھ برس تھی اس نے سرکشی کی بیس برس پہلے ہی اس کی موت کا حکم آگیا، یا نیکی کی بیس برس اور زندگی کا حکم فرمایا گیا، یہ تقدیر میں تبدیلی ہوئی لیکن علمِ الٰہی اور لوحِ محفوظ

ہیں وہی چالیس یا اسی سال لکھے تھے ان کے مطابق ہونا لازم ہے۔

سوال: کسی برائی کے متعلق یہ کہنا کہ تقدیر میں لکھی تھی، کیسا ہے؟

جواب: برا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیّت الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے من جانب اللہ کہے اور جو برائی سرزد ہو اس کو شامتِ نفس تصور کرے۔

سوال: تقدیری امور میں بحث کرنا کیسا ہے؟

جواب: تقدیری مور یعنی قضاء و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے۔ ان میں زیادہ غور و فکر کرنا یا انہیں کسی مجلس میں ذریعۂ بحث بنالینا ہلاکت و نامرادی کا سبب ہے۔ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما اس مسئلہ پہ بحث کرنے سے منع فرما گئے، ما و شما کس گنتی میں ہیں عقیدۂ اہلسنت بس یہی ہے کہ انسان نہ پتھر کی طرح مجبورِ محض ہے، نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔ تقدیر ایک گہرے سمندر کی مانند ہے جس کی تاہ تک کسی کی رسائی نہیں۔ یہ ایک تاریک راستہ ہے جس سے گزرنے کی کوئی راہ نہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا ایک راز ہے جس پہ انسان کی عقل کو دسترس نہیں۔

سبق نمبر ۳ —— شفاعت کا بیان

سوال: شفاعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: شفاعت کے معنی ہیں کسی شخص کو اپنے بڑے کے حضور میں اپنے چھوٹے کے لئے سفارش کرنا۔ شفاعت دھمکی اور دباؤ سے کسی بات کے منوانے کو نہیں کہتے اور نہ شفاعت ڈر کر یا دب کر مانی جاتی ہے۔ یہ بات تو عام لوگ بھی جانتے ہیں کہ دب کر بات ماننا قبولِ سفارش نہیں بلکہ نامردی و بزدلی اور مجبوری و ناچاری ہے۔ اور دباؤ سے کام نکالنے کو دھمکی دھونس کہتے ہیں نہ کہ شفاعت و سفارش۔

سوال: شفاعت کے بارے میں اہلسنت کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: خاصانِ خدا کی شفاعت حق ہے، اس پر اجماع ہے، اور بکثرت آیاتِ قرآن اس کی شاہد ہیں۔ احادیثِ کریمہ اس باب میں درجۂ شہرت بلکہ تواترِ معنوی تک پہنچی ہیں۔ کتبِ دینیہ اس سے مالا مال ہیں۔ اس عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ واحدِ قہار جلّ جلالہ خالق و مالک و شہنشاہِ حقیقی ہے۔ اس کو کسی سے کسی قسم کا نہ لالچ ہے نہ ڈر، وہ تمام عالم سے غنی ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ اسی نے اپنی قدرتِ کاملہ و حکمتِ بالغہ سے اپنے بندوں میں سے

اپنے محبوبوں کو چن لیا اور اپنے تمام محبوبوں کا سردار مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا۔ وہ بکمالِ بے نیازی اپنے کرم سے اپنے محبوبانِ کرام کی ناز برداری فرماتا ہے۔ اس نے اپنے محبوبوں کی عظمت و جلالت اور شانِ محبوبیت ظاہر فرمانے، ان کی شوکت و وجاہت دکھانے کے لئے ان کو اپنے بندوں کا شفیع بنایا، اسی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیائے کرام کو یہ مرتبہ بخشا کہ اگر وہ اللہ تبارک و تعالےٰ پر کسی بات کی قسم کھالیں تو ربّ کریم جل جلالہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔ (حدیث شریف)

اسی نے ہمارے مالک و آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خلیفۂ اعظم و حبیبِ اکرم بنایا اور ارشاد فرمایا کہ "اے محبوب! تم کو تمہارا رب ضرور اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے" اور اس ارشادِ الٰہی پر اس نازنینِ حق، محبوبِ اجمل صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناز اٹھانے والے ربِ بے نیاز کی بارگاہِ کریم میں عرض کی کہ "جب تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہ گیا۔"

اللہ اکبر! کیا شانِ محبوبیت ہے۔ قرآنِ پاک نے کس اہتمام و شکوہ کے ساتھ حضور کی شفاعت کا اثبات فرمایا ہے۔ کریم بندہ نواز نے اپنے حبیب سے کیسے کیسے وعدے فرمائے ہیں، اپنی شانِ کرم سے انہیں راضی رکھنے کا ذمہ لیا ہے اور حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شانِ ناز سے فرمایا کہ جب یہ کرم ہے تو ہم اپنا ایک امتی بھی دوزخ میں

نہ چھوڑیں گے، فصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیہ وآلہ ابدا۔

سوال:۔ وہ کون کون ہیں جن کی شفاعت قبول ہوگی؟

جواب:۔ قرآنِ کریم نے اثباتِ شفاعت کو دو اصول میں منحصر رکھا ہے۔ اول قبل از شفاعت اذن الٰہی یعنی کسی کی شفاعت میں کلام کرنے سے پہلے اجازتِ خداوندی حاصل ہونا، دوم شفیع کا نہایت صادق و راستباز اور پوری پوری معقول اور ٹھیک بات کہنے والا ہونا۔ اور احادیثِ کریمہ اور کتبِ عقائد کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء، واولیاء و علماء، و شہداء، و فقراء کی شفاعت مولائے کریم اپنے کرم سے قبول فرمائے گا، بلکہ غازی، حجاج اور ہر وہ شخص جس کو کوئی منصب دینی عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کریں گے، بلکہ نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ علماء کے پاس آکر کچھ لوگ عرض کریں گے۔ ہم نے آپکے وضو کے لئے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا۔ کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لئے ڈھیلا دیا تھا اور علماء ان کی شفاعت کریں گے۔

بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ مومن جب آتش دوزخ سے خلاصی پائیں گے تو اپنے ان بھائیوں کی رہائی کے لئے جو آتشِ دوزخ میں ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور شفاعت و سوال میں مبالغہ کریں گے اور اللہ تعالےٰ سے اذن پاکر مسلمانوں کی کثیر تعداد کو پہچان پہچان کر

دوزخ سے نکالیں گے۔

سوال:۔ وہ کون لوگ ہیں جو طالبِ شفاعت ہوں گے؟

جواب:۔ احادیثِ کریمہ سے ثابت ہے کہ ہر مومن طلبگارِ شفاعت ہوگا، اور تمام مومنین اولین و آخرین کے دل میں یہ بات۔ الہام کی جائیگی کہ وہ طالبِ شفاعت ہوں۔ اور شارحینِ حدیث نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ طالبِ شفاعت وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں اپنی حاجات میں انبیاء علیہم السلام سے توسّل کیا کرتے تھے انہیں کے دل میں یہ بات قدرۃً پیدا ہوگی کہ جب انبیاء کرام دنیا میں حاجت برآری کا وسیلہ تھے تو یہاں بھی حاجت روائی انہیں کے ذریعہ سے ہوگی، چنانچہ تمام اہلِ محشر کے مشورہ سے یہ بات قرار پائے گی کہ ہم سب کو حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے چنانچہ افتاں و خیزاں کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے، اور ان کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان مصائبِ محشر سے نجات دے، آپ انہیں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے۔ نوح علیہ السلام فرمائیں گے۔ تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، موسےٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے وہ فرمائیں گے۔ تم ان کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی ہے جو آج بے خوف ہیں اور تمام اولادِ آدم کے سردار،

ہیں، وہ خاتم النبیین ہیں وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ"۔

سؤال:۔ بارگاہِ الٰہی میں سب سے پہلے کون شفاعت کرے گا؟

جواب:۔ ہمارے حضور پُر نور شافع یوم النشور خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ "میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تک بابِ شفاعت نہ کھولیں گے۔ کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہو گی بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنیوالے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں۔

سؤال:۔ حضور کی شفاعت کا آغاز کس طرح ہو گا؟

جواب:۔ عیسیٰ علیہ السلام کے فرمانے پر لوگ پھرتے پھرتے ٹھوکریں کھاتے دہائی دیتے، بارگاہِ بیکس پناہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر حضور کے بہت سے فضائل بیان کر کے جب شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو حضور جواب میں ارشاد فرمائیں گے اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا اَنَا صَاحِبُكُمْ میں اس کام کے لئے ہوں میں اس کام کے لئے ہوں میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈھ آئے۔ یہ فرما کر بارگاہِ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہو گا

"اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو، جو کچھ مانگو گے ملے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔"

اللہ اللہ! یہ ہے کرمِ الٰہی کی ناز برداری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محبوبی کہ حبیب کا سر سجدۂ نیاز میں ہے اور ابھی حرفِ شفاعت زبانِ اقدس پر نہیں آیا کہ رحمتِ حق نے سبقت کی اور اپنے حبیب کی دلداری و رضاجوئی فرمائی کہ اے محمد! سر اٹھایئے جو کہنا ہو کہئے، سنا جائے گا، مانگئے جو آپ مانگیں گے دیا جائے گا۔ غرض پھر شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم بھی ایمان ہوگا۔ اس کے لئے بھی شفاعت فرماکر اسے جہنم سے نکال لیں گے اور اب تمام انبیاء اپنی اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کتنی طرح کی ہو گی؟

جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کئی قسم پر ہے مثلاً ۱۔ شفاعتِ کبریٰ۔ ۲۔ بہتوں کو بلاحساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوّے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں۔ ۳۔ بہتیرے وہ ہوں گے جو مستحقِ جہنم ہو چکے، ان کو جہنم میں جانے سے بچائیں گے۔ ۴۔ بعضوں کی شفاعت فرماکر جہنم سے نکالیں گے۔ ۵۔ بعضوں کے درجات

بلند فرمائیں گے۔ ۶۔ بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائیں گے۔ ۷۔ جن کے حسنات (نیکیاں)، وسیّئات (برائیاں) برابر ہوں گی، انہیں بہشت میں داخل فرمائیں گے۔

سوال:۔ شفاعت کبریٰ کیا ہے؟

جواب:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شفاعت جو تمام مخلوق مومن، کافر، فرمانبردار، نافرمان، موافق، مخالف اور دوست، دشمن سب کے لئے ہوگی کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہوگا جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے، اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین، موافقین و مخالفین، مؤمنین و کافرین سب حضور کی حمد کریں گے۔ اس کا نام مقام محمود ہے مرتبۂ شفاعتِ کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے۔

سوال:۔ جو شخص شفاعت کا انکار کرے وہ کیسا ہے؟

جواب:۔ شفاعت بہ اجماعِ امت ثابت ہے۔ بہ کثرت آیات اور بے شمار احادیث اس میں وارد ہیں، اس کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے اور قرآنِ کریم میں جس شفاعت کی نفی کی گئی ہے وہ بتوں اور کافروں کی شفاعت ہے۔ مسئلۂ شفاعت تو کافروں اور یہود و نصاریٰ میں بھی تسلیم کیا جاتا تھا لیکن یہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ شفیع کو وہ ذاتی اقتدار و اختیار حاصل ہے کہ جسے چاہے

اسے اللہ کے عذاب سے چھڑا سکتا ہے بلکہ کفار بُت پرست تو یہ سمجھتے تھے کہ بارگاہِ الٰہی میں شفیع ہیں۔ قرآنِ عظیم نے کافروں یہودیوں اور عیسائیوں کے اس عقیدے کو باطل ٹھہرایا اور بتایا کہ یہ کفار و مشرکین جن لوگوں کو اللہ عز و جل کے سوا پوجتے ہیں ان میں کوئی شفاعت کا مالک نہیں، کیونکہ شفاعت مقربین کی ہو سکتی ہے نہ کہ مغضوبین کی کہ یہ تو خود عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوں گے تو جو آیتیں بتوں اور کافروں کے حق میں نازل ہیں انبیاء و اولیاء کو ان کا مصداق ٹھہرانا اور اللہ تعالےٰ نے جو حکم کافروں اور بتوں پر صادر فرمایا ہے وہ اس کے محبوبوں اور مقربوں پر لگانا اور یہ کہہ دینا کہ کوئی کسی کا وکیل و سفارشی نہیں قرآن و حدیث کی صریح مخالفت بلکہ خدا و رسول پر بہتان اٹھانا اور نئی شریعت گڑھنا ہے۔ قرآنِ کریم میں جا بجا بتوں اور کافروں کی شفاعت کے انکار کے ساتھ مومنین و محبّین کی شفاعت کا اثبات کیا گیا ہے اور مقبولانِ بارگاہ کا استثناء فرمایا گیا ہے۔

سبق نمبر ۱۴ ——— عالمِ برزخ کا بیان

سوال :۔ عالمِ برزخ کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ دنیا و آخرت کے درمیان ایک دوسرا عالم ہے جسے برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام اِنس و جن کو حسبِ مراتب اس میں رہنا ہے اور یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ بَرزَخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو ہے۔ بَرزَخ میں کسی کو آرام ہے کسی کو تکلیف۔

سوال :۔ مرنے کے بعد روح و جسم میں تعلق رہتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ و متاثر ہوگی جس طرح حیاتِ دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ۔ دنیا میں پانی ٹھنڈا، سرد ہوا، نرم فرش، لذیذ کھانا سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت و لذت روح کو پہنچتی ہے اور ان کے برعکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں مگر کلفت و اذیت روح پاتی ہے اور روح کے لئے خاص اپنی راحت و الم کے الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے بعینہ یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں۔

سوال :۔ برزخ میں میت پر کیا کیا باتیں گزرتی ہیں ؟

جواب :۔ ۱۔ ضغطۂ قبر یعنی جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اس وقت اس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چپٹا لیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اس کو اس زور سے دباتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جاتی ہیں۔

۲۔ جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس وقت اس کے پاس ہیبت ناک صورت والے منکر و نکیر نامی دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے ؟ اور ان کے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے) بارے میں تو کیا کہتا تھا۔

۳۔ مردہ مسلمان ہے تو وہ جواب دے گا میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے اور وہ تو رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۔ مردہ اگر منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں کہے گا، افسوس! مجھے تو کچھ معلوم نہیں ، میں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا۔

۵۔ مسلمان میت کی قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے

جنت کی خوشبو آتی رہے۔

۶۔ نافرمان مسلمانوں میں ان کی معصیت کے مطابق بعض پر عذاب بھی ہو گا پھر اس کے پیرانِ عظام یا دیگر اولیائے کرام کی شفاعت یا محض رحمت سے جب اللہ چاہے گا نجات پائیں گے۔ بعض کے نزدیک مسلمان پر سے قبر کا عذاب جمعہ کی رات آتے ہی اٹھا دیا جاتا ہے۔

۷۔ کافر منافق میت کے لئے آگ کا بچھونا بچھا کر اور آگ کا لباس پہنا کر جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس پر فرشتگانِ عذاب مقرر کر دیئے جائیں گے نیز سانپ بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے۔

۸۔ مسلمان کے عملِ حسنہ مقبول و محبوب صورت میں آکر انہیں اُنس دیں گے اور کافر منافق کے بُرے اعمال کتا یا بھیڑیا یا اور شکل کے ہو کر ان کو ایذا پہنچائیں گے۔

۹۔ مسلمان کی ارواح خواہ قبر پر ہوں یا چاہ زمزم شریف میں یا آسمان و زمین کے درمیان یا آسمانِ پر یا آسمانوں سے بلند یا زیرِ عرش قندیلوں میں یا اعلیٰ علیّین میں خواہ کہیں ہوں ان کی راہ کشادہ کر دی جاتی ہے جہاں چاہتی ہیں، آتی جاتی ہیں۔ آپس میں ملتی ہیں اور اپنے اقرب کا حال ایک دوسرے سے دریافت کرتی ہیں اور جو کوئی قبر پہ آئے اسے دیکھتی پہچانتی

اور اس کی بات سنتی ہیں۔

۱۰۔ کافروں کی خبیث روحیں مرگھٹ وغیرہ میں قید رہتی ہیں کہیں آنے جانے کا انہیں اختیار نہیں مگر وہ بھی کہیں ہوں قبر یا مرگھٹ پر گزرنے والوں کو دیکھتی پہچانتی اور ان کی باتیں سنتی ہیں

۱۱۔ مردہ جواب سلام دیتا اور کلام بھی کرتا ہے ورس کے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔

سوال :۔ ثواب و عذاب صرف جسم پر ہے یا روح و جسم دونوں پر؟

جواب :۔ عذاب و ثواب روح اور جسم دونوں پر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص کسی باغ میں پڑا تھا اور میوے دیکھ رہا تھا مگر ان تک نہ جا سکتا تھا۔ اتفاقاً ایک اندھا ادھر سے گزرا کہ باغ میں جا سکتا تھا مگر میوے اسے نظر نہ آتے تھے۔ شخص نے اندھے سے کہا کہ تو مجھے باغ میں لے چل، وہاں جا کر ہم اور تم دونوں میوے کھائیں۔ اندھا اس کو اپنی گردن پر سوار کرکے باغ میں لے گیا۔ شخص نے میوے توڑے اور دونوں نے کھائے اس صورت میں کون مجرم ہوگا؟ دونوں ہی مجرم ہیں۔ نہ صرف جسم ہے اور نہ صرف روح۔

سوال :۔ جب جسم قبر میں گل جائے گا تو عذاب و ثواب کس پر ہوگا؟

جواب:۔ جسم اگرچہ گل جائے، خاک ہو جائے مگر اس کے جزئے
اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے، وہی مورد عذاب و ثواب
ہوں گے اور انہی پر روزِ قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی
جائے گی جس کو عجب الذنب کہتے ہیں۔ وہ ریڑھ کی ہڈی میں کچھ ایسے
باریک اجزاء ہیں کہ نہ کسی خوردبین سے نظر آ سکتے ہیں نہ آگ انہیں
جلا سکتی ہے نہ زمین انہیں گلا سکتی ہے، وہی تخم جسم اور مورد
عذاب و ثواب ہیں۔ عذاب قبر اور تنعیم قبر حق ہے۔ اس کا انکار وہی
کرے گا جو گمراہ ہے۔

سوال[۲۲]:۔ مردہ اگر دفن نہ کیا جائے تو اس سے سوالات کہاں ہوں گے؟
جواب:۔ مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک
دیا گیا اس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب
اسے پہنچے گا یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و
عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔

سوال[۲۳]:۔ وہ کون لوگ ہیں جن کے اجسام محفوظ رہیں گے؟
جواب:۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و
شہداء و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو
منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزوجل کی
نافرمانی نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف کی قرأت میں
مشغول رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی

اور جو شخص انبیاء کرام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ "وہ مر کر مٹی میں مل گئے" وہ توہین کا مرتکب اور گمراہ بد دین ہے۔

سوال :۔ زندوں کی خیر خیرات سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، حج، تلاوتِ قرآن، ذکر، زیارتِ قبور، خیر، خیرات، غرض ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک، فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ ان سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے، یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے بلکہ یہ امید ہے کہ اس پہنچانے والے کے لئے اُن سب کے مجموعہ کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس، وعلیٰ ہذا القیاس۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ "جو شخص گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی کے برابر اسے ثواب ملے گا"۔ اور نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اس کا ثواب مردے کو پہنچایا تو ان شاء اللہ تعالیٰ پہنچے گا۔

یہاں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ فرض کا ثواب پہنچا دیا تو اپنے پاس

کیا رہ گیا؟ اس لئے کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا بلکہ فرض کا ثواب پہنچانے سے فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا پھر وہ عود نہ کریگا ورنہ ثواب کس شئے کا پہنچتا ہے لہذا فاتحہ مروجہ کہ ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے یہ جائز بلکہ محمود اور شرعاً مطلوب ہے۔

سوال :۔ ایصالِ ثواب کا طریقہ کیا ہے؟

جواب :۔ ایصالِ ثواب جسے عرف میں فاتحہ یا اولیائے کرام کو جو ایصالِ ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں کہ اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی ایک بار اور تین یا سات یا گیارہ بار سورۂ اخلاص اور اول آخر تین تین یا زیادہ بار درود شریف پڑھے اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر عرض کرے کہ الٰہی! میرے اس پڑھنے پر (اور اگر کھانا کپڑا وغیرہ بھی ہوں تو ان کا نام بھی شامل کرے اور کہے کہ میرے اس پڑھنے اور ان چیزوں کے دینے پر) جو ثواب مجھے عطا ہوا ہے میرے عمل کے لائق نہ دے بلکہ اپنے کرم کے لائق عطا فرما اور اسے میری طرف سے فلاں ولی اللہ (مثلاً حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بارگاہ میں نذر پہنچا اور ان کے آباء کرام و مشائخ عظام و اولاد و مریدین و محبین اور میرے ماں باپ اور فلاں اور فلاں اور سیدنا آدم علیہ السلام سے روزِ قیامت تک جتنے مسلمان ہو گزرے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے سب کو اس کا ثواب پہنچا"۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پہ پھیر لے۔

اور جو شخص انبیاء کرام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ" وہ مر کر مٹی میں مل گئے" وہ توہین کا مرتکب اور گمراہ بد دین ہے۔

سوال ۱۴:۔ زندوں کی خیر خیرات سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، حج، تلاوتِ قرآن، ذکر، زیارتِ قبور، خیر، خیرات، غرض ہر قسم کی عبادت در ہر عمل نیک، فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ ان سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے، یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے بلکہ امید ہے کہ اس پہنچانے والے کے لئے اُن سب کے مجموعہ کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس وعلیٰ ہذا القیاس۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ "جو شخص گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی کے برابر اسے ثواب ملے گا۔" اور نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اس کا ثواب مردے کو پہنچایا تو انشاء اللہ تعالیٰ پہنچے گا۔

یہاں یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ فرض کا ثواب پہنچا دیا تو اپنے پاس

کیا رہ گیا؟ اس لئے کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا بلکہ فرض کا ثواب پہنچانے سے فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوچکا پھر وہ عود نہ کریگا ورنہ ثواب کس شئے کا پہنچتا ہے لہٰذا فاتحۂ مروّجہ کہ ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے یہ جائز بلکہ محمود اور شرعاً مطلوب ہے۔

سُوال: ایصالِ ثواب کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: ایصالِ ثواب جسے عرف میں فاتحہ یا اولیائے کرام کو جو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، سے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں کہ اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی ایک بار اور تین یا سات یا گیارہ بار سورۂ اخلاص و اول آخر تین تین یا زائد بار درود شریف پڑھے اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر عرض کرے کہ الٰہی! میرے اس پڑھنے پر (اور اگر کھانا کپڑا وغیرہ بھی ہوں تو ان کا نام بھی شامل کرے اور کہے کہ میرے اس پڑھنے اور ان چیزوں کے دینے پر) جو ثواب مجھے عطا ہوا ہے میرے عمل کے لائق نہ دے بلکہ اپنے کرم کے لائق عطا فرما اور اسے میری طرف سے فلاں ولی اللہ (مثلاً حضور پُر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بارگاہ میں نذر پہنچا اور ان کے آباء کرام و مشائخ عظام و اولاد و مریدین و محبّین اور میرے ماں باپ اور فلاں اور فلاں اور سیدنا آدم علیہ السلام سے روزِ قیامت تک جتنے مسلمان ہو گزرے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے سب کو اس کا ثواب پہنچا۔" اس کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے۔

نعت شریف

یہ اکرام ہے مصطفےٰ پر خدا کا
کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفےٰ کا

مرے گیسوؤں والے میں تیرے صدقے
کہ سر پر ہجوم بلا ہے بلا کا

اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو
پس ذکر حق ذکر ہے مصطفےٰ کا

کہ پہلے زباں حمد سے پاک ہو لے
تو پھر نام لے وہ حبیب خدا کا

ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے
ترا نام لیو ہے پیارا خدا کا

نہ کیونکر ہو اس ہاتھ میں سب خدائی
کہ یہ ہاتھ تو ہاتھ ہے کبریا کا

ترے رتبہ میں جس نے چون و چرا کی
نہ سمجھا وہ بدبخت رتبہ خدا کا

خدا مدح خواں ہے خدا مدح خواں ہے
مرے مصطفےٰ کا مرے مصطفےٰ کا

خدا کا وہ طالب خدا اس کا طالب
خدا اس کا پیارا، وہ پیارا خدا کا

سہارا دیا جب مرے ناخدا نے
ہوئی ناؤ سیدھی پھرا رخ ہوا کا

بھلا ہے حسن کا جناب رضا سے
بھلا ہو الٰہی جناب رضا کا

(حضرت حسن بریلوی)

سبق نمبر ۲ ——— علاماتِ قیامت کا بیان

سوال: علاماتِ قیامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جیسے آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت، موت کے سکرات اور نزع کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں ایسے ہی قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی، انہیں کو علاماتِ قیامت یا آثارِ قیامت کہتے ہیں۔

سوال: علاماتِ قیامت کیا کیا ہیں؟

جواب: علاماتِ قیامت دو قسم پر ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وقوع میں آچکیں اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ظہور تک وقوع میں آتی رہیں گی یہاں تک کہ دوسری قسم سے مل جائیں گی انہیں علاماتِ صغریٰ کہتے ہیں۔ دوسری قسم کی علامات وہ ہیں جو ظہورِ امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد نفخِ صور تک ظاہر ہوں گی یہ علامات یکے بعد دیگرے پے در پے ظاہر ہوں گی جیسے سلکِ مروارید سے موتی گرتے ہیں۔ ان کے ختم ہوتے ہی قیامت برپا ہوگی۔ انہیں علاماتِ کبریٰ کہتے ہیں۔

سوال: علاماتِ صغریٰ کیا کیا ہیں؟

جواب: علاماتِ صغریٰ میں سے چند یہ ہیں:۔

۱۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف۔

۲۔ تمام صحابہ کرام کا اس دنیا سے رحلت فرما جانا۔

۳۔ تین خسف کا وقوع یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں۔

۴۔ علم اٹھ جائے گا یعنی علماء اٹھا لئے جائیں گے۔ لوگ جاہلوں کو اپنا امام و پیشرو بنائیں گے، وہ خود گمراہ ہوں گے اوروں کو گمراہ کریں گے۔

۵۔ زنا اور شرابخوری، بدکاری اور بے حیائی کی زیادتی ہوگی۔

۶۔ مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

۷۔ علاوہ اس بڑے دجّال کے تیس دجّال اور ہوں گے کہ وہ سب دعویٰ نبوت کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی۔

۸۔ مال کی کثرت ہوگی، زمین اپنے دفینے اُگل دے گی۔

۹۔ دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا۔

۱۰۔ وقت میں برکت نہ ہوگی یعنی بہت جلد جلد گزرے گا۔

۱۱۔ زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔

۱۲۔ علم دین پڑھیں گے مگر دین کی خاطر نہیں دنیا کے لئے۔

۱۳۔ عورتیں مردانہ وضع اختیار کریں گی اور مرد زنانی وضع پسند کرنے لگیں گے۔

۱۴ ۔ گانے بجانے کی کثرت ہو گی۔ حیاء و شرم جاتی رہے گی۔
۱۵ ۔ بروقتِ ملاقات سلام کی بجائے لوگ گالی گلوچ سے پیش آئیں گے۔
۱۶ ۔ مسجد کے اندر شور و غل اور دنیا کی باتیں ہوں گی۔
۱۷ ۔ نماز کی شرائط و ارکان کا لحاظ کئے بغیر لوگ نمازیں پڑھیں گے یہاں تک کہ پچاس میں سے ایک نماز بھی قبول نہ ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ

سوال :۔ قیامت کی علامات کبریٰ کیا کیا ہیں؟

جواب :۔ علاماتِ کبریٰ یہ ہیں :۔ دجّال کا ظاہر ہونا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ظاہر ہونا۔ یاجوج و ماجوج کا خروج، دھوئیں کا پیدا ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ علیہ السلام کی وفات۔

سوال :۔ دجّال کون ہے اور یہ کب اور کس طرح ظاہر ہو گا؟

جواب :۔ دجّال قومِ یہود کا ایک مرد ہے جو اس وقت بحکمِ الٰہی دریائے طبرستان کے جزائر میں قید ہے یہ آزاد ہو کر ایک پہاڑ پر آئے گا، وہاں بیٹھ کر آواز لگائے گا، دوسری آواز پر وہ لوگ جنہیں بدبخت ہونا ہے اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور یہ ایک عظیم لشکر کے ساتھ ملک خدا میں فتور پیدا کرنے کو شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا۔ اس کی ایک آنکھ اور ایک ابرو

بالکل نہ ہو گی، اسی وجہ سے اسے مسیح کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہود کی
فوجیں ہوں گی۔ وہ ایک بڑے گدھے پر سوار ہو گا اور اس کی پیشانی
پر لکھا ہو گا ک ف ر (یعنی کافر) جس کو ہر مسلمان پڑھے
گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ اس کا فتنہ بہت شدید ہو گا۔ چالیس
دن رہے گا، پہلا دن ایک سال کا ہو گا، دوسرا ایک مہینہ کا،
تیسرا ایک ہفتہ کا اور باقی دن جیسے ہوتے ہیں۔ وہ بہت تیزی کے
ساتھ ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل جسے ہوا
اڑاتی ہو۔ وہ خدائی کا دعوےٰ کرے گا۔ اس کے ساتھ ایک باغ
اور ایک آگ ہو گی جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا مگر وہ جو دیکھنے
میں جنت معلوم ہو گی وہ حقیقتاً آگ ہو گی اور جو جہنم دکھائی
دے گی وہ مقامِ رحمت ہو گا۔ جو اسے مانیں گے، ان کے لئے بادل
کو حکم دے گا، برسنے لگے گا، زمین کو حکم دے گا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ
مانیں گے ان کے پاس سے چلا جائے گا، ان پر قحط ہو جائے گا،
تہی دست رہ جائیں گے ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے
شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہو لیں گے۔ اسی قسم کے
بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے
کرشمے ہوں گے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں۔ اسی لئے
اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے
گا۔ اس وقت میں مسلمانوں کی روٹی پانی کا کام ان کی تسبیح

تہلیل دے گی یعنی وہ ذکرِ خدا پر رہیں گے اور بھوک پیاس ان سے
رفع ہوگی۔ چالیس دن میں حرمین شریفین (مکہ معظمہ و مدینہ منورہ)
کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا۔ حرمین شریفین میں جب
جانا چاہے گا۔ فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے۔ جب وہ ساری دنیا
میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نزول فرمائیں گے

سوال: عیسیٰ علیہ السلام کب اور کہاں نزول فرمائیں گے؟

جواب: جب دجال کا فتنہ انتہا کو پہنچ چکے گا اور وہ ملعون تمام
دنیا میں پھر کر ملک شام میں جائے گا جہاں تمام اہلِ عرب سمٹ کر
پہلے ہی جمع ہو چکے ہوں گے۔ یہ خبیث ان سب کا محاصرہ کرے
گا۔ ان میں بائیس ہزار مرد جنگی اور ایک لاکھ عورتیں ہوں گی ناگاہ
ایک رات میں قلعہ بند مسلمانوں کو غیب سے آواز آئے گی کہ
گھبراؤ نہیں فریاد رس آ پہنچا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آسمان سے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے زرد رنگ کا
جوڑا زیب تن کئے ہوئے نہایت نورانی شکل میں دمشق کی جامع مسجد
کے شرقی منارہ پر دینِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حاکم اور امام عادل کی حیثیت سے نزول فرمائیں گے
صبح کا وقت ہوگا۔ نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت
امام مہدی جو اس جماعت میں موجود ہوں گے آپ سے امامت

سوال ۳۲: امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ظہور کب اور کہاں ہوگا؟

جواب: جب آثارِ صغریٰ سب واقع ہو چکیں گے اس وقت نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔ روم و شام اور تمام ممالک اسلام حرمین شریفین کے علاوہ سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائیں گے تمام زمین فتنہ وفساد سے بھر جائے گی۔ اس وقت تمام ابدال بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے اور حضرت امام مہدی بھی جن کی عمر اس وقت چالیس سال ہوگی، وہاں ہوں گے اولیاء انہیں پہچان کر درخواست بیعت کریں گے۔ وہ انکار کریں گے دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی:

هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ

یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اسکا حکم مانو۔

اب تمام اولیاء کرام اور ابدال سب امام ان کے دست مبارک پر بیعت کریں گے۔ آپ وہاں سے سب کو ہمراہ لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے۔ فوج اسلام کی خبر سنکر نصاریٰ بھی لشکر جرار لے کر شام میں جمع ہو جائیں گے۔ اس وقت امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا لشکر تین حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ ایک حصہ نصاریٰ کے خوف سے فرار ہو جائے گا جن کی موت کفر پر

ہوگی۔ دوسرا تہائی شہادت سے مشرف ہوگا اور باقی ایک تہائی حصہ
ہمیشہ کے خسارے پر فتح نصیب پائے گا۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کے
ہاتھ سے اتنے دشمن قتل ہوں گے جن میں سو میں سے ایک بچا ہوگا۔
پھر قریب جانا قسطنطنیہ کو نصاریٰ سے چھین لے گا۔ ان جنگوں میں
اتنے افراد مارے جائیں گے کہ پرندہ اگر ان کی لاشوں کے ایک
کنارے سے اڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے پہلے
مرکر گر جائے گا۔

جب اہل اسلام فتح قسطنطنیہ کے بعد غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے
تو ناگاہ شیطان پکارے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا۔ مسلمان
پلٹیں گے اور دس سوار بطور طلیعہ خبر لانے کے لئے بھیجیں گے،
جن کی نسبت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ میں ان کے نام، ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے
رنگ پہچانتا ہوں اور وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین
سواروں میں سے ہوں گے۔ یہ افواہ غلط ثابت ہوگی۔ پھر جب
لشکر اسلام قسطنطنیہ سے روانہ ہوکر شام میں آئے گا تو جنگ عظیم
کے ساتویں سال دجال ظاہر ہوگا۔

سوال: یاجوج وماجوج کون ہیں؟

جواب: یاجوج وماجوج یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے
فسادی گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ زمین میں فساد

کرتے تھے۔ ایام ربیع میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزی سب کچھ کھا جاتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے۔ آدمیوں، پرندوں، وحشی جانوروں بلکہ سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین سے جو مومن صالح اور اللہ کے مقبول بندے اور تمام دنیا پر حکمران تھے۔ لوگوں نے ان کی شکایت کی۔ آپ نے ان کی درخواست پر بنیاد کھدوائی۔ جب پانی تک پہنچی تو اس میں پگھلائے ہوئے تانبے سے پتھر جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دے دی، اسی طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور اوپر سے پگھلا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا۔ یہ سب مل کر ایک سخت جسم ہو گیا۔ اس کی چوڑائی ساٹھ گز ہے اور لمبائی ڈیڑھ سو فرسنگ۔

حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑ لیں گے، دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے ان شاء اللہ۔ ان شاء اللہ کہنے کا ثمرہ یہ ہو گا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائیگی اور اگلے دن انہیں دیوار اتنی ٹوٹی ہوئی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے

اب وہ نکل آئیں گے۔

سوال: یاجوج ماجوج کا خروج کب ہوگا؟

جواب: قتلِ دجال کے بعد جب لوگ امن و امان کی زندگی بسر کرتے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جا کر بس لئے کہ کچھ لوگ ایسے ظاہر کئے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں چنانچہ آپ مسلمانوں کو لے کر قلعہ بند ہو کر پناہ گزیں ہوں گے کہ یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے۔ یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت جب بحیرۂ طبریہ پر جس کا طول دس میل ہوگا، گزرے گی تو اس کا پانی پی کر اس طرح سکھا دے گی کہ دوسری جماعت جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی نہ تھا۔ غرض یہ لوگ مور و ملخ کی طرح ہر طرف پھیل کر فتنہ و فساد برپا کریں گے پھر دنیا میں قتل و غارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا۔ آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ خدا کی قدرت کہ ان کے تیر اوپر سے خون آلودہ گریں گے۔

یہ اپنی انہیں حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے۔ محصورین میں قحط کا یہ عالم ہوگا کہ گائے کے سر کی ان کے نزدیک وہ وقعت ہوگی جو آج سو اشرفیوں کی نہیں۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مع اپنے ہمراہیوں کے دعا فرمائیں گے۔ اس پر اللہ تعالےٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا کہ ایک رات میں سب ہلاک ہو جائیں گے۔

سوال ۳۶:- یاجوج ماجوج کے ہلاک ہونے کے بعد کیا ہوگا؟

جواب:- ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے اصحاب پہاڑ سے اتریں گے۔ دیکھیں گے کہ تمام زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے۔ ایک بالشت زمین بھی خالی نہیں۔ آپ مع اپنے ہمراہیوں کے پھر دعا کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ایک سخت آندھی اور ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ چاہے گا۔ پھینک آئیں گے اور ان کے تیر و کمان و ترکش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے پھر اس کے بعد بارش ہوگی جس سے زمین بالکل ہموار ہو جائے گی۔ اب زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں انڈیل دے تو یہ حالت ہوگی کہ انار اتنے بڑے بڑے پیدا ہوں گے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھرے گا اور اس کے چھلکے کے سائے میں ایک جماعت آجائے گی اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ قبیلے بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا۔

سوال ۳۷:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب تک دنیا میں قیام فرمائیں گے؟

جواب:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زمین میں امامتِ دین و حکومتِ عدل آئین فرمائیں گے، اس میں سات سال دجال کی ہلاکت کے بعد کے ہیں، انہیں میں آپ نکاح کریں گے آپ کی اولاد بھی ہوگی مزارِ اقدس سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے، قبرِ انور سے جواب آئے گا۔ روحا کے راستہ سے حج یا عمرہ کو جائیں گے اور ان سب وقائع کے بعد جن کا ذکر گزرا، آپ وفات پائیں گے، مسلمان ان کی تجہیز کریں گے، نہلائیں گے خوشبو لگائیں گے، کفن دیں گے۔ نماز پڑھیں گے۔ درحضورِ سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں روضۂ انور میں آپ دفن کئے جائیں گے۔

سوال:۔ دھواں کب ظاہر ہوگا اور اس کا ترکیا ہوگا؟

جواب:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قبیلۂ قحطان میں سے ایک شخص جہجاہ نام یمن کے رہنے والے آپ کے خلیفہ ہوں گے ان کے بعد چند بادشاہ اور ہوں گے جن کے عہد میں رسومِ کفر و جہل شائع ہوں گی اسی اثنا میں ایک مکان مغرب میں اور ایک مشرق میں جہاں منکرینِ تقدیر رہتے ہوں گے زمین میں دھنس جائے گا، اس کے بعد آسمان سے دھواں نمودار ہوگا جس سے آسمان سے زمین تک اندھیرا ہو جائے گا۔ وہ چالیس روز تک رہے گا، اس سے مسلمان زکام میں مبتلا ہو جائیں گے کافروں اور منافقوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ بعضے

ایک دن بعضے دو دن اور بعضے تین دن کے بعد ہوش میں آئیں گے، پھر مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا۔

سوال:۔ مغرب سے آفتاب کیونکر طلوع ہوگا؟

جواب:۔ روزانہ آفتاب بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کر کے اذن طلوع چاہتا ہے تب طلوع ہوتا ہے۔ قربِ قیامت جب آفتاب حسبِ معمول طلوع کی اجازت چاہے گا، اجازت نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جا! وہ واپس ہو جائے گا اور اس کے بعد ماہِ ذی الحجہ میں یومِ نحر کے بعد رات اسقدر لمبی ہو جائیگی کہ بچے چلّا اٹھیں گے۔ مسافر تنگدل اور مویشی چراگاہ کے لئے بیقرار ہوں گے یہاں تک کہ لوگ بے چینی کی وجہ سے نالہ و زاری کریں گے اور توبہ توبہ پکاریں گے۔ آخر تین چار رات کی مقدار دراز ہونے کے بعد اضطراب کی حالت میں آفتاب مغرب سے چاند گرہن کی مانند تھوڑی روشنی کے ساتھ نکلے گا، اور نصف آسمان تک آکر لوٹ آئے گا اور جانبِ مغرب غروب کرے گا اس کے بعد بدستورِ سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ کافر اپنے کفر سے یا گنہگار اپنے گناہوں سے توبہ کرنا چاہے گا تو توبہ قبول نہ ہوگی اور اس وقت کسی کا اسلام لانا معتبر نہ ہوگا۔

سوال:۔ دابۃ الارض کیا ہے اور یہ کب نکلے گا؟

جواب:۔ دابۃ الارض عجیب شکل کا ایک جانور ہوگا جو کوہِ صفا سے

برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا اور ایسی تیزی سے دورہ کرے گا کہ کوئی بھاگنے والا اس سے نہ بچ سکے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا اور بزبان فصیح کہے گا هٰذَا مُؤْمِنٌ وَ هٰذَا كَافِرٌ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے تمام چہرہ نورانی ہو جائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر سیاہ مُہر لگانے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ بے رونق ہو جائے گا اس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے۔ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لاتے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے دوسرے روز لوگ اسی چرچا میں ہوں گے کہ کوہِ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور یہ جانور نکلے گا پہلے یمن میں پھر نجد میں ظاہر ہو کر غائب ہو جائے گا اور تیسری بار مکہ معظمہ میں ظاہر ہوگا۔

سوال:۔ اس کے بعد پھر کیا ہوگا؟

جواب:۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ایک زمانہ کے بعد جب قیامِ قیامت کو صرف چالیس سال رہ جائیں گے، ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے نکلے گی۔ جس

کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی یہاں تک کہ کوئی بھی ایمان
اہلِ خیر نہ ہوگا اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے۔ کفارِ حبشہ کا غلبہ ہوگا اور ان
کی سلطنت ہوگی۔ وہ خانہ کعبہ کو ڈھا دیں گے۔ خدا ترسی اور حیا و شرم
اٹھ جائے گی۔ حکام کا ظلم اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی
رفتہ رفتہ بڑھ جائے گی، عام بت پرستی اور قحط اور وبا کا ظہور ہوگا
اس وقت ملک شام میں کچھ ارزانی و امن ہوگا۔ دیگر ممالک کے
لوگ اہل و عیال سمیت شام کو روانہ ہوں گے۔ اسی اثنا میں
ایک بڑی آگ جنوب سے نمودار ہوگی وہ ان کا تعاقب کرے گی،
یہاں تک کہ وہ شام میں پہنچ جائیں گے، پھر وہ آگ غائب ہو جائیگی
یہ چالیس سال کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی
یعنی چالیس سال سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا اور دنیا میں کافر ہی کافر
ہوں گے۔ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا کہ دفعتہً جمعہ کے روز جو یوم
عاشورا بھی ہوگا اور لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے،
کہ صبح کے وقت اللہ تعالےٰ نے اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم
دے گا اور کافروں پر قیامت قائم ہوگی۔

سبق نمبر ۷ ـــــــ حشر و نشر کا بیان

سوال ۱: حشر و نشر و معاد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حشر نشر معاد یوم بعث یوم نشور ساعت. یہ سب قیامت کے نام ہیں. جس طرح دنیا میں ہر چیز انفرادی طریقہ سے فنا ہوتی اور مٹتی رہتی ہے یونہی دنیا کی بھی یک عمر اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے. اس کے پورا ہونے کے بعد ایک دن یسا آئے گا کہ تمام کائنات فنا ہو جائے گی، اسی کو قیامت کہتے ہیں اس وقت سوا اس ایک اللہ کے دوسرا کوئی نہ ہوگا ور وہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

سوال ۲: اس عقیدہ پر ایمان نا کس حد تک ضروری ہے؟

جواب: حشر و نشر پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے۔ اس پر ایمان لاتے بغیر آدمی ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا. یہ عقیدہ کس قدر ضروری ہے کہ اس عقیدے کے بغیر انسان نہ گناہوں سے پوری طرح بچ سکتا ہے، نہ عبادت میں مشقت اٹھا سکتا ہے نہ جان و مال قربان کر سکتا ہے. دنیاوی سزا کا خوف یا بدنامی کا ڈر اسی وقت تک آدمی کو جرم سے باز رکھ سکتا ہے جب تک کہ ظاہر ہو جانے کا خوف ہو اور جب کسی کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ میرا یہ جرم کوئی نہیں جان

سکتا تو بے تکلف بڑے سے بڑے جرم کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ صرف یہ عقیدہ آدمی کو ارتکاب جرم سے روکتا ہے کہ ہمارے تمام نیک و اعمال کی سزا و جزا کا ایک دن مقرر ہے، اسی دن کا نام قیامت ہے اور اس دن کا مالک اللہ تعالےٰ ہے۔ دنیا کے اکثر بڑے بڑے عقلا باوجود اختلاف مذہب کے اس بات پر متفق ہیں کہ اس زندگی کے بعد کوئی دوسری زندگی بھی آنے والی ہے اور اسی موت تک معاملہ ختم نہیں ہو جاتا اور اس دوسری زندگی میں ہماری سعادت و شقاوت کا مدار ہماری اس زندگی کے اعمال و افعال پر ہے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

سوال :- حشر صرف روح کا ہو گا یا روح و جسم دونوں کا؟

جواب :- حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح و جسم دونوں کا ہے جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے۔ وہ قیامت کا منکر ہے اور کافر۔ جسم کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد متفرق اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالےٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر پہلی ہیئات پر لا کر انہیں پہلے اجزائے اصلیہ پر جو تخم جسم ہیں اور محفوظ ہیں ترکیب دے گا اور ہر روح کو اسی جسم سابق میں بھیجے گا جس کے ساتھ وہ متعلق تھی۔

سوال :- کائنات کس طرح فنا کی جائے گی؟

جواب :- جب قیامت کی نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں

کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزرے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہوجائے گی اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا اور لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعۃً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صُور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بلند ہوتی جائے گی، لوگ کان لگا کر اسے سنیں گے اور بیہوش ہوجائیں گے۔ اس بیہوشی کا یہ اثر ہوگا کہ ملٰئکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مرجائیں گے اور جن پر موت وارد ہوچکی پھر اللہ تعالےٰ نے انہیں حیات عطا کی اور وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء و شہداء ان پر اس نفخہ سے بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انھیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا۔

زمین و آسمان میں ہلچل پڑجائے گی۔ زمین اپنے تمام بوجھ اور خزانے باہر نکال دیگی پہاڑ ہل ہل کر ریزہ ریزہ ہوجائیں گے، دُھنی ہوئی روئی یا اُون کے گالے کی طرح اڑنے لگیں گے۔ آسمان کے تمام ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور ایک دوسرے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہوکر فنا ہوجائیں گے، اسی طرح ہر چیز فنا ہوجائے گی یہاں تک کہ صور اور اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا

ہوجائیں گے۔ اس وقت سوا اس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا وہ فرمائے گا آج کس کی بادشاہت ہے۔ کہاں ہیں جبارین۔ کہاں ہیں متکبرین! مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔

سوال: سب سے پہلے کسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟

جواب: اللہ تعالٰے جب چاہے گا سب سے پہلے اسرافیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین ملک، انس و جن و حیوانات موجود ہوجائیں گے۔ اول حاملان عرش، پھر جبرائیل، پھر میکائیل، پھر عزرائیل علیہم السلام اٹھیں گے پھر از سر نو زمین، آسمان، چاند، سورج موجود ہوں گے، پھر ایک مینہ برسے گا جس سے سبزہ کے مثل زمین کا ہر ذی روح جسم کے ساتھ زندہ ہوگا۔ سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قبر انور سے یوں برآمد ہوں گے کہ داہنے ہاتھ میں صدیق اکبر کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ۔ رضی اللہ تعالٰے عنہما۔ پھر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدان حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

سوال: محشر میں لوگوں کی حالت کیا ہوگی؟

جواب: قیامت کے روز جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن

نکلتے ہوؤں نظر آئیں گے اور اس وقت محشر کے عجیب و غریب منظر کو حیرت زدہ ہو کر ہر طرف نگاہیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے مومنین کی قبروں پر اللہ تعالےٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس ہوں گے کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدان حشر کو جائے گا۔ کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے کسی کو آگ جمع کرے گی یہ میدان حشر شام کی زمین پر قائم ہو گا اور زمین ایسی ہموار ہو گی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے پر دکھائی دے۔ یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہو گی بلکہ تانبے کی ہو گی جو اللہ تعالےٰ روز قیامت کی محفل کے لئے پیدا فرمائے گا

اس دن آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا اور اس کا منہ اس طرف کو ہو گا۔ تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا۔ اللہ پناہ دے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔ پھر جو پسینہ زمین نہ لے سکے گی وہ اوپر چڑھے گا۔ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا کسی کے گھٹنوں تک۔ کسی کے کمر کمر۔ کسی کے سینہ۔ کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کے باعث زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ دل اُبل کر گلے تک آ جائیں گے اور ہر مبتلا

بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا، پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، پھر حساب کا دفتر کھلے گا سب کے اعمال نامے سامنے رکھ دئے جائیں گے، انبیاء علیہم السلام اور دوسرے گواہ دربار میں حاضر ہوں گے اور ہر شخص کے اعمال کا نہایت انصاف سے ٹھیک ٹھیک فیصلہ سنایا جائے گا۔ کسی پر کسی طرح کی زیادتی نہ ہوگی۔ ان تمام مرحلوں کے بعد اب اسے ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے۔ کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں، اس کو جنت کہتے ہیں یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے گا جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں اسے جہنم کہتے ہیں۔

سُوال: حشر نشر ثواب عذاب وغیرہ کا یہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا یا ان کے کچھ اور معنی بھی مراد لئے جاتے ہیں؟

جواب: قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گھڑے مثلاً کہے کہ جنت صرف ایک اعلیٰ درجہ کی راحت کا نام ہے یا کہے کہ روحانی اذیت کے اعلیٰ درجہ پر محسوس ہونے کا نام دوزخ ہے، یا ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا، اور عذاب کے معنی اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا بتلائے یا کہے کہ حشر فقط روحوں

کا ہو گا وہ حقیقتاً ان چیزوں کا منکر ہے اور ایسا شخص قطعاً دائرۂ
اسلام سے خارج ہے۔ یونہی فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا
یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں۔ یا جنوں کے وجود کا انکار
یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔ غرض حشر نشر،
ثواب عذاب جنت دوزخ وغیرہ کے متعلق جو عقیدے مسلمانوں میں
مشہور ہیں اور ان کے جو معنی اہل اسلام میں مراد لیے جاتے ہیں
یہی معنی قرآن پاک و احادیث شریفہ میں صاف روشن لفظوں
میں بیان کئے گئے ہیں اور یہ امور اسی طور پر تواتر کے ساتھ منقول ہوتے
ہوئے ہم کو پہنچے ہیں تو جو شخص ان لفظوں کا تو اقرار کرے لیکن یوں کہے
کہ ان کے ایسے معنی مراد ہیں جو ان کے ظاہر الفاظ سے سمجھ میں نہیں آتے ایسا
شخص یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج، ضروریات دین کا منکر اور کافر و
مرتد ہے

سبق نمبر ۸ — آنحضرتؐ کے کچھ تفصیلی واقعات

سوال: کراماً کاتبین کس کا نام ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کے عمل کی نگہداشت کے لیے
کچھ فرشتے مقرر کیے ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ وہ بنی آدم کی
نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں۔ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں، ایک

دائیں بائیں، نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف والا۔ اسی صحیفے یا نوشتے کو اعمال نامہ کہا جاتا ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ ہمارے اچھے برے تمام اعمال کے مکمل ریکارڈ کا نام اعمال نامہ ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص کا نامۂ اعمال اسے دیا جائے گا۔ نیکوں کے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، اور کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا کہ خود پڑھ کر فیصلہ کرے کہ جو کام عمر بھر میں نے کئے تھے، کوئی رہ تو نہیں یا زیادہ تو نہیں لکھا گیا۔ ہر آدمی اس وقت یقین کرے گا کہ ذرہ ذرہ بلا کم و کاست اس میں موجود ہے۔ اس میں اپنے گناہوں کی فہرست پڑھ کر مجرم خوف کھائیں گے کہ دیکھئے آج کیسی سزا ملتی ہے اور کافر کا تو خوف کے مارے بُرا حال ہوگا۔ پھر میزان پر لوگوں کے نیک و بد اعمال تولے جائیں گے۔

سوال: میزان کیا ہے اور اس پر اعمال کیسے تولے جائیں گے؟

جواب: میزان ترازو کو کہتے ہیں اور وزن اعمال کے لئے قیامت میں جو میزان نصب کی جائے گی اس کا کچھ اجمالی مفہوم جو شریعت نے بیان فرمایا ہے یہ ہے کہ وزن ایسی میزان سے کیا جائے گا جس میں کفتین (یعنی پلڑے) اور لسان (یعنی چوٹی) وغیرہ موجود ہیں اور اس کا ہر پلہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب

کے درمیان وسعت ہے۔ اس سے زائد تفصیلات پر مطلع ہونا کہ وہ میزان کس نوعیت کی ہوگی اور اس سے وزن معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہوگا یہ ہماری عقل و ادراک کی رسائی سے باہر ہے اسی لئے ان کے جاننے کی ہمیں تکلیف نہیں دی گئی۔ بلکہ یہ عقیدہ تعلیم فرمایا گیا کہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن دیکھا جائے گا جن کے اعمالِ قلبیہ و اعمالِ جوارح وزنی ہوں گے وہ کامیاب ہیں اور جن کا وزن ہلکا رہا وہ خسارے میں رہیں گے۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں ہر شخص کے عمل وزن کے موافق لکھے جاتے ہیں۔ ایک ہی کام ہے اگر خلوص و محبت سے اور حکمِ شرعی کے موافق کیا اور برمحل کیا تو اس کا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا ریس کو کیا یا موافقِ حکم اور برمحل نہ کیا تو وزن گھٹ گیا، دیکھنے میں کتنا ہی بڑا عمل ہو مگر اس میں ایمان و اخلاص کی روح نہ ہو وہ اللہ کے یہاں کچھ وزن نہیں رکھتا۔ آخرت میں وہی صحیفے یا نوشتے تلیں گے جن میں اعمال کا اندراج کیا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہاں اعمالِ حسنہ کسی نورانی شکل و جسم میں تبدیل کر دئے جائیں اور اعمالِ قبیحہ کسی ظلماتی شکل و جسم میں اور پھر ان اجسام کا وزن کیا جائے۔

سوال :۔ حساب کتاب کی نوعیت کیا ہوگی؟

جواب :۔ اعمال کے حساب کی نوعیتیں جداگانہ ہوں گی۔ کسی سے

تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ خُفیۃً اس سے پوچھا جائے گا کہ تونے یہ کیا اور یہ کیا ؟ وہ عرض کرے گا ہاں اے میرے رب . یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار کرلے گا اور اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب کمبختی آئی مگر وہ کریم فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب ہم بخشتے ہیں۔

اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہوگی . وہ ہلاک ہوگا اور کسی کو نعمتیں یاد دلا کر پوچھا جائے گا کہ کیا تیرا خیال تھا کہ ہم سے ملنا ہے ؟ وہ عرض کرے گا کہ نہیں . فرمائے گا کہ جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں . بعض کافر ایسے بھی ہوں گے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تونے کیا کیا ؟ تو وہ ایمان نماز ، روزہ ، صدقہ و خیرات اور دوسرے نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا . ارشاد ہوگا اچھا تو ٹھہر جا تجھ پر گواہ پیش کئے جائیں گے پھر اس کے منہ پر مُہر کر دی جائے گی اور اعضاء کو حکم ہوگا بول چلو . اس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں گوشت پوست ہڈیاں سب گواہی دیں گی کہ یہ تو ایسا تھا ، وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

کسی مسلمان پر اس کے اعمال پیش کئے جائیں گے کہ وہ اپنی طاعت و معصیت کو پہچانے ، پھر طاعت پر ثواب دیا جائے گا اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے گا یعنی نہ بات بات پر گرفت

ہو گی نہ یہ کہا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا، نہ کسی عذر کی طلب ہو گی اور اس پر حجت قائم کی جائے گی۔

اس امت میں وہ شخص بھی ہو گا جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تیرے پاس کوئی عذر ہے وہ عرض کرے گا نہیں۔ پھر ایک پرچہ جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہو گا نکالا جائے گا اور حکم ہو گا جا تول۔ پھر ایک پلڑ پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہتوں کو بے حساب جنت میں داخل فرمائیں گے۔ تہجد گزار بھی بے حساب جنت میں جائیں گے۔ بالجملہ اس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں جس پر رحم فرمائے تو تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

سوال:۔ اہلِ محشر کی کتنی قسمیں ہوں گی؟

جواب:۔ وقوعِ قیامت کے بعد کل آدمیوں کی تین قسمیں کر دی جائینگی ۱۔ دوزخی۔ ۲۔ عام جنتی اور۔ ۳۔ خواص مقربین جو جنت کے نہایت اعلیٰ درجات پر فائز ہوں گے۔ دوزخی جنہیں قرآنِ کریم نے "اَصْحٰبُ الشِّمَال" فرمایا ہے اور جو میثاق کے وقت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو سے نکالے گئے عرش کی بائیں جانب کھڑے کئے جائیں گے، اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

فرشتے بائیں طرف سے ان کو پکڑیں گے ، ان کی نحوست اور بد بختی کا کیا ٹھکانا ۔ اور عام جنتی جنہیں قرآنِ مجید میں "اَصْحٰبُ الیمین" فرمایا گیا ہے اور جن کو اخذِ میثاق کے وقت آدم علیہ السلام کے دائیں پہلو سے نکالا گیا تھا وہ عرشِ عظیم کے دائیں طرف ہوں گے ان کا اعمال نامہ بھی داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور فرشتے بھی ان کو داہنی طرف سے لیں گے اس روز ان کی خوبی و یُمن و برکت کا کیا کہنا ۔ حسنِ عشرت کے ساتھ باشان و شوکت ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور و دلشاد ہوں گے ۔

شبِ معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دونوں گروہوں کی نسبت دیکھا تھا کہ حضرتِ آدم علیہ السلام اپنی داہنی طرف دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں اور خواص مقربین جنہیں قرآنِ کریم میں "سابقون" فرمایا وہ حق تعالےٰ کی رحمتوں اور مراتب قرب و وجاہت میں سب سے آگے ہیں ۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ اہلِ محشر کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں چالیس پہلی امتوں کی اور اسّی بس امت مرحومہ کی حساب کتاب سے فرغت کے بعد سب کو پلصراط سے گزرنے کا حکم ہوگا ۔

سوال :۔ صراط کیا ہے ؟

جواب :۔ یہ ایک پُل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائے گا ۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا ۔ ہر نیک و بد ، مجرم و بری ، مومن و کافر

کا اس پر سے گزر ہوگا کیونکہ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے مگر نیک سلامت رہیں گے اور اپنے اپنے درجے کے موافق وہاں سے صحیح سلامت گزر جائیں گے۔ جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی کہ اے مومن گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کردی۔ پلصراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے) لٹکتے ہوں گے۔ جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا سے پکڑ لیں گے مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے۔

سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر گزر فرمائیں گے پھر اور انبیاء و مرسلین، پھر یہ امت در پھر اور امتیں گزریں گی۔

سوال: پلصراط سے مخلوق کا گزر کس طرح ہوگا؟

جواب: حسب اختلاف اعمال پلصراط پر سے لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسی تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا، کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے، جیسے پرند اڑتا ہے اور بعض ایسے جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض ایسے جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ بعض گھسٹتے ہوئے اور بعض چیونٹی کی چال پار گزریں گے۔

سوال: حوض کوثر کیا ہے؟

جواب: حشر کے دن کس پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی

ایک بڑی رحمت حوضِ کوثر ہے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا ہے۔ اس حوض کی مسافت ایک مہینے کی راہ ہے اس کے کناروں پر موتی کے قبّے ہیں۔ اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں۔ جو اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حضور اس سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے آمین۔

سؤال:۔ ان تمام مرحلوں کے بعد آدمی کہاں جائیں گے؟

جواب:۔ مسلمان جنت میں اور کافر دوزخ میں جائیں گے۔ اہل ایمان کے ثواب اور انعامات کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک جگہ بنائی ہے جس میں تمام قسم کی جسمانی و روحانی لذتوں کے وہ سامان مہیا فرمائے ہیں جو شاہانِ جنت النعیم کے خیال میں بھی نہیں آسکتے اسی کا نام جنت و بہشت ہے اور گناہ گاروں کے عذاب و سزا کے لئے بھی ایک جگہ بنائی ہے جس کا نام جہنم یا دوزخ ہے۔ اس میں تمام قسم کے اذیت دہ طرح طرح کے عذاب مہیا کئے گئے ہیں۔ جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے اور حواس گم ہو جاتے ہیں البتہ کچھ مدت کے بعد اپنے اپنے عمل کے موافق نیز انبیاء و ملائکہ و صالحین کی شفاعت سے اور آخر میں براہِ راست ارحم الراحمین

کی مہربانی سے وہ سب گناہ گار جنہوں نے سچے عقیدے کے ساتھ کلمہ پڑھا تھا
دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ صرف کافر باقی رہ جائیں گے اور دوزخ کا منہ
بند کر دیا جائے گا۔ جنتیوں کے چہرے سفید اور تر و تازہ ہوں گے اور دوزخیوں
کے سیاہ و بے رونق اور آنکھیں نیلی۔ جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزاروں
سال ہوئے اور وہ سب موجود ہیں۔

سوال:۔ اعراف کسے کہتے ہیں؟

جواب: جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ کی دیوار ہے یہ دیوار
جنت کی نعمتوں کو دوزخ تک اور دوزخ کی کلفتوں کو جنت تک پہنچنے سے
مانع ہوگی اس درمیانی دیوار کی بلندی پر جو مقام ہے اس کو اعراف کہتے ہیں۔

اور اکثر سلف و خلف سے یہ بات منقول ہے کہ اہلِ اعراف وہ لوگ
ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں۔ جب اہلِ جنت کی طرف
دیکھیں گے تو ان پر سلام کریں گے جو بطور مبارکباد ہوگا اور چونکہ ابھی خود
جنت میں داخل نہ ہوسکے اس کی طمع اور آرزو کریں گے اور انجام کار اصحاب
اعراف جنت میں بھیج دیئے جائیں گے۔

سوال:۔ قیامت کے روز اس امت مرحومہ کی شناخت کس طرح ہوگی؟

جواب: میدان حشر سے جس وقت پل صراط پر جائیں گے سخت اندھیرا ہوگا
تب اپنے ایمان اور عمل صالحہ کی روشنی ساتھ دیگی اور ایمان و طاعت کا
نور اسی درجہ کا ہوگا جس درجہ کا ایمان و عمل ہوگا۔ یہی نور جنت کی طرف ان کی
رہنمائی کرے گا اور اس امت کی روشنی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

دوسری امتوں کی روشنی سے زیادہ صاف اور تیز ہوگی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔

سوال :۔ دخول جنت و دوزخ کے بعد کیا ہوگا؟

جواب :۔ جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے اس وقت جنت دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کریں گے۔ پھر منادی جنت والوں کو پکارے گا۔ وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو۔ پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں! یہ موت ہے۔ وہ ذبح کر دی جائے گی اور فرمایا جائے گا کہ اے اہلِ جنت ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں۔ اور اے اہلِ نار ہمیشگی ہے اب موت نہیں۔ اس وقت اہلِ جنت کے فرح و سرور کی انتہا نہ ہوگی ان کے لیے خوشی پر خوشی ہے۔ اسی طرح دوزخیوں کے رنج و غم کی نہایت نہ ہوگی ان کے لیے غم بالائے غم ہے۔

(نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)

سوال :۔ آخرت میں اللہ عزوجل کا دیدار کیونکر ہوگا؟

جواب :۔ اللہ عزوجل کا دیدار جو آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع ہے، بلا کیف ہے یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے

جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے۔ نزدیک یا دور وہ دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے اوپر یا نیچے، دائیں یا بائیں آگے یا پیچھے، اور اس کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں، انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اس وقت بتا دیں گے اور وقتِ دیدار نگاہ اس کا احاطہ کرے جسے ادراک بھی کہتے ہیں، یہ محال ہے اور ناممکن الوقوع۔ اس لئے کہ احاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں اور اللہ تعالےٰ کے لئے حد و جہت محال ہے تو اس کا ادراک و احاطہ بھی ناممکن ہے۔ یہی مذہب ہے اہلسنت کا، معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک و رؤیت میں فرق نہیں کرتے اس لئے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے کہ انہوں نے دیدارِ الٰہی کو محالِ عقلی قرار دیا حالانکہ جیسا کہ باری تعالےٰ بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت و جہت جانا جا سکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جا سکتا ہے۔

غرض آخرت میں مومنین کے لئے اللہ تعالےٰ کا دیدار اہلِ سنت کا عقیدہ ہے اور قرآن و حدیث و اجماعِ صحابہ و سلفِ امت کے دلائلِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ اگر دیدارِ الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام دیدار کا سوال نہ کرتے اور نہ ان سے جواب میں یہ فرمایا جاتا کہ اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ اور حدیثِ کریمہ سے ثابت ہے کہ رب عزوجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا اور جنتیوں کے لئے نور کے، موتی کے، یاقوت کے، زبرجد کے اور سونے چاندی کے منبر بچھائے جائیں گے

جواب:۔ جو شخص مسجد میں درس و ذکر وغیرہ کے لئے آئے اور وقت مکروہ نہ ہو اُسے دو رکعت پڑھنا سنت ہے اور فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی یا فرض یا اقتدار کی نیت سے مسجد میں گیا تو تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر کچھ عرصہ کے بعد فرض وغیرہ پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔

سوال ۶۳:۔ تحیۃ الوضوء کونسی نماز ہے؟

جواب:۔ وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے اور وضو یا غسل کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو یہ قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔

سوال ۶۴:۔ نمازِ اشراق کب اور کتنی رکعت پڑھی جاتی ہے؟

جواب:۔ طلوعِ آفتاب یعنی آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے کے بعد جب اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے (اور اس کی مقدار بیس منٹ ہے) اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اس وقت دو یا چار رکعت پڑھنا ثوابِ عظیم کا موجب ہے حدیث میں ہے جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد بلندئ آفتاب دو رکعت نماز پڑھے تو اُسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

سؤال:- نمازِ چاشت کی کتنی رکعتیں ہیں اور اس کا وقت کیا ہے؟
جواب:- نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف نہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔
حدیث شریف میں ہے کہ جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے صغیرہ گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی)
سؤال:- نماز سفر اور نماز واپسی سفر کی کتنی رکعتیں ہیں؟
جواب:- سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے اور سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں پڑھے
سؤال:- نماز تہجد کا وقت کیا ہے؟ اور اس کی رکعتیں کتنی ہیں؟
جواب:- فرض عشاء پڑھنے کے بعد سو رہے پھر شب میں طلوع صبح سے پہلے جس وقت آنکھ کھلے وہی تہجد کا وقت ہے۔ وضو کرکے کم از کم دو رکعت پڑھ لے، تہجد ہو گیا اور سنت آٹھ رکعت ہیں اور معمول مشائخ بارہ رکعت، فرصت کا اختیار ہے جو چاہے پڑھے اور قرآن یاد نہ ہو تو ہر رکعت میں تین تین بار سورۂ اخلاص بہتر ہے کہ جتنی رکعتیں پڑھے گا اتنے ختم قرآن مجید کا ثواب ملے گا۔ احادیثِ شریفہ میں نمازِ تہجد کی بڑی فضیلتیں وارد ہیں۔ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ نورانی اور زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ تہجد پڑھنے والے

بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

سوال: صلوٰۃ اللیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: رات میں بعد نماز عشاء جو نفل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں اسی صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں ان کے لیے حدیث میں ہے کہ اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گے۔

سوال: شب بیداری کون کون سی راتوں میں مستحب ہے؟

جواب: عیدین اور پندرھویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاء اور فجر دونوں جماعت اولیٰ سے ادا ہوں یعنی اگر ان راتوں میں جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں دقت ہوگی لہٰذا اسی پر اکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے تو جاگنا بہت بہتر ہے۔

ان راتوں میں تنہا نفل نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث پڑھنا اور سننا، درود شریف وغیرہ پڑھنا۔ غرض ذکر و عبادت میں مصروف رہنا شب بیداری ہے نہ کہ خالی جاگنا۔

سوال: صلوٰۃ تسبیح کب اور کس طرح پڑھتے ہیں؟

جواب: صلوٰۃ تسبیح ہر وقت غیر مکروہ میں پڑھ سکتے ہیں اور بہتر یہ
ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین
فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی
کرنے والا۔ حدیث میں ہے کہ اگر تم سے ہو سکے تو اسے ہر روز ایک بار
پڑھو ورنہ ہفتہ میں ایک بار۔ اور یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار اور
یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار پڑھ
لو۔ اس نماز کے پڑھنے کی ترکیب ہم حنفیوں کے طور پر وہ ہے جو ترمذی
شریف میں مذکور ہے کہ تکبیر کہہ کر سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک
پڑھ کر پندرہ بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے پھر اعوذ اور بسم اللہ اور الحمد شریف اور سورت پڑھ کر
دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے
پھر رکوع سے سر اٹھانے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا
وَلَکَ الْحَمْدُ کہہ کر یہی تسبیح دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں
دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدے کو
جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یونہی چار رکعت پڑھے ہر رکعت
میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں
سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد
تسبیحات پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُر

دوسری میں والعصر، تیسری میں قل یاایھا الکفرون اور چوتھی میں
قل ھو اللہ احد پڑھے۔

سوال :۔ نمازِ حاجت پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب :۔ جب کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو دو یا چار رکعت نفل بعد عشاء پڑھے۔ حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں پھر اپنی حاجت کا سوال کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا ہوگی۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

سوال :۔ صلوٰۃ الاوّابین کونسی نماز ہے؟

جواب :۔ نمازِ مغرب کے فرض پڑھ کر چھ رکعتیں مستحب ہیں۔ ان کو صلوٰۃ الاوّابین کہتے ہیں۔ خواہ ایک سلام سے پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے پڑھنا یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے اور اگر ایک ہی نیت سے چھ رکعتیں پڑھیں تو ان میں پہلی دو سنت مؤکدہ ہوں گی۔ باقی چار نفل۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر لکھی جائیں گی۔ (ترمذی)

سوال :۔ نمازِ غوثیہ کی ترکیب کیا ہے؟

جواب :۔ قضائے حاجت کے لئے ایک مجرب نماز صلوٰۃ انا نصر ربے جو

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے اسی سے صلوٰۃ غوثیہ کہتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَ امْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (اے اللہ کے رسول، اے اللہ کے نبی، میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے)۔ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَ امْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔ پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔ (بہجۃ الاسرار وغیرہ)

سوال:- نمازِ توبہ کیا ہے؟

جواب:- اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ جس قدر جلد ہو سکے وضو کر کے نماز پڑھے اور اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرے اور اس گناہ سے توبہ کرے اور پشیمان ہو اور یہ عزم کرے کہ آئندہ اس کا مرتکب نہ ہوں گا۔

سوال:- نمازِ حفظ الایمان کس وقت اور کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب:- بعد مغرب دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں سورۂ

فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ اور سورۂ فلق ایک بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ اور سورۂ ناس یک بار پڑھ کر نماز پوری کرے اور پھر سجدہ میں جا کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ

دعائے خیر

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو ۔۔۔ جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو ۔۔۔ شادیٔ دیدِ حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر ۔۔۔ امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ۔۔۔ صاحبِ کوثر شہِ جود و سخا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں ۔۔۔ ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے ۔۔۔ رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غم زدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو

(اعلحضرت بریلوی)

سبق نمبر ۱ ـــــ قضا نماز کا بیان

سوال:۔ ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجا لانے کو ادا کہتے ہیں اور وقتِ مقرر گزر جانے کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجا لانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو وہ خرابی دور کرنے کے لئے دوبارہ کرنا اعادہ ہے۔

سوال:۔ نماز قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب:۔ بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے اور توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اس کو تو ادا نہ کرے اور توبہ کئے جائے تو یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی وہ اب بھی ذمہ پر باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ حدیث میں فرمایا گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

سوال:۔ وہ کون سی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب ہے؟

جواب:۔ وہ نمازیں جو وقت کے اندر واجب ہو کر فوت ہو گئی ہوں خواہ جان کر فوت ہوں یا بھول کر یا نیند سے، تھوڑی ہوں یا بہت،

سب کی قضا لازم ہے۔ ہاں سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے۔ اب تاخیر مکروہ ہے۔

سوال :۔ قضا نماز کس وقت ادا کرے ؟

جواب :۔ قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں۔ عمر میں جب پڑھے گا۔ بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب و زوال کے وقت قضا نماز بھی جائز نہیں اور بلا عذر شرعی تاخیر بھی گناہ ہے۔ طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل ادا کر سکتا ہے۔

سوال :۔ نماز قضا کر دینے کے لئے عذر شرعی کیا ہے ؟

جواب :۔ دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لئے عذر ہے مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ کسی طرح نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔

سوال :۔ وہ کونسی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب نہیں ؟

جواب :۔ مجنون کی حالت جنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔ یوہیں جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں۔ ہاں مرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہیں ان کی قضا واجب ہے۔ یوہیں ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اگر یہ

حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔

سوال:۔ بحالت سفر جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا کیونکر ہوگی؟

جواب:۔ سفر میں جو نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائیگی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے، در حالتِ اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔ غرض جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی البتہ فرض نمازوں کی قضا میں تعیینِ یوم اور تعیینِ نماز ضروری ہے مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز۔

سوال:۔ قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:۔ پانچوں فرضوں میں باہم اور فرضِ عشاء و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشاء اور پھر وتر پڑھے خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی نماز فوت ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہوگیا تو اُسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے

سوال:۔ ترتیب کبھی ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں تین عذر سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، پہلا عذر تنگیٔ وقت ہے کہ اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب

ساقط ہے اور اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدرِ جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کرے۔

دوسرا عذر نسیان یعنی بھول ہے کہ قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی، پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہو گئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔

تیسرا عذر چھ یا زیادہ نمازوں کا فوت ہو جانا ہے کہ چھ نمازیں جبکی قضا ہو گئیں یعنی چھٹی نماز کا وقت ختم ہو گیا تو اس پر ترتیب فرض نہیں، البتہ اگر سب قضا نمازیں پڑھ لیں تو اب پھر صاحبِ ترتیب ہو گیا۔

سوال:۔ اگر کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہو جائیں تو ان کی ادائیگی میں تاخیر جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے، اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

سوال:۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں وہ نفل پڑھے یا نہیں؟

جواب:۔ جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ لہذا قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل

پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت موکدہ کی نہ چھوڑے۔

سوال:۔ قضا نمازیں بہت سی ہوں تو ان کی ادائیگی کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ ایک دن رات میں مع وتر عشا بیس رکعتیں ہوتی ہیں ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں، زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے۔ کاہلی نہ کرے، جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اس کے لیے تخفیف اور جلد ادا ہونے کی صورت یہ ہے کہ خالی رکعتوں میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سُبْحٰنَ اللہ۔ کہے اور رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار... سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ پڑھ لینا کافی ہے اور تشہد کے بعد دونوں درود شریف کی بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اور وتر میں بجائے دعائے قنوت رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔ البتہ ہر ایسا شخص جس کے ذمہ قضا نمازیں باقی ہیں چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں۔

سوال:۔ جس کے ذمہ بہت سی نمازیں ہوں اور انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے کتنا فدیہ دیا جائے۔

جواب:۔ جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور اس کا انتقال ہو جائے تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو تہائی مال سے ہر فرض

وتر کے بدلے نصف صاع (یعنی انشی کی تول سے تقریباً سوا دو سیر) گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو، یا ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے چار سیر جَو، یا ان میں سے کسی کی قیمت تصدق کریں، اور مال نہ چھوڑا اور ورثہ فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال، اپنے پاس سے یا قرض لے کر کسی مسکین کو فی سبیل اللہ دے دیں، اب مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کرلے پھر یہ مسکین کو دے۔ یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے۔ اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہیں تو دیں بلکہ بہتر ہے۔

سوال ۹۹: نمازوں کے فدیہ کی قیمت میں قرآن مجید دینا کیسا ہے؟

جواب: نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں جو قرآن مجید دیا جاتا ہے اس سے کل فدیہ ادا نہیں ہوتا بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔ اس طرح فدیہ دینا اور یہ سمجھنا کہ سب نمازوں کا فدیہ ادا ہو گیا محض بے اصل بات ہے۔

سبق نمبر ۱۱ ——— سجدۂ سہو کا بیان

سوال ۹۰: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: واجبات نماز میں سے جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی یعنی صدرِ نقصان کے لئے کہ نماز درست ہو جائے شریعت نے دو سجدے مقرر کئے ہیں. انہیں کو سجدۂ سہو کہا جاتا ہے، یعنی وہ سجدہ جو سہو کی تلافی کر دے لہذا اگر قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان رفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔

سوال ۹۱: سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: واجبات نماز میں سے جب بھی کوئی واجب سہواً ترک ہو جائے سجدۂ سہو واجب ہوگا. یونہی کسی واجب کی تاخیر. یا رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرّر کرنا یا واجب میں تغییر کہ یہ سب بھی ترک واجب ہیں اور ان میں سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک نماز میں چند واجب ترک ہو جائیں تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔

سوال ۹۲: نماز میں فرض یا سنت ترک ہو جائے تو سجدۂ سہو ہے یا نہیں؟

جواب: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے. اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ. تسمیہ.

آمین، تکبیراتِ انتقال اور تسبیحاتِ رکوع و سجود کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

سوال ۹۳: سجدہ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور ایک سجدہ کرے اور اس میں تسبیح بھی پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور جلسہ کرکے اسی طرح دوسرا سجدہ کرے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر تشہد اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف نماز کا سلام پھیر دے، پھر سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف اور دعا پڑھے اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و درود و دعا پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

سوال ۹۴: سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا ہر نماز میں؟

جواب: فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

سوال ۹۵: قراءت میں کن تغیرات سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں یا دونوں میں اور وتر و سنت و نفل کی کسی رکعت میں سورۃ الحمد یا اس کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دوبارہ الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو الحمد پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو

چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

سوال: تعدیلِ ارکان سہواً ترک ہو جائیں تو سجدۂ سہو ہے یا نہیں؟

جواب: تعدیلِ ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے لہٰذا اگر تعدیلِ ارکان بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے

سوال: قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے ور سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے اور نماز ہو جائے گی مگر گناہگار ہوگا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔

سوال: قعدۂ اخیرہ سہواً ترک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی فرض جاتا رہا اور نماز نفل میں تبدیل ہو گئی۔ لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے تاکہ شفع یعنی نفل کا جوڑا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے

اور مغرب میں اور رکعت نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں اور اگر بقدر تشہّد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی۔

سوال:۔ نفل نماز کا قعدۂ اولیٰ ترک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ نفل کا ہر قعدہ، قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے لہٰذا اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر، فرض کے حکم میں ہے لہٰذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔

سوال:۔ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اگر اتنا پڑھ بھی لیا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری رکعت کے قیام میں دیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے، جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے حالانکہ وہ کلامِ الٰہی ہے۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا "درود شریف پڑھنے والے پر تم نے سجدۂ

کیوں واجب بتایا؟ عرض کی اس لئے کہ اس نے بھول کر پڑھا۔ حضور نے تحسین فرمائی اور یہ جواب بہت پسندِ خاطر آیا۔

سؤال: اور کن کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: کسی قعدہ میں تشہد میں سے کچھ رہ گیا یا پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا یا قعدۂ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا یا تشہد پڑھنا بھول گیا یا تشہد کی جگہ الحمد پڑھی یا رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر نہیں یا کسی رکن کو مقدم کیا یا مؤخر کیا یا قنوت یا تکبیر قنوت (یعنی قراءت کے بعد قنوت کے لئے جو تکبیر کہی جاتی ہے) بھول گیا، یا امام نے جہری نماز میں بقدر جوازِ نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سری نماز میں جہر سے قراءت کی یا منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا یا قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

سؤال: امام سے سہو ہو تو مقتدی پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں اور نماز کا اعادہ بھی اس کے ذمہ نہیں۔

سوال ۱۰۴: نمازِ عیدین میں سہو واقع ہو تو سجدہ ہے یا نہیں؟
جواب: نمازِ عیدین یا نمازِ جمعہ میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔
سوال ۱۰۵: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟
جواب: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے امام سے سہو واقع ہوا اور اگر امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا اور مابقی نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لئے بھی کافی ہیں۔
اور اگر مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدۂ سہو کرے یونہی مقیم نے مسافر کی اقتدار کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور پھر ان میں بھی سہو ہو تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔
سوال ۱۰۶: واجباتِ نماز کے علاوہ کوئی اور واجب نماز میں ترک ہو جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے یا نہیں؟
جواب: کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امرِ خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلافِ ترتیب قرآنِ مجید پڑھنا ترکِ واجب ہے مگر موافق

ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے ۔ واجبات نماز سے نہیں لہذا سجدۂ سہو واجب نہیں۔

سوال :۔ شک میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جبکہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا۔

سوال :۔ جس پر سجدۂ سہو واجب ہوا اور کرنا بھول گیا تو کیا کرے؟

جواب :۔ جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر اسے سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیتِ قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کرے لہذا جب تک کلام وغیرہ کوئی فعل منافیٔ نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کرے اور اگر سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا۔ اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیتِ قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو گیا۔ اب سجدۂ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے۔

سبق نمبر ۱۴ ——— سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآنِ کریم میں چند مقامات ایسے ہیں جن کی تلاوت کرنے یا کسی تلاوت کرنے والے سے سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: وہ کتنے مقامات ہیں جن کی تلاوت یا سماعت سے سجدہ واجب ہوتا ہے؟

جواب: ہمارے نزدیک تمام قرآن شریف میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔ چار نصفِ اول میں اور دس نصف آخر میں، اور سورۂ حج کی آخر آیت جس میں سجدے کا ذکر ہے، اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدہ سے مراد نماز کا سجدہ ہے۔

سوال: سجدۂ تلاوت کب اور کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: ہر عاقل بالغ مسلمان پر کہ وہ نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے اور سننے والے پر بہ قصد سننے سے بھی سجدہ

واجب ہو جاتا ہے۔

سؤال: سجدۂ تلاوت کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: سجدۂ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا وہ تمام شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، ستر عورت اور نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں فوراً واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا، توبہ لازم ہے، ہاں اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ پڑھنے کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کر لیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو، ادا ہو جائے گا۔

سؤال: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہو سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہو، کھڑا ہو جائے، اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا یا اللہ اکبر نہ کہا یا سُبْحٰن نہ پڑھا تو سجدہ تو ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہئے کہ سلف کے خلاف ہے اور سجدۂ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے۔ بس نہ تشہد ہے نہ سلام۔

سؤال: سجدۂ تلاوت میں تاخیر جائز ہے یا نہیں؟

جواب: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں

ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے لیکن اس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے۔

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

سوال ۱۵ :- سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے ؟

جواب :- جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً قہقہہ ، کلام وغیرہ

سوال ۱۶ :- آیتِ سجدہ بار بار تلاوت کیجائے تو کتنے سجدے واجب ہونگے ؟

جواب :- ایک مجلس میں سجدے کی یک آیت کو بار بار پڑھا یا سُنا یک ہی سجدہ واجب ہوگا ، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو ، اور گر پڑھنے والے یا سننے والے کی مجلس بدل جائے تو جس کی مجلس بدل جائے اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے جتنی بار آیت سجدہ پڑھی جائے اور ایک مجلس میں سجدے کی چند آیتیں پڑھیں یا سنیں اتنے ہی سجدے کرے ۔ ایک کافی نہیں ۔

سوال ۱۷ :- تلاوت میں آیتِ سجدہ کو چھوڑ دینا کیسا ہے ؟

جواب :- پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیتِ سجدہ پڑھنے میں کراہت نہیں ۔ علماء فرماتے ہیں اس مقصد کے لئے یک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدہ کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمائے گا خواہ ایک یک آیت

پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرے۔

سوال: آیتِ سجدہ ہجوں میں پڑھی تو سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ یونہی جنگل یا پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور مثلِ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔

سوال: تلاوت کرنے والا آیتِ سجدہ آہستہ پڑھے تو کیسا ہے؟

جواب: سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ سجدہ کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں تو آہستہ پڑھنا چاہیے بلکہ بہتر ہے اور اگر انہوں نے سجدہ کا تہیہ کیا ہو اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا بہتر ہے۔

سوال: سجدۂ تلاوت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: اس طرح کہ میں اللہ کے واسطے سجدۂ تلاوت کرتا ہوں۔

سوال: سجدۂ شکر کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا۔ غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔

سبق نمبر ۱۳ —— نمازِ مریض کا بیان

سوال[۲۲] :۔ بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے ؟

جواب :۔ جبکہ بیمار آدمی بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا بہت شدید درد ناقابلِ برداشت پیدا ہو جائے گا۔ تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔

سوال[۲۳] :۔ جو بیمار کسی اور چیز کے سہارے کھڑا ہو سکتا ہو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذرِ شرعی نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے لہذا اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے بلکہ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا سا بخار آیا، یا خفیف سی تکلیف ہوئی، بیٹھ کر نماز شروع کر دی۔ ایسے لوگوں کو ان مسائل سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور جتنی نمازیں باوجود قدرت

قیام بیٹھ کر پڑھیں، ان کا عادہ فرض ہے۔

سوال: جو شخص بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر مریض اپنے آپ بیٹھ نہیں سکتا مگر کوئی دوسرا وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھ نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنے میں جس طرح آسانی ہو اسی طرح بیٹھے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے۔

سوال: مریض لیٹے لیٹے نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب: لیٹ کر پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں پھیلائے نہیں کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے اور رکوع و سجود کے لئے سر سے اشارہ کرے اور سجدے کا اشارہ رکوع سے پست کرے سجدہ کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ اس صورت میں اگر سجدے کے لئے بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر نہ جھکایا تو سجدہ ہوا ہی نہیں۔

سوال: اگر بیمار سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارے سے پڑھے پھر اگر اسی

حالت میں چھ وقت گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارے سے پڑھ سکے۔

سوال ۱۲۷: اشارے سے جو نمازیں پڑھی ہیں ان کا اعادہ ہے یا نہیں؟

جواب: اشارے سے جو نمازیں پڑھی ہیں، صحت کے بعد ان کا اعادہ نہیں، یونہی اگر زبان بند ہو گئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔

سوال ۱۲۸: بیماری میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا کس طرح کرے؟

جواب: بیماری میں جو نمازیں قضا ہوئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے، تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے، ہو جائے گی، صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔

سبق نمبر ۱۴ — نمازِ مسافر کا بیان

سوال (۱): شریعت میں مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک مقصد جانے کے ارادے سے بستی سے باہر ہوا اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے اس لئے کہ کھانے پینے نماز اور دیگر ضروریات کے لئے ٹھہرنا تو ضروری ہے، اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہو نہ سست۔

سوال (۲): مسافت سفر میں کوس کا اعتبار ہے یا نہیں؟

جواب: کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں بڑے ہوتے ہیں کہیں چھوٹے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ ۳/۸ میل ہے یعنی تقریباً ۵۷ ۱/۲ میل اور اسی راستہ کا اعتبار ہوگا جس سے سفر کر رہا ہے۔

سوال (۳): بستی سے باہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بستی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے۔ شہر میں ہے تو شہر کی آبادی سے اور گاؤں میں ہے تو گاؤں کی آبادی سے اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے اور اسٹیشن

جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو۔

سوال ۱۳۴:۔ وہ کیا احکام ہیں جو مسافر کے لئے بدل جاتے ہیں؟

جواب:۔ نماز کا قصر ہو جانا، روزہ نہ رکھنے کا مباح ہو جانا، موزوں کے مسح کی مدت کا تین دن تک بڑھ جانا، جمعہ، عیدین اور قربانی کا اس کے ذمہ لازم نہ رہنا وغیرہ۔

سوال ۱۳۵:۔ نماز میں قصر کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ قصر یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھنا، مسافر کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اگر قصداً چار رکعت پڑھے گا گنہگار اور مستحق عذاب ہے کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے۔

سوال ۱۳۶:۔ سنتوں میں قصر ہے یا نہیں؟

جواب:۔ سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائینگی، البتہ خوف اور رواداری کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔

سوال ۱۳۷:۔ مسافر کب تک مسافر رہتا ہے؟

جواب:۔ مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے اور یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر اپنے وطن واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل

میں ہو۔

سوال: وطن کے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب: وطن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وطنِ اصلی، دوسرا وطنِ اقامت، وطنِ اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں، یا وہاں سکونت اختیار کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ اور وطنِ اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔

سوال ۱۳۸: کسی شخص کا ارادہ کسی جگہ پندرہ روز سے کم رہنے کا ہے مگر کام پورا نہ ہوا اور اس نے پھر چار چھ روز اقامت کی نیت کر لی تو اب اس پر قصر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: مسافر جب کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور آجکل آجکل کرتے برسوں گزر جائیں، جب بھی مسافر ہی ہے۔ نمازِ قصر پڑھے جب تک اکٹھے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔

سوال ۱۳۹: اگر مسافر نے چار رکعت والی نماز پوری پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سہواً ایسا ہو گیا تو اخیر میں سجدۂ سہو کر لے، دو فرض ہو جائیں گے اور دو نفل، اور اگر قصداً چار پڑھیں اور دو پہ

قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار ہوا اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی فرض دوبارہ پڑھے۔

سوال ؂۱۳۳ :۔ مسافر مقیم کی اقتدار کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدار نہیں کر سکتا، وقت میں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے۔ یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت اور بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدار کر سکتا ہے۔

سوال ؂۱۳۴ :۔ مقیم مسافر کی اقتدار کر سکتا یا نہیں؟

جواب :۔ ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدار کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرات بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔ البتہ اس صورت میں امام کو چاہئے کہ نماز شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور اگر شروع میں کہہ دیا ہے تب بھی بعد میں کہہ دے کہ اپنی نمازیں پوری کر لو میں مسافر ہوں تاکہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انہیں بھی امام کا مسافر ہونا معلوم ہو جائے۔

سوال ؂۱۳۵ :۔ مسافر چلتی ریل گاڑی میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :۔ چلتی ریل گاڑی پر فرض و واجب و سنت فجر نہیں ہو سکتے ہاں نفل اور دوسری نمازیں ہو سکتی ہیں اس لئے کہ فرائض وغیرہ

ہیں جگہ کا ایک رہنا اور نمازی کا قبلہ رخ ہونا شرط ہے ۔ دوڑتی ہوئی ریل میں یہ دونوں باتیں مفقود ہیں لہذا جب گاڑی اسٹیشن پر ٹھہرے اس وقت یہ نمازیں پڑھے ، وضو وغیرہ کا اہتمام پہلے سے رکھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقعہ ملے اعادہ کرلے کہ جہاں من جہۃ العباد کوئی رکن یا شرط مفقود ہو اس کا یہی حکم ہے ۔ یہی حکم ہوائی جہاز کا ہے اور ریل گاڑی کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں ۔ اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو ، کنارہ پر ہو اور آدمی خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے ۔

سبق نمبر ۱۵ — نمازِ جمعہ کا بیان

سوال[۱۴۲]: جمعہ کی نماز فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے یعنی ظہر کی نماز سے اس کی تاکید زیادہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالےٰ اس کے دل پر مُہر کر دے گا، اور ایک روایت میں ہے وہ منافق ہے اور اللہ سے بے علاقہ،

اور چونکہ اس کی فرضیت کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے لہذا اس کا منکر کافر ہے۔

سوال[۱۴۳]: نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ پڑھنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو (نہ پائی جائے) تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔

۱۔ شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبہ میں ہونا یعنی وہ جگہ جہاں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ مظلوم کا انصاف [illegible] لے سکے یونہیں شہر کے آس پاس جو جگہ شہر کی مصلحتوں [illegible] ہے جیسے فنائے شہر کہتے ہیں جیسے قبرستان فوج کے رہنے کی جگہ [illegible] ریلوے اسٹیشن وغیرہ

بھی جمعہ جائز ہے اور چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں تو جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہئے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں۔

۱۔ سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سُنّی صحیح عقیدہ ہو احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کے قائم مقام ہوتا ہے لہذا وہی جمعہ قائم کرے۔ اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ جمعہ قائم کرے۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطورِ خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں، ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔

۲۔ وقتِ ظہر یعنی وقتِ ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہو گیا۔ ظہر کی قضا پڑھیں۔

۴۔ خطبۂ جمعہ اور اس میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے اور ایسی جماعت کے سامنے جو جمعہ کے لئے شرط ہے اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔

۵۔ جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد۔

۶۔ اذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان

کا جی چاہے آئے، کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔

سوال[۱۲۲]: خطبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا، فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے اور چھینک آئی، اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔

سوال[۱۲۳]: خطبہ کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں: خطیب کا پاک ہونا، منبر پر ہونا، خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا، خطبہ کے لئے سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہونا، خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، الحمد سے شروع کرنا، اللہ عزوجل کی ثنا کرنا، اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، کم از کم ایک آیت تلاوت کرنا، حضور پر درود بھیجنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، اور دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا اور حمد و ثنا و شہادت و درود کا اعادہ کرنا، دونوں خطبے ہلکے ہونا اور دونوں خطبوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔

سوال[۱۲۴]: کون کون سی باتیں خطبہ میں مستحب ہیں؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے

کے پست ہو اور خلفاء راشدین و عمین مکرمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو۔

سوال: خطبہ میں سامعین کے لئے سنت کیا ہے؟

جواب: حاضرین جمعہ امام کی جانب متوجہ رہیں۔ جو شخص امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور دائیں بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔ حدیث میں ہے "جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔" البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔ خطبہ سننے کی حالت میں دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

سوال: خطبہ کے وقت کیا کیا باتیں ناجائز یا منع ہیں؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام جواب سلام وغیرہ اور جب خطیب خطبہ پڑھے تو حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہیں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اور جب خطیب خطبہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار تلاوت قرآن اور

ہر قسم کا کلام منع ہے البتہ صاحبِ ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے، وہ جلد جلد پوری کر لے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اس وقت، جازت نہیں، اور اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے، ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔

سوال:۔ جمعہ کی دوسری اذان کس وقت کہی جائے؟

جواب:۔ خطیب جب منبر پہ بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان کہی جائے اور سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد اندر منبر سے متصل ہو کر مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام منع کرتے اور مکروہ فرماتے ہیں اور اذانِ ثانی بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے کہ جس نے پہلی نہ سُنی اِسے سُنکر حاضر ہو اور خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے۔ خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔

سوال:۔ جمعہ کی پہلی اذان ہونے کے بعد کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔ ور دنیا کے تمام مشغلے اور کاروبار جو ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں، اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم

اور نماز کے لئے اہتمام کرنا واجب ہے یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز ہے اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے۔

نماز جمعہ کے لئے بیشتر سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔

سوال[۱۵]: جمعہ واجب ہونے کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا۔

۱۔ شہر میں مقیم ہو۔ ۲۔ صحت۔ لہذا ایسے مریض پر کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلے جانے میں مرض بڑھنے یا دیر میں اچھے ہونے کا قوی اندیشہ ہو جمعہ فرض نہیں۔ ۳۔ آزاد ہونا۔ ۴۔ مرد ہونا۔ ۵۔ بالغ ہونا۔ ۶۔ عاقل ہونا۔ اور یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لئے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے۔ ۷۔ انکھیارا ہونا۔ لہذا نابینا پر جمعہ فرض نہیں۔ ہاں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے یونہی جو نابینا بے تکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں ان پر بھی جمعہ فرض ہے۔ ۸۔ چلنے پر قادر ہونا، لہذا اپاہج پر جمعہ فرض نہیں۔ ۹۔ قید میں نہ ہونا۔ ۱۰۔ بادشاہ یا چور وغیرہ

کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔ (۱) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔

سوال ۱۵۲: جن پر جمعہ فرض نہیں وہ ظہر باجماعت پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جن پر جمعہ فرض نہیں، انہیں بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یونہی جنہیں جمعہ نہ ملا وہ ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں اور جماعت نہ کریں۔ البتہ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔

سوال ۱۵۳: اردو میں خطبہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا سنت متوارثہ اور مسلمانوں کے قدیمی طریقہ کے خلاف ہے۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں عجم کے کتنے ہی شہر فتح ہوئے۔ کئی ہزار مسجدیں بنائی گئیں۔ کہیں منقول نہیں کہ صحابہ نے ان کی زبان میں خطبہ فرمایا ہو۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار قدس میں رومی، حبشی، عجمی بھی تو حاضر ہوتے تھے، عربی کا ایک حرف نہیں سمجھتے مگر کہیں ثابت نہیں کہ حضور نے ان کی زبان میں خطبہ فرمایا ہو یا کچھ خطبہ عربی میں اور کچھ ان کی زبان میں فرمایا ہو۔ ایک حرف بھی

ان کی زبان کا خطبہ میں منقول نہیں۔

اب رہا یہ اعتراض کہ پھر تذکیر و خطبہ سے فائدہ کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نوکری کے واسطے عمریں انگریزی میں گنواتے ہیں اور عربی زبان جو ایسی متبرک کہ یہی ان کا قرآن، ان کا نبی عربی، ان کی جنت کی زبان عربی، اس کے لئے اتنی کوشش بھی نہ کریں کہ خطبہ سمجھ سکیں یہ اعتراض تو انہیں معترضین پر پڑے گا نہ کہ خطیب پر۔

سبق نمبر ۱۶ — نمازِ عید کا بیان

سوال:- نمازِ عید کس پر واجب ہے؟

جواب:- عیدیں دو ہیں ایک عید الفطر جو ماہ رمضان المبارک کے اختتام پر شوال کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے اور دوسری عید الاضحیٰ، جو ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے۔ ان دونوں کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ فرض ہے۔ اور بلا وجہ عیدین کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے اور گاؤں میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

سوال:- کیا ان نمازوں کے لئے بھی جمعہ کی طرح کچھ شرطیں ہیں؟

جواب:- ہاں اس کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں

صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز، اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے کہ "اَلصَّلوٰۃُ جَامِعَۃٌ"

سوال: عیدالفطر کے روز کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

جواب: عید کے دن یہ امور مستحب ہیں: حجامت بنوانا۔ ناخن ترشوانا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کی نماز مسجدِ محلہ میں پڑھنا۔ عیدگاہ جلد چلے جانا۔ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔ عیدگاہ کو پیدل جانا۔ دوسرے راستے سے واپس آنا۔ نماز کو جانے سے پیشتر تین یا پانچ یا کم و بیش مگر طاق کھجوریں ورنہ کوئی میٹھی چیز کھا لینا۔ خوشی ظاہر کرنا۔ آپس میں مبارک باد دینا۔ عیدگاہ کو اطمینان، وقار اور نیچی نگاہ کئے ہوئے جانا۔ کثرت سے صدقہ دینا۔ بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا۔

سوال: عید اضحیٰ میں کیا کیا امور مستحب ہیں؟

جواب: عید اضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے، صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے، اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھا لیا تو کراہت نہیں، اور رستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا ہوا جائے۔

سوال: نماز عید ادا کرنے کی ترکیب کیا ہے؟

جواب :- نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید اضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ لیجائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہکر باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لے اور جہاں کچھ پڑھنا نہیں وہاں چھوڑ دے پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے۔ پھر رکوع و سجود کرے اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے۔ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے۔ پھر نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ عید الفطر کے خطبے میں صدقہ فطر کے احکام تعلیم کرے اور عید اضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام و تکبیرات تشریق بتلائے اور مقتدیوں پر جیسے دو خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔ یونہی عیدین کے خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔

سوال :- تکبیرات تشریق سے کیا مراد ہے؟

جواب :- نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز

فرضِ پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل، اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ نفل و سنت اور وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور عید کے بعد بھی کہہ لے اور منفرد پر اگرچہ واجب نہیں مگر وہ بھی کہہ لے۔

سوال ۱۶: نمازِ عید کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: نمازِ عید کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید اضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے سے پہلے زوال ہو گیا تو نماز جاتی رہی اور کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور عیدِ اضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی۔

سوال ۱۷: کسی کی نمازِ عید فوت ہو جائے تو قضا ہے یا نہیں؟

جواب: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ

سکتا ہاں بہتر ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھ لے۔

سوال: تکبیر تشریق کس پر واجب ہے؟

جواب: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی ہو، اگرچہ مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو، اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں اور مسبوق و لاحق پر بھی تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں۔

سبق نمبر ۱۷ ——— میّت کا بیان

سوال: جاں کنی کی کیا علامت ہے؟

جواب: پاؤں کا سست ہو جانا کہ کھڑے نہ ہو سکیں، ناک کا ٹیڑھا ہو جانا، دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا، منہ کی کھال کا سخت ہو جانا وغیرہ۔

سوال: جاں کنی کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ میت کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں اور قبلہ کی طرف منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے

چھوڑ دیں اور جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی
اس کے پاس بلند آواز سے کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت پڑھیں،
مگر اُسے اس کہنے کا حکم نہ کریں۔ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو اب
تلقین موقوف کر دیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات
کی تو پھر تلقین کریں تاکہ اس کا اخیر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ ہو۔ خوشبو اس کے پاس رکھیں مثلاً لوبان یا اگر کی بتیاں سلگا
دیں۔ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا وغیرہ ہو تو اس کو فوراً نکال دیں کہ
جہاں یہ ہوتی ہیں وہاں ملائکۂ رحمت نہیں آتے، اس وقت اس کے
پاس نیک اور پرہیزگار لوگ رہیں تو بہت بہتر ہے کہ نزع کے وقت
اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں، کوئی بُرا کلمہ منہ سے نہ
نکالیں۔ نزع میں سختی دیکھیں تو سورۂ یٰسٓ اور سورۂ رعد پڑھیں۔

سوال ۱۶۵: جب میت کا دم نکل جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹّی جبڑے کے
نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دیدیں کہ منہ کھلا نہ رہے نہایت نرمی اور
شفقت سے آنکھیں بند اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں۔
آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَہِّلْ
عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا
خَرَجَ عَنْہُ (اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر، اے

اللہ تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر سہل کر دے اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور اس کی آخرت اس کے لئے دنیا سے بہتر کر۔

پھر جن کپڑوں میں وہ مرا ہے وہ اتار لیں اور اس کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے مگر زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعثِ تکلیف ہے۔ میت کو چارپائی وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔ اس کے ذمہ قرض وغیرہ ہو تو جلد سے جلد ادا کر دیں۔ پڑوسیوں اور اس کے دوست واحباب کو اطلاع دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی۔ اور غسل وکفن دفن میں جلدی کریں کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔

سوال:۔ میت کے پاس تلاوت قرآن مجید وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں میت کے پاس تلاوتِ قرآنِ مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح اور دوسرے اذکار میں تو کوئی حرج نہیں۔

سوال:۔ میت کو غسل دینا کیسا ہے؟

جواب:۔ میت کو غسل دینا یعنی نہلانا فرض کفایہ ہے کہ بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا اور باوجود علم کسی نے غسل نہ دیا تو سب پر گناہ ہوا۔

سوال: میت کو نہلانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تختے پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہے اسے اتنی بار اس کے گرد پھیریں اور اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں اور مستحب یہ ہے کہ جس جگہ غسل دیں وہاں پردہ کرلیں کہ نہلانے والے اور اس کے مددگار کے سوا دوسرا نہ دیکھے اب نہلانے والا جو باطہارت ہو اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے لہٰذا پہلے میت کا منہ اور پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئیں۔ پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں اور کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ اس کے بعد سر اور داڑھی کے بال گل خیرو میں یا کسی اور پاک چیز مثلاً سلامی کارخانے کے بنے ہوئے صابن سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر دہنی کروٹ پر لٹا کر یہی طرح کریں۔ خالص نیم گرم پانی بھی کافی ہے پھر ٹیک

دبا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں اور اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔ ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سنت۔

سوال: میت کو نہلانے والا کیسا شخص ہونا چاہئے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو متقی اور امانت دار ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور بری بات دیکھے تو اسے کسی سے نہ کہے۔ ہاں اگر کوئی بدمذہب بدعقیدہ مرا اور اس کی کوئی بری بات ظاہر ہوئی تو اس کو بیان کر دینا چاہئے تاکہ لوگوں کو عبرت ہو۔ اور مرد کو مرد نہلائے عورت کو عورت۔ میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی غسل دے سکتا ہے۔

سوال: میت کے غسل کے لئے نئے گھڑے بدھنے چاہئیں یا استعمالی؟

جواب: میت کے غسل کے لئے نئے گھڑے بدھنے لانا ضروری نہیں گھر کے استعمالی لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں

درخت غسل کے بعد انہیں توڑ ڈالنا ناجائز و حرام ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ انھیں دھو ڈالیں اور اپنے استعمال میں لائیں یا مسجد میں رکھ دیں لیکن اس خیال سے نہیں کہ ان کا گھر میں رکھنا نحوست ہے کہ یہ تو نری حماقت ہے بلکہ نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور مردے کو اس کا ثواب۔

سوال :۔ میت کو کفن دینا کیسا ہے؟

جواب :۔ میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے کہ ایک کے دینے سے سب پر سے گناہ اٹھ جائے گا ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

سوال :۔ مرد کے لئے کفن میں سنت کتنے کپڑے ہیں؟

جواب :۔ مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں۔ لفافہ یعنی چادر جو میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زیادہ تھا اور قمیص جسے کفنی کہتے ہیں۔ گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو، چاک اور آستین اس میں نہ ہوں۔

سوال :۔ عورت کے لئے سنت کتنے کپڑے ہیں؟

جواب :۔ عورت کے لئے کفن میں پانچ کپڑے سنت ہیں۔ تین تو یہی اور اوڑھنی۔ اس کی مقدار تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہے۔ سینہ بند سینہ سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ باقی

مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے۔ مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے سینے کی طرف۔ یعنی مرد کی کفنی کا گریبان مونڈھے کی طرف ہوگا اور عورت کی کفنی کا سینہ کی طرف۔

سوال ۴۲: اگر کسی کو کفنِ سنت میسر نہ ہو تو کتنا کفن کافی ہے؟

جواب: کفنِ کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں لفافہ اور ازار، اور عورت کے لئے تین۔ لفافہ، ازار، اوڑھنی یا لفافہ، قمیص، اوڑھنی۔ اور یہ بھی نہ ہوسکے تو کفنِ ضرورت دونوں کے لئے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔

سوال ۴۳: کفن کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عیدین اور جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہنکر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہئے۔ حدیث میں ہے مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ اور سفید کفن بہتر ہے اور کسم یا زعفران کا رنگا ہو یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لئے جائز۔ یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن بھی دیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔

سوال ۴۴: کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو

دھونی دے کر یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر، پھر تہبند، پھر کفنی پھر
میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں، اور ڈاڑھی اور تمام بدن پر
خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم
پر کافور لگائیں، پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں، پہلے بائیں جانب سے
پھر داہنی جانب سے، پھر لفافہ لپیٹیں، پہلے بائیں پھر داہنی طرف سے
تاکہ داہنا اوپر رہے، اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے
کا اندیشہ نہ رہے، اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے
کرکے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے
نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینے پر رہے
پھر بدستور ازار اور لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند سینہ
سے ران تک لا کر باندھ دیں

سوال: جنازہ کو قبرستان تک لے جانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں اور ہر ایک یکے بعد
دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے
اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی
پائنتی، پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم
چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔ حدیث میں ہے کہ جو چالیس قدم
جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دئے جائیں گے
چلنے میں چارپائی کا سرہانا آگے رکھیں اور جنازہ معتدل تیزی سے

سے جائیں مکروہ ہیں مگر کہ بہت کو جنازہ لگے اور چھوٹا بچہ یا شیر خوار ہو
سے بڑا ہو تو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور
یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں ورنہ چھوٹے کھٹولے
یا چارپائی پر لے جائیں

سوال:۔ جنازہ کے ساتھ والوں کو کس حالت میں ہونا چاہیے؟

جواب:۔ جنازہ کے ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، دائیں بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اتنی دور نہ ہو کہ ساتھیوں میں شمار نہ ہو، نیز ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے۔ موت اور قبر کو پیش نظر رکھیں۔ دنیا کی باتیں نہ کریں، نہ ہنسیں اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بعض زمانہ حال پر علماء نے ذکر جہر کی بھی اجازت دیدی ہے۔

سوال:۔ جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو وہ دفن سے پہلے واپس آ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لیکر واپس ہو سکتا ہے اور میت دفن کر دی جائے تو اولیائے میت سے اجازت کی ضرورت نہیں۔

سوال:۔ نماز جنازہ پڑھنا فرض ہے یا واجب؟

جواب:۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو

سب بری الذمہ ہوگئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی، گنہگار ہوا اس کی فرضیت کا جو انکار کرے وہ کافر ہے، اور جماعت اس کے لئے شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھے تو فرض ادا ہوگیا۔

سؤال: نماز جنازہ کے مفسدات، ارکان، واجبات و سنتیں کیا ہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں چار بار اللہ اکبر کہنا، قیام کرنا۔ اور تین چیزیں سنتِ مؤکدہ ہیں اللہ عز و جل کی حمد و ثنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف، اور میت کے لئے دعا۔ اور بعض علماء نے واجب کہتے ہیں۔ اور جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی ان سے فاسد ہو جاتی ہے۔

سؤال: نمازِ جنازہ کے شرائط کیا ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں، ایک مصلی سے متعلق، دوسری میت سے متعلق۔ مصلی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں اور میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں جو یہ ہیں: ۱۔ میت کا مسلمان ہونا۔ ۲۔ میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔ ۳۔ جنازہ کا وہاں موجود ہونا، لہذا غائب کی نماز جنازہ نہیں ہو سکتی۔ اور نجاشی کی نماز جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی وہ حضور کے خصائص میں شامل کی گئی ہے دوسروں کو ناجائز ہے ۴۔ جنازہ کا زمین پر ہونا یا ہاتھ پر ہو تو قریب ہو۔ ۵۔ جنازہ مصلی

کے آگے قبلہ کو ہونا ۶. میت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہونا.
۷. میت کا امام کے محاذی ہونا.

سوال ۸۳: وہ کون لوگ ہیں جن کی نماز جنازہ نہیں؟

جواب: باغی جو بغاوت میں مارا جائے، ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا، وہ لوگ جو ناحق پاسداری سے لڑیں اور وہیں مر جائیں، جس نے کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا، شہر میں رات کو ہتھیار لیکر لوٹ مار کریں اور اسی حالت میں مارے جائیں، جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا، جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا، ان کے علاوہ ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار اور مرتکب کبائر ہو، یہانتک کہ جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کی بھی نماز پڑھی جائے گی. یوہیں بے نمازی کی بھی نماز پڑھنا ہم پر فرض ہے.

سوال ۸۴: نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کے سینے کے سامنے میت سے قریب امام کھڑا ہو اور مقتدی تین صفیں کریں، اب امام اور مقتدی نیت کریں کہ نیت کی میں نے نماز جنازہ کی مع چار تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے، دعا واسطے اس میت کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، (امام میت کی اور مقتدی امام کی نیت کرے) کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے، بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے. پھر اللہ اکبر کہکر اپنے اور میت اور تمام مسلمان مردوں عورتوں کے لئے دعا کرے. یہ تین تکبیریں ہوئیں. چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا

پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، تکبیر اور سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے مقتدی آہستہ، باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ تکبیر کہنے کے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں پھر ہاتھ اٹھانا نہیں۔

سوال: جنازہ میں کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب: میت بالغ ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا

اے اللہ تو بخش دے ہمارے زندے اور مردے کو ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے

وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ

بڑوں کو اور ہمارے مرد و عورت کو، اے اللہ ہم میں تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام

عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَ ذُخْرًا وَ اجْعَلْہُ

اے اللہ تو اسکو ہمارے لئے پیشرو کر اور اس کو ہمارے لئے اجر و ذخیرہ کر اور اس کو ہماری

لَنَا شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا۔

شفاعت کرنیوالا اور مقبول الشفاعت بنا۔

اور لڑکی ہو تو اجْعَلْھَا اور شَافِعَۃً وَ مُشَفَّعَۃً کہے۔

اور جو شخص صحیح طرح یہ دعائیں نہ پڑھ سکے تو جو دعا چاہے پڑھے مگر وہ دعا ایسی ہو کہ امورِ آخرت سے متعلق ہو۔

سوال: اگر کئی جنازے ہوں تو سب کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟
جواب: کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتے ہیں یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں پہلے اس کی پڑھے جو ان میں افضل ہے پھر اس کی جو اس کے بعد سب میں افضل ہے وعلیٰ ہذا القیاس، اور ایک ساتھ پڑھیں تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی یا سرہانے دوسرے کو۔

سوال: میت کی قبر پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟
جواب: میت اگر بغیر نماز پڑھے دفن کر دی گئی اور مٹی بھی دیدی گئی تو اب اسکی قبر پر نماز پڑھی جائے جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور اگر مٹی نہ دی گئی ہو تو میت کو قبر سے نکال لیں اور نماز پڑھکر دفن کریں۔ اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں بلکہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف پر موقوف ہے مثلاً گرمی میں جسم جلد پھٹے گا اور جاڑوں میں دیر سے فربہ جسم جلد اور لاغر دیر میں، تر یا شور زمین میں جلد اور خشک و غیر شور میں بدیر۔

سوال: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟
جواب: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی اندر ہوں یا بعض کہ حدیث میں نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت آئی۔

سوال: میت کو قبر میں کس طرح رکھیں؟
جواب: میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتاریں اور داہنی طرف کروٹ کو لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کریں، عورت کا جنازہ اتارنے والے اُسکے محرم ہوں یہ نہ ہوں تو دوسرے رشتہ والے اور یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی۔ اور عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے

سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھولدیں اور لحد کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے اور تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں۔ قبر صندوق نما ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

سوال ۱۹: قبر کو مٹی دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا) دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا دیں گے) اور تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے) باقی مٹی ہاتھ یا پھاوڑے وغیرہ سے قبر پر ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے اور ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں نیز اور قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اسمیں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اونچائی میں ایک بالشت یا کچھ زیادہ ہو اور اس پر پانی چھڑکنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔

سوال ۲۰: قبر پر کتنی دیر تک ٹھہرنا چاہیے؟

جواب: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی۔ اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن مجید اور میت کے لئے استغفار و دعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے اور مستحب ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں سرہانے الٓمّٓ سے مفلحون تک اور پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک۔

سوال ۱۹۲: قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ کو مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر قرآن پڑھنے اور اسکا ثواب میت کو بخشنے کیلئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے جبکہ پڑھنے والے بلا اجرت پڑھتے ہوں کہ اجرت پر قرآن کریم پڑھنا اور پڑھوانا جائز نہیں اگر بلا اجرت پڑھنے والے نہ ملے اور اجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لئے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔

سوال ۱۹۳: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں کہ امید مغفرت ہے۔

سوال ۱۹۴: جنازہ یا قبر پر پھول ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں، یونہیں قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے، تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔ اسی لئے قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہئے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔

سوال ۱۹۵: قبر پر اذان سے میت کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: احادیث کریمہ میں وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو شیطان اس پر ظاہر ہوتا اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں، اس لئے حکم آیا کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میت کو دفن کرتے وقت دعا فرماتے "الٰہی اسے شیطان سے بچا" اور صحیح حدیثوں سے ثابت کہ جب مؤذن اذان کہتا ہے

شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے۔ تو قبر پر اذان دینے کا یہ فائدہ تو ظاہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ میت کو شیطانِ رجیم کے شر سے پناہ مل جاتی ہے اور اسی اذان کی برکت سے میت کو سوالاتِ نکیرین کے جوابات بھی یاد آجاتے ہیں، یہ دوسرا فائدہ ہوا، پھر اذان ذکرِ الٰہی ہے اور جہاں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے وہاں رحمت نازل ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، عذابِ الٰہی اٹھا لیا جاتا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ ذکرِ الٰہی دہشت کو دور کرتا اور دل کو اطمینان بخشتا ہے، تو قبر پر اذان سے میت سے عذاب اٹھ جانے اور اس کی دہشت دور ہو جانے کی قوی امید ہے، اس لئے اذان زندوں کی طرف سے میت کے لئے ایک عجیب نفع بخش تحفہ ہے۔

سوال ۹۶: قبرستان میں کون کون سی باتیں ممنوع و ناجائز ہیں؟

جواب: کسی قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہے اس سے گزرنا ناجائز ہے اور اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے دور ہی سے فاتحہ پڑھ لے اور قبرستان میں جوتیاں پہنکر نہ جائے اسی طرح وہ تمام باتیں ممنوع ہیں جو باعثِ غفلت ہوں جیسے کھانا پینا سونا ہنسنا دنیا کا کوئی کلام کرنا وغیرہ۔

سوال ۹۷: تعزیت کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: کسی مسلمان کی موت پر اپنے بھائی مسلمان کو جو میت کے اقرب ہے صبر کی تلقین کرنا تعزیت ہے، تعزیت مسنون اور کارِ ثواب ہے اس کا وقت موت سے تین دن تک ہے اور کوئی عذر ہو تو بعد میں بھی حرج نہیں، تعزیت میں یہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اس کو اپنی رحمت میں ڈھنکے اور تم کو صبر روزی کرے

اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔

سوال ۱۹۸: نوحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کیساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جسے بین کہتے ہیں حرام ہے، یوہیں گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا، یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام یوہیں سوگ کیلئے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے، یوہیں بِلّے لگانا، کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے ہاں رونے میں اگر آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔

سبق نمبر ۱۸ — زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب کا بیان

سوال ۱۹۹: زیارتِ قبور کا حکم کیا ہے؟

جواب: زیارتِ قبور جائز و مستحب بلکہ مسنون ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے اُحد کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور ان کے لئے دعا کرتے اور یہ فرمایا بھی ہے کہ تم لوگ قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔

سوال ۲۰۰: زیارت قبور کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: قبر کی زیارت کو جانا چاہے تو مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان میں دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار اور قل ہو اللہ تین بار پڑھے اور اس نماز کا ثواب میت کو پہنچائے اللہ تعالیٰ میت کی قبر میں نور پیدا کرے گا اور اس شخص کو بہت بڑا ثواب عطا فرمائیگا۔ اب قبرستان کو جائے تو راستہ میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہو جب قبرستان پہنچے جوتے اتارے۔ د ہانتی کیطرف سے جاکر اسطرح کھڑا ہو کہ قبلہ کو

بیٹھا ہوا ور میت کے چہرے کیطرف منہ سرہانے سے نہ آئے کہ میت کیلئے باعث تکلیف ہے یعنی
میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑتا ہے کہ کون آیا، اور اس کے بعد یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ
یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ نَحْنُ بِالْاَثَرِ، یا یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ
مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ اور سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور سورۂ
اِذَا زُلْزِلَتْ و اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے سورۂ ملک اور دوسری سورتیں بھی پڑھ سکتا ہے اور اسکا ثواب
مردوں کو پہنچائے اور اگر بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلے سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک
یا دور جتنے فاصلے پر بیٹھ سکتا تھا۔

سوال ۲۰۱: زیارت کے لئے کونسا دن اور وقت بہتر ہے؟

جواب: چار دن زیارت کیلئے بہتر ہیں، دوشنبہ، پنجشنبہ، جمعہ، ہفتہ اور جمعہ کے دن قبل
نماز جمعہ افضل ہے اور ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک اور پنجشنبہ کو دن کے اول وقت
اور بعض علماء نے فرمایا کہ پچھلے وقت میں افضل ہے اور متبرک راتوں میں بھی زیارت قبور افضل
ہے مثلاً شب برات، شب قدر، اسیطرح عیدین کے دن اور عشرۂ ذی الحجہ میں بھی بہتر
ہے اور اولیائے کرام کے مزارات پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے
اور زیارت کرنیوالے کو برکات حاصل ہوتی ہیں اور عورتوں کو مزارات پر جانا نہ چاہیے
مردوں کو چاہیے کہ انہیں منع کریں۔

سوال ۲۰۲: تیجہ، دسواں، چالیسواں، ششماہی، برسی وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اہل سنت کے نزدیک زندوں کے ہر عمل نیک اور ہر قسم کی عبادت، بدنیہ یا
بدنیہ، فرض و نفل اور خیر خیرات کا ثواب مردوں کو پہنچایا جا سکتا ہے اور اسمیں کچھ شک
نہیں کہ زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اب رہیں یہ تخصیصات مثلاً
تیسرے دن یا دسویں یا چالیسویں دن، تو یہ تخصیصات

نہ شرعی ہیں نہ نہیں شرعی سمجھا جاتا ہے یعنی یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ اسی دن میں ثواب پہنچیگا. اگر کسی دوسرے دن کیا جائے گا تو نہیں پہنچیگا، یہ محض رواجی اور عرفی بات ہے جو بڑی سہولت کیلئے لوگوں نے بنا رکھی ہے. بلکہ انتقال کے بعد ہی سے قرآن مجید کی تلاوت اور خیر خیرات کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور اکثر لوگوں کے یہاں اسی دن سے بہت دنوں تک جاری رہتا ہے تو یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ مخصوص دن کے سوا دوسرے دنوں میں لوگ ناجائز جانتے ہیں. الغرض یہ تیجا اور چالیسواں وغیرہ سب اسی ایصال ثواب کی صورتیں ہیں اور قطعی جائز ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ یہ سب کام اچھی نیت سے کئے جائیں نمائشی نہ ہوں ورنہ نہ ثواب ہے نہ ایصالِ ثواب بلکہ بعض صورتوں میں تو اور اُلٹا وبال پڑجاتا ہے مثلاً بعض لوگ ایسے موقعوں پر ادھار، قرض بلکہ سودی روپیہ سے محض اپنی برادری میں ناک اونچی رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں یہ جائز ہونا کیسا ورانشا گناہ ہے یونہی اس موقعہ پر رشتہ داروں کی دعوت کیجاتی ہے، یہ غلط ہے، یہ موقع دعوت کا نہیں بلکہ محتاجوں، فقیروں کو کھلانے کا ہے جس سے میت کو ثواب پہنچے با اثر حضرات کو اپنی اپنی قوم و برادری میں اس کی اصلاح کرنی چاہئے۔

سوال ۲۰۳: بزرگانِ دین کی نیاز کا کھانا مالدار کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بزرگانِ دین کی نیاز کا کھانا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ باعثِ برکت بھی ہے، رجب شریف کے کونڈے۔ محرم کا شربت، کھچڑا، ماہِ ربیع الآخر کی گیارہویں شریف۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے اور رجب کی چھٹی تاریخ کو حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے یونہی حضور غوثِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا حضرت شیخ عبدالحق ردولوی قدس سرہ کا توشہ، یہ دو چیزیں ہیں جو صدیوں سے مسلمانوں کے عوام وخواص علماء وفضلاء میں جاری ہیں اور ان میں خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور امراء بھی اس میں ذوق وشوق سے شریک ہوتے ہیں اور طعام تبرک سے فیض پاتے ہیں۔

سوال :۔ محرم میں شہدائے کربلا کے سوا کسی اور کی فاتحہ درست ہے یا نہیں؟

جواب :۔ جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے یہ خیال غلط ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے۔

سوال :۔ بزرگانِ دین کا عرس جائز ہے یا نہیں؟

جواب :۔ عرسِ بزرگانِ دین جو ہر سال ان کے وصال کے دن ہوتا ہے یعنی اس تاریخ میں لوگ جمع ہوتے، قرآن مجید پڑھتے اور دوسرے اذکار خیر خیرات کرتے ہیں یا میلاد شریف وغیرہ کیا جاتا ہے یہ بھی جائز ہے کہ ایسے کام جو باعثِ خیر وبرکت ہیں جیسے اور دنوں میں جائز ہیں ان دنوں میں بھی جائز ہیں، پھر اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لئے سعادت، باعثِ برکت ہے۔ رہے وہ امور جو شرعاً ممنوع ہیں وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور مذموم۔

سبق نمبر ۱۹ ——— پیارے نبی کی پیاری باتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔

۲۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے۔ جب وہ مر جائے تو جنازہ میں حاضر ہو اور جب وہ بلائے تو حاضر ہو اور جب اس سے ملے تو سلام

کرے اور جب چھینکے تو جواب دے اور اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔ ۳۔ جس نے قرآن کریم پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اگر وہ تمہارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔ ۴۔ بدفالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے لوگوں نے عرض کیا فال کیا چیز ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ جو کسی سے سُنے یعنی کہیں جاتے وقت یا کسی کام کا ارادہ کرتے کسی کی زبان سے اچھا کلمہ نکل گیا یہ فالِ حَسَن ہے۔ ۵۔ ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ ۶۔ جتنے گناہ ہیں ان میں سے اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے سوا والدین کی نافرمانی کے کہ اس کی سزا زندگی میں موت سے پہلے دی جاتی ہے۔ ۷۔ جس نے علم کو اس لئے طلب کیا کہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے گا، جاہلوں سے جھگڑا کرے گا اس لئے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں، اللہ تعالےٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ ۸۔ دو حریص آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا حریص کہ علم سے کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اور ایک دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہو گا۔ ۹۔ جب زمین پر گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے اور اسے برا جانتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں اور جو وہاں نہیں ہے مگر اس پر راضی ہے

وہ اس کی شل ہے جو وہاں حاضر ہے۔ ۱۰۔ یہ بات اللہ تعالےٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کیا جائے اور اس حاملِ قرآن کا اکرام کیا جائے جو نہ غالی ہو نہ جافی (یعنی جو غلو کرتے ہیں کہ حد سے تجاوز کر جاتے ہیں کہ پڑھنے میں الفاظ کی صحت کا لحاظ نہیں رکھتے یا معنی غلط بیان کرتے ہیں یا ریا کے طور پر تلاوت کرتے ہیں اور جافی یعنی جفا کرنے والا وہ ہے کہ نہ قرآن کی تلاوت کرے نہ اس کے احکام پر عمل کرے) اور بادشاہِ عادل کا اکرام کرنا ۱۱۔ والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھلائے۔

سبق نمبر ۲۰ ——— اچھی اچھی دعائیں

۱۔ بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اور جسے یہ دعا یاد نہ ہو وہ چوتھا کلمہ ہی پڑھ لے شر سے محفوظ رہے گا۔

۲۔ دوسرے کے گھر کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

۳۔ مریض کی عیادت کو جائے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے اور کہے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۴۔ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں یا سنکھ وغیرہ کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِيْنُ اِلَّآ اِيَّاهُ۔

۵۔ جب کسی سواری پر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

۶۔ جب کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو کسی بلا میں مبتلا ہے تو یہ دعا پڑھے:۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

۷۔ جب دریا میں سوار ہو تو یہ پڑھے:
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

۸۔ جب کسی منزل پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:
اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

۹۔ جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا چاہتا ہے تو یہ پڑھے:۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔

۱۰۔ جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تو تین بار کہے:
يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِیْ
غیب سے مدد ہوگی۔

۱۱۔ اگر دشمن یا راہزن کا ڈر ہو تو لِاِیْلَافِ پڑھے۔

۱۲۔ جب غم و پریشانی لاحق ہو یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔

حرفِ آخر

یہ مانا میرے جرموں کی نہیں ہے کوئی حد شایا!
مجھے تسلیم اپنی ہر خطا، بے ردّ و کدّ شایا!
مگر تم چاہو تو ہر جرم، نیکی سے بدل جائے!
کہ دیوانِ شفاعت میں تو ہے ایسی بھی مد شاہا

ان تمام حضرات سے جو اس سلسلہ سے فائدہ حاصل کریں اس ہیچمدان کی التجا ہے کہ وہ صمیم قلب سے اس فقیر کے لئے حسنِ خاتمہ اور مغفرتِ ذنوب کی دعا کریں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان کو اور اس فقیر کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے اور اتباعِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا
وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ ابْنِهٖ وَ
حِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

العبد محمد خلیل خاں القادری البرکاتی المارہروی عفی عنہ
مدرسہ احسن البرکات حیدرآباد، پاکستان
۲۱ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ دوشنبہ مبارکہ